فرائد السمطین

فی فضائل المرتضیٰ و البتول و السبطین

نور الثقلین



تالیف:

المحدث الکبیر ابراھیم بن محمد الجوینی الخراسانی

مترجم

علامہ صفدر رضا قادری

چشتی کتب خانہ

فرائد السمطین

فی فضائل المرتضیٰ و البتول و السبطین

نور الثقلین

تالیف

المحدث الکبیر ابراهیم بن محمد الجوینی الخراسانی

مترجم

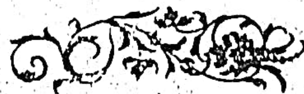
علامہ صفدر رضا قادری

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
0300 7681230 0300 6674752

کتاب کا عربی نام: فَرَائِدُ السِّمْطَیْنِ فِیْ فَضَائِلِ الْمُرْتَضٰی وَالْبَتُوْلِ وَالسِّبْطَیْنِ
تالیف: المحدث الکبیر ابراهیم بن محمد الجوینی الخراسانی
کتاب کا اُردو نام: نُورُ الثَّقَلَین
مترجم کا نام: علامہ صفدر رضا قادری
بحسن اہتمام: پیر سیّد توقیر حسین شاہ بڑالہ شریف جہلم
کمپوزنگ: غلام عباس بھٹہ (اُردو گرافکس لالہ موسیٰ)
سن اشاعت: ۲۰۱۸
تعداد: ۱۰۰۰
ھدیہ:

ملنے کا پتہ: چشتی کتب خانہ اُردو بازار لاہور
مکتبہ کشمیر کیمپنگ گراؤنڈ لالہ موسیٰ
فاطمیہ اسلامک سنٹر جی ٹی روڈ ٹبی چپ (لالہ موسیٰ)
ضلع گجرات وتحصیل کھاریاں

رابطہ نمبرز: 0333-8511350
اکاؤنٹ نمبر:



فہرست السّمط الاوّل من کتاب فرائد السمطین

تعارف مولّف از مترجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخِ خراسان، محدّثِ جلیل ابرھیم بن محمد بن المویدابی بکر بن حمویہ جوینیؒ ساتویں صدی ہجری کے محدّثِ کبیر ہیں آپ کی ولادت جوین میں ۶۴۴ھ کو ہوئی اسی مقامِ ولادت کی نسبت سے آپ کو جوینی کہا جاتا ہے اور نسب میں اپنے جدّ کے نام کی نسبت سے آپ حمّوئی یا حموینی کہلاتے ہیں آپ صدر الدّین ابو الجامع کے لقب سے ملقّب ہوئے ابن حجر نے ''الدّرر الکامنہ'' میں تحریر کیا کہ آپ شافعی المسلک تھے اور آپ کا روحانی تعلق طبقاتِ صوفیہ سے تھا آپ نے عراق شام اور حجاز کے کثیر علماء سے حدیث کی سماعت کی دمشق میں آپ نے ۶۹۰ھ میں حدیث کی سماعت کی آپ ۷۲۱ھ میں حج کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

شام عراق اور حجاز کے علاوہ آپ نے تبریز، طبرستان، قدس، کربلا معلیٰ، نجف اشرف، بغداد اور قزوین میں سفر کر کے حدیث کی سماعت فرمائی اور صاحبِ الحاوی الصغیر الحرانی ابن ابی عمرو عبداللہ ابن داؤد بن الفاخر و بدر الدین احمد بن عبدالرزاق بن ابی بکر بن حیدر و امام الدین یحییٰ بن حسین بن عبدالکریم و بدر الدّین اسکندر ابن سعد الطاؤسی سے روایتِ حدیث کی اجازت حاصل کی اور جس جماعت سے آپ نے مع الواسطہ یا بلا واسطہ روایت کی اُن میں امام حاکم نیشاپوری، اخطب خوارزمی، ابن عساکر اور ابی الخیر حاکمی وغیرہ شامل ہیں آپ نے عثمان بن الموفق صاحب المویدالطّوسی، علی بن انجب، عبدالصمد بن ابی الجیش اور ابن ابی الدّنیہ سے سماعت کیا آپ کے ہاتھ پر غازان بادشاہ نے اسلام قبول کیا۔

آپ نے اس کتاب میں باسند احادیث تحریر فرمائیں تاہم ترجمہ میں طوالت سے بچتے ہوئے احادیث کی سند میں آخری راوی کا نام تحریر کیا گیا ہے جو اہل علم مکمل اسناد کو دیکھنا

چاہیں وہ اصل کتاب میں ملاحظہ کر سکتے ہیں محدثِ جلیل نے اس کتاب کا نام ''فرائد السمطین'' رکھا فرائد اسم جمع ہے اور اس کی واحد ''فریدۃ'' ہے جس کے معنی قیمتی جوہر اور موتی کے ہیں لفظ سمطین تثنیہ ہے اس کی واحد ''سمط'' ہے جس کے معنی لڑی کے ہیں جس میں موتی پروئے جاتے ہیں فرائد السمطین کے معنی ہیں دو لڑیوں کے موتی دو لڑیوں سے مُراد دو جلدیں ہیں اور موتیوں سے مُراد اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب و فضائل ہیں محدثِ کبیر نے فضائل و مناقب کے اس مجموعہ کو دو سمطوں میں تقسیم کیا ہے سمطِ اول میں بہتر باب قائم کئے ہیں جس میں امیر المومنین، بابِ مدینۃ العلم، امام الاولیاء، مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب با سند احادیث سے تحریر کیے اور دوسری سمط میں بھی بہتر ابواب قائم کیے جس میں معادن الصدق ومنابع الکرم والحلم اہل بیت طاہرین کے فضائل و مناقب و فرمودات با سند احادیث سے تحریر فرمائے اور جواہر کی ان دو لڑیوں کو ۷۱۶ھ میں مکمل کیا اور ۷۲۲ھ کو اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کیا۔

نوٹ: قارئین کرام یہ اُس اصل کتاب کا ترجمہ ہے جس کی تحقیق علامہ شیخ محمد باقر محمودی نے کی ہے اور اس کو دار الحبیب نے قم (ایران) میں ۱۴۲۸ھ میں نشر کیا ہے اُردو ترجمہ میں روایت کے نمبر اصل کتاب کے مطابق نہیں ہیں اس کی وجہ اصل کتاب کے نسخہ میں چند مقامات پر روایات مس پرنٹنگ ہیں۔

مقدمہ مولّف

برکت والی ہے وہ ذات جس نے فرقانِ کریم اپنے خاص بندے پر نازل فرمایا تا کہ وہ عالمین کو ڈر سنانے والے ہوں اور انہیں رسالت کی مستقل چادر کے ساتھ اس کے اذن سے اُس کی طرف بلانے والا اور چمکدار سورج بنا کر معبوث فرمایا اور انہیں مومنین کے لئے مبشر قرار دیا اور یہ بشارت ان کیلئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافروں کیلئے نذیر قرار دیا تا کہ اُن کی جزا اور ٹھکانہ جہنم قرار دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب کجی سے محفوظ سیدھے راستے کو جو آسان اور فیاض ہے عزت دی اور اس کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی جناب سے ایک سلطان کو مددگار بنایا اور ہمیں ان کا قُرب حاصل کرنے اور اُن کی بارگاہ میں مقبول ہونے کیلئے ان پر درود کا حکم دیا اور اس درود شریف کو گناہوں کا کفارہ، غلطیوں کوتاہیوں کو ختم کرنے والا اور برائیوں کو مٹانے والا بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھائی، مددگار، رداء، خلیل، رفیق اور وزیر منتخب فرمایا اور انہیں دین و دنیا کے معاملے میں بوجھ اُٹھانے والا مددگار، معاون اور ناصر بنایا اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹوں کا باپ بنایا اور ان میں تمام فضائل کو جمع فرمایا اور اُن کی شان میں اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ. (مائدہ ۵۵). آیت نازل فرمائی اُن کی عظمت اور مقام کی توقیر و تکریم کیلئے اور اُن کے حق ولایت کے تحفظ جو کہ واجب ہے کے لئے آیت اُتاری ان کے ذریعے شریعت و اسلام کی مدد فرمائی اور ان کی سختی کے سبب کفر کو ذلیل کیا اور بتوں و پلیدیوں کو توڑ ڈالا اور اپنی محبت میں مسکین، یتیم و اسیر کا کھانا کھلانا قبول فرمایا اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اس کے خاص بندے اور اس کے سچے نبی ہیں جن کی تعریف میں خلق عظیم کہا گیا اور جنہیں کتاب کریم دے کر ثقلین کی طرف

بھیجا گیا اور درود ہو امام الاولیاء پر اور ان کی اولاد میں سے آئمہ اصفیاء پر جن سے اللہ تعالیٰ نے پلیدی کو دُور رکھا اور انہیں خوب پاک کیا دائمی صلاۃ ہو جو ان کے ذکر سے بلند ہو اور ان کیلئے درجات کو انعام اور عزت کے طور پر کئی گنا کر دے اور وہ ان کی رفعت و تمکین اور سعادت و نصرت میں مزید اضافہ عطا فرما دے اور خواہشات کے حصول میں اور مقاصد کے پا لینے میں کامیابی میں اضافہ کر دے اور سلام ہو اُن پر اور اُن سب پر جب کبھی ذاکر ان کا ذکر کریں اور غافل ان سے غفلت کریں ایسا سلام جو بڑھنے والا پاکیزہ برکتوں والا طیب اور کثرت والا سلام ہو۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے نبوت و رسالت کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ اُمی، امین، مامون ہیں اور وہ اللہ جس نے ولایت کو ان کے بھائی اور ان کے والد گرامی کے حقیقی بھائی کے بیٹے سے شروع کیا جو موسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے نچلے درجے ہارون علیہ السلام کے درجے میں ہیں اور ان کے پسندیدہ منتخب وصی ہیں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام چھپے ہوئے علم کے شہر کے دروازہ ہیں سخاوت واحسان کا مینار ہیں، حکمت وعرفان کا مرکز ہیں، قرآنی اسرار کی باریکیوں کے واقف کار ہیں، فرقان کریم کے معانی کے لطائف پر مطلع ہیں، حکمت وعلوم اور علوم میں پوشیدہ چیزوں کے ماہر ہیں پھر ولایت کو ان کی اولاد میں سے صالح، ہدایت یافتہ حجت اور قائم بالحق پر ختم فرمایا جو ان حقائق کو جاننے والے ہیں جو "ک" اور "ن" یعنی "کُن" سے صادر ہوئے تھے جو قلم سے لکھے جانے والے تمام علوم کی باریکیوں سے واقف ہیں اور اللہ سُبحانہ وتعالیٰ جو لطیف وخبیر ہے نے ایجاد وتکوین کی سرزمین میں جو جو ہر بوئے ان سے بھی واقف ہیں ولایت کا ایسا بیج ہیں جس کا خوشہ اللہ تعالیٰ نے مولا علی علیہ السلام سے نکالا جو اللہ تعالیٰ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد آئمہ معصومین کے ذریعے فرمائی جو انہی کی اولاد میں سے اہل ہدایت واہل تقویٰ ہیں جسے اللہ تعالیٰ کے صالحین اولیاء کے اجتہاد کی برکت سے مزید

پختگی ملی وہ اولیاء جو صاحبِ مجاہدہ وصاحبِ مکاشفہ ہیں اور خواہش کو ختم کرنے کی کوشش میں ہیں پس اس بازار میں (خواہش کو ختم کرنے میں) ھادی، مہدی، مکین و امین سب کوشش میں برابر ہیں درود وسلام اور اشتیاق اور تحائف و اکرام ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو اللہ کے برحق نبی ہیں جو بالیقین تمام نیکیوں کا مجموعہ وخلاصہ ہیں اور جو لوحِ وجود پر قلمِ تکوین سے لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ ہیں اور اُن کے وصی پر جو اللہ کے غالب شیر علی بن ابیطالب ہیں اور درود ہو اُن کی آل وعترت طاہرہ مبارکہ پر اور ان کی پاکیزہ اولادوں پر جو عصمت کے آسمان کے ستارے ہیں اور ان کی پاک دامن مستورات پر اور اُن ہستیوں پر جو آقا علیہ السلام کے جمال اور نورانیت پر نظر ڈال سکے اور اُن کی صحبت سے مشرف ہوئے اور اُن کی چوکھٹ کی ملازمت کی اور آپ کے نقشِ قدم پر چلے اور انکی سنت کو رستہ بنایا اور انکی ہدایت سے ہدایت پائی اور انکی سنت کی پیروی کی اور درود ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج پر جو مومنین کی مائیں ہیں اور آپکے تمام اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور آپکے دینی بھائیوں پر اور آپ کے خالص دوستوں اور خلیلوں پر اور تمام انصار پر اور سسرالیوں پر اور آپ کی دینی بہنوں پر اور تمام احباب پر آپ کے خلفاء پر آپ سے خلوص رکھنے والوں پر اور آپکے وزراء اور اولیاء پر زمین وآسمان کی موجودگی تک ان پر دائمی درود ہو اور سلام ہو جس کی بنیاد ٹوٹنے والی نہ ہو راتوں کے وجود اور ہمیشہ رہنے والوں کے رہنے تک اور اشتیاق ہو جو باقی رہنے والا ہو ابدیت کی سیڑھیاں چڑھنے والا اور نہ ٹوٹنے والا ہو نہ بگڑنے والا ہو نہ غوطہ مارنے والوں کے غوطہ میں آئے اور نہ عزت داروں کی عزت کے احاطے میں آئے اور نہ زمانوں کے زمانے کے دائرے میں آئے حمد وصلوٰۃ کے بعد تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جیسا کہ میں نے برکتوں والے سردارِ سادات کی محبت کی ہدایت حاصل کی۔

حب النبی و اھل بیت معتمدی

اذا الخطوب اساءت رایھا فینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اھل بیت اطہار کی محبت ہی میرا سہارا ہے جب خطبوں میں ہمارے خلاف بُری رائے دی جائے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کی رحمت کا محتاج بندہ اور بے پناہ گناہوں کو معاف کرنے والی خوبصورتی کا محتاج جس کے گناہ کثیر ہیں لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اہل بیت کرام جو مخلوق کی جائے پناہ ہیں انکی شفاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی شفاعت کا امیدوار ہوں بندہ کہتا ہے

علیھم صلاۃ اللہ ماحن و آلہ

وحیا الحیا وادی العقیق یسکنہ

اللہ تعالیٰ کا اُن پر اور اُن کی آل پر درود ہو جو اُن کو زیبا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر سلام بھیجے انہیں وادی عقیق (جنت) میں سکونت دے۔

ابراھیم بن محمد المویّد الحمّوئی کو اللہ تعالےٰ آئمہ کرام کی محبت کی وجہ سے اسے معاف فرمائے اور اسے ان کی متابعت اور ولایت والی زندگی عطا فرمائے اور اسی عقیدہ پر موت دے اور ان کے ساتھ اس کا حشر کرے اور انہی کے جھنڈے کے نیچے اسے جگہ دے اور وہ اولین وآخرین کے سردار ہیں۔

قوم لھم منّی ولاء خالص | فی حالۃ الاعلان و الاسرار
انا عبدھم و لیّھم وولاھم | سوری و موئل عصمتی و سواری
فعلیھم منّی السلام فانھم | اقصی منای و منتھی ایثاري

آئمہ اطہار ایسی قوم ہیں کہ ظاہر و باطن میں میری ولایت ان کے لئے ہے میں ان کا غلام اور ان کا حمایتی ہوں اور ان کی ولایت میری خوبصورتی اور میرا زیور اور میری عزت کی حفاظت ہے ان پر میری طرف سے سلام ہو اس لئے وہ میری امیدوں کی انتہا ہیں اور میری قربانیوں کا اختتام ہیں۔

اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کے کرم اور توفیق کا طالب ہو کر اس نعمت کا اس کی بارگاہ میں شکر

ادا کرتا ہوں وہ نعمت جو بہت بڑی ہے کہ اس کے ساتھ بندے کو یعنی مصنف کو خاص فرمایا اور اپنے لطف وکرم سے اس راستے پر چلایا اور اس سبب سے وہ بندہ بلندی تک پہنچ گیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا عظیم احسان اور بڑا اکرم فرمایا جو اس کی نرمی کے سبب جاری ہے اور وہ یہ ہے کہ آئمہ اطہار علیہم السلام کی محبت عطا فرمائی جو نیک لوگوں کے سردار اور اخیار کے قائد ہیں۔

مطھرون نقیات ثیابھم	تجری الصلوۃ علیھم اینما ذکروا
و منھم الملأ الأعلی و عندھم	علم الکتاب و ما جاء ت بہ السور

وہ پاک ہیں ان کے لباس پاکیزہ ہیں اور جہاں بھی اُن کا ذکر ہوتا ہے ان پر درود جاری ہوتا ہے اور اُن سے ملأ اعلیٰ ہے اور ان کے پاس کتاب کا علم ہے اور جو کچھ سورتیں ہیں اس کا علم ہے۔

یہ احادیث کے چنے ہوئے موتی بحرل الفضائل سے نکالے گئے ہیں اور اخلاص کی لڑی میں پروئے گئے ہیں اور یہ اخبار کی کلیاں ہیں جنہوں نے عزت وفخر کے باغ کو خوبصورتی دی جو ولایت کے حساب سے مسلم ہے۔

دراری صدق ضمنھا درر العلی	ولیس بمولی مثلھا ید مسند
بصائرانس فی حظائر قدست	بذکر ولاۃ الامر من بعد احمد
فصوص نصوص فی ذوی الفضل و التقی	شموس علی ذرّت لا شرف محتد
لھم فی سماء المجد اشرف مصعد	وھم فی عراص الدین اکرم مرصد

میرے منتخب موتی سچے ہیں ان کے اندر بلندی کے موتی ہیں اور کوئی بھی ولی ان جیسا نہیں کہ جس کے ہاتھ میں پختہ ہاتھ ہو ان دلوں میں محبت کی نظریں ہیں جن میں احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد معاملے کی ولایت کے ذکر سے پاکیزہ ہیں فضیلت والے لوگوں میں نگینے ہیں نصوص ہیں اور کئی عزت والے بلند سورج طلوع ہوئے مگر بزرگی کے آسمان میں ان کا درجہ بہت بلند ہے اور دین کے میدان میں معزز راستہ ہیں۔

ان احادیث نے قلیل ترین حصہ کے بارے میں بتایا ہے اس میں سے جو اللہ تعالیٰ

نے ان کے ساتھ خاص فرمایا ایسے فضائل سے خاص کیا جن کے انوار چمکدار ہیں ایسے مناقب سے خاص کیا جن کی قدریں پاکیزہ ہین ایسی کرامات سے جن کی قطاریں لمبی ہیں اور ایسے مراتب سے جن کی مرتبت بلند ہے مولا امیر المومنین کی ولایت کے صحن سے جو اوصیاء کے اور اولیاء وصدیقین کے سردار ہیں نیک متقی لوگوں کے امام ہیں دین کے سردار ہیں اور صدق ویقین کے راستوں کو واضح کرنے والے ہیں اور ربّ العالمین کے رسول کے بھائی ہیں۔

محمّد العالی سرا دق مجده　　على قمة المجد الرفيع تعاليا
علىّ علا فوق السماوات قدره　　ومن فضله نال المعالى الا مانيا
فاسّس بنيا ن الولاية متقناً　　و حاز ذو و التحقيق منه المعانيا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہیں جن کی بزرگی کے پردے بہت بلند ہیں علی علیہ السلام وہ ہیں جن کی قدر آسمان سے بھی بلند ہے اور ان کے فضل سے ضرورت مند اپنی خواہشات پاتے ہیں انہوں نے ولایت کی مضبوط بنیاد رکھی اور کئی صاحبِ تحقیق لوگوں نے ان سے معانی اکٹھے کیے ہیں۔

وہ ہمسر کو دبانے والے شیر ہیں، عزت والے سردار ہیں، مدد کئے ہوئے بہادر ہیں، بحرِ بے کنار ہیں، پھیلا ہوا علم ہیں، کاٹنے والی تلوار ہیں، بہت بڑے سمندر کے سیلاب کا عروج ہیں، ثابت قدمی میں ایسا پہاڑ ہیں جس کی چوٹی بہت بلند ہے اور مومنین کو بھرے ہوئے جام پلانے والے ہیں، سکون اور وقار کا خزانہ ہیں، نیک سفید پیشانی والوں کے قائد ہیں، اس عظمت سے مشرف ہیں کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اور اس دعا سے اس عزت وشرف کی تائید کئے گئے ہیں اے اللہ تو ولی ہو جا جس کا یہ علی ولی ہے اور اس سے دشمنی فرما جس سے یہ دشمنی کرے، بتوں کو توڑنے والے ہیں، افواج کو بھگانے والے اور محراب میں اپنی انگوٹھی صدقہ کرنے والے ہیں جنگ کے کوئلوں کو اپنے سر پر باندھنے والے ہیں جنگ اور نیزہ بازی کے میدان میں کوئی گھوڑ سوار اترنے کی دعوت دے تو اسے

ہلاک کرنے والے ہیں ہر جھاڑی کو کاٹنے والے ہیں ہر جنگل کے شیر ہیں وہ ہیں جنہوں نے ہر غیبت کرنے والے اور عیب لگانے والے کی زبان کو گونگا کر دیا اور ہر مذمت کرنے والے کے بیان کو لاجواب کیا اور آپ کے مقامات میں شک کرنے والے کا منہ بند کر دیا اور اپنی دوستی کی چادر کو ہر مذمت کرنے والے اور عیب جوئی کرنے سے محفوظ کر دیا علی علیہ السلام وہ ہیں جنہیں بارگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اخوت اور انتخاب کی بزرگی کی خصوصیت حاصل ہے اور یہ نص وارد ہے کہ وہ دارالحکمت اور مدینۃ العلم کے دروازہ ہیں اور آپ کو یہ کنیتیں عطا کی گئی ہیں ابوریحانتین، ابوالحسن، ابوتراب۔

مولائے کائنات علی بن ابیطالب براھین قاطعہ اور غالب کر دینے والی نشانیوں کے مالک ہیں ظاہر کرامات اور بلیغ دلائل والے ہیں خیر کا سرچشمہ اور برکات کا خزانہ ہیں عظیم شرافتوں کو ایجاد کرنے والے ہیں، رسوائی، ہلاکت اور جلانے والے گناہوں کے سمندر سے نجات دلانے والے ہیں، عام احسانات کا فیض پہنچانے والے ہیں ایسے امام ہیں کہ اُن کی اور انکی اولاد کی محبت سات وطنوں میں شدید پریشانی اور بڑے غموں کی صورت میں زیادہ وعدہ وفا کرنے والی اور مصائب سے بچانے والی ہے۔

اخو احمد المختار صفوة هاشم	ابو السادة الغرّا لميامين مئوتمن
وصّی امام المرسلين محمد	علی امير المومنين ابو الحسن
هما ظهرا شخصين والروح واحد	بنص حديث النفس والنور فاعلمن
هو الوزر المامول فی كل خطة	وان تنجی المهلكی ولاية قمن
عليهم صلاة الله مالاح كوكب	وماهبّ مراض النسيم علی فنن

مولا علی علیہ السلام احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں ہاشمی خاندان کا خلاصہ ہیں برکتوں والے امن والے سفید پیشانی والے سرداروں کے والدِ گرامی ہیں امام المرسلین کے وصی ہیں علی امیر المومنین ہیں ابوالحسن ہیں دونوں (نبی وعلی) ظاہر میں دو شخص ہیں لیکن روح ایک ہے نفس اور نور والی حدیث کے سبب سے بس اسے یاد کرلو وہ

ایسی جائے پناہ ہیں کہ جن کی امید ہر ہر مشکل میں کی جاتی ہے اور اگر ان کی ولایت ہلاک ہونے والوں کو نجات دلاتی ہے تو تم بھی ضرور کھڑے ہو جاؤ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا درود نازل ہو جب تک ستارے چمکتے رہیں جب تک تازہ ہوا کے جھونکے شاخوں کو ہلاتے رہیں۔

اور یہ بلند و بالا فضائل سمندر کے سیلاب سے ایک قطرہ ہیں ہمیشہ قائم رہنے والے مناقب کے بادلوں سے بہنے والی ایک ندی ہیں بلند و قابل فخر مقامات میں سے ایک لمحہ ہیں جس نے شمار کرنے احاطہ کرنے اور حساب کی حد کو فوت کر دیا اور چمکدار ستارے کی ایک ایسی چمک ہیں جس کے ہزاروں لکھے جانے والے مناقب میں سے ایک جُز کو تحریر کرنے اور شمار کرنے سے حساب کرنے والوں اور لکھنے والوں کی انگلیاں عاجز ہو گئیں اور کون ہے جو ستاروں اور قطروں کو شمار کر سکے۔

حضرت مجاہد عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں **لو ان الغیاض اقلام والبحر مداد، الجن الحساب و الانس کتاب ماحصو فضائل علی بن ابیطالب۔** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر سارے درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے جنات شمار کرنے والے ہوں اور انسان لکھنے والے ہوں پھر بھی وہ علی بن ابیطالب کے فضائل شمار نہیں کر پائیں گے۔

دوسری بعض روایات بھی ان کے بلند مقام پر مشتمل ہیں جو بارگاہِ نبوت و رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوئیں جو عزت و طہارت اور جلالت والی بارگاہ ہے اللہ تعالیٰ کا درود و سلام نازل ہو یہ احادیث ارشاد فرمانے والے آقا پر اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک اور طاہر تحائف ہوں جن کے سائے میں تمام تعریفیں لکھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نرمی اور برکت ہو جو رضوان جنت کے باغات کو بادِ نسیم کے راستے بنا کر خوشبو عطا کرتی ہے بعض روایات ان اہل عبا کے مناقب کے بارے میں خبر دیتی ہیں جو تطہیر و پسندیدگی اور

انتخاب کے منصب سے مشرف ہیں پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی علی المرتضیٰ علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتی ہیں جو امامت کے امین ہیں ابو الاولیاء ہیں دار البقاء میں لوٗء الحمد کو اٹھانے والے ہیں دوسری ہستی آقا علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک، عالمین کی عورتوں کی سردار جنابِ بتول زہرا سلام اللہ علیہا ہیں اور آقا علیہ السلام کے دونوں بیٹے و نواسے جو اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور خصوصیت اور پسندیدگی و انتخاب کی خصوصیت کے حامل ہیں اور وہ روایات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت والی آل کے مناقب کا ایک حصہ ظاہر کرنے والی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت کے مناقب ظاہر کرنے والی ہیں وہ آل جو نقیب و نجیب ہے اور ان کی اولاد کے مناقب جو کہ ہدایت یافتہ معصومین ہیں صاحبِ تقویٰ اور صاحبِ اتقیٰ ہیں اور آپ علیہ السلام کے شیعان اور پیروی کرنے والوں کے خصائص کے اطراف میں سے ایک کنارہ ظاہر کرتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کا سلام پاکیزہ درود بلند تحیات اور اعلیٰ نرمی ہو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو پوری کائنات کی تخلیق کی وجہ ہیں جن کی بزرگی کا پرچم بلند کر دیا گیا ہے اس دن جس دن پیشی ہو گی حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ سب اس پرچم کے سائے میں ہونگے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہستی ہیں جن کے جلال کے پردے افلاک کے کناروں تک لٹکا دیے گئے ہیں اور مخلوق کو سیدھے راستے تک لانے کیلئے اور انہیں ہلاکت سے بچانے کیلئے منتخب شدہ ہر راستے کی تعریف کر دی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظالموں کے ظلم کو مٹانے والے ہیں شریک ٹھہرانے کے تمام دھاگے توڑنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محفوظ ہیں اسی بات سے کہ ادراک کی غرض سے کوئی جاسوس آپ کے اوصاف کی چراگاہ کے گرد نہ منڈلائے اور سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی اور آپکے والدِ گرامی کے حقیقی بھائی کی آنکھوں کی

ٹھنڈک مرتضیٰ، مجتبیٰ پر جو دنیا و آخرت میں امام و سردار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالہ سے بہت سخت ہوئے ہیں اور اس کے دین کو قائم کرنے میں قوی اور مضبوط ہیں صاحبِ دل و عقل ہیں اور صاحبِ سماعت ہیں اور ایسی ہمت والے ہیں جو وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں اور ان کی نگرانی و حفاظت کرنے والے ہیں اور سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و اہل بیت اطہار پر جو خوبصورت چمکدار چاند ہیں اور روشن سورج ہیں مخلوق کے سردار اور بے چین دلوں کا سکون ہیں سلام ہو جب تک سورج طلوع ہوتا رہے اور صبح و شام ایک دوسرے کے پیچھے چلتے رہیں اور آسمان زمین پر بلند رہے ان کے ذِکر کا وسیلہ پکڑنے والے اور اُن کی حُرمت کی قسم کھانے والے وہ دنیا و آخرت کے سردار ہیں ان کی دعا کو قبول کر لیا جاتا ہے اللہ کی رضا و سلام ہو ان لوگوں پر جو ان تک پہنچنے والے ہیں اور جو اخلاص کے پروں کے ساتھ ان کے گرد پرواز کرنے والے ہیں اور احسان کے ساتھ ان کی قیامت تک پیروی کرنے والے ہیں اور جو یقین کے قدموں کے ساتھ ان کی محبت میں کعبے کا طواف کرنے والے ہیں سلام ہو اس وقت تک جب تک بادل بارش برساتے رہیں گے اور ایک تہہ والے بادل جو موٹی تہہ بناتے رہیں گے اور جب تک توبہ کا سلسلہ جاری رہے گا اور کتاب کا نفع حاصل ہوتا رہے گا اور جب تک آسمان کے کناروں پر کوئی شہاب چمکتا رہے گا۔

ولا تخطّت سوار المزن ساحتهم

ولا عدتها غوادی العارض الهطل

ان کے صحن میں کبھی کسی ماہر گھوڑ سوار نے بھی قدم نہیں رکھا اور لگاتار ہلکی بارش نے ان کے کنویں کو سیراب کیا اور یہ موتی میں نے انہیں اپنی مرویات سے تخریج کیا ہے اور جمع کیا ہے اور عاجزی کے مقام سے لیکر اخلاص کی چوٹی تک میں انہیں لے گیا ہوں۔

متوسلاً بهم وسائل فضلهم	ان ليسألوا فی العفو عن اوزاری
متوقعاً لمواهب و رغائب	ومطالب مثل السحاب غزار

ان اہل بیت سے ان کے فضائل کا وسیلہ لے کر عرض گزار ہوں کہ وہ میرے گناہوں کی معافی کا سوال کریں گے برستے بادل کی طرح ان کے کرم، عطا، عنایت کی توقع رکھتے ہوئے اس کی تخریج کی جو مسلسل اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے اور اس کے کرم کی امید رکھتے ہوئے جو مسلسل امداد کرتا ہے اور لگاتار رہتا ہے کہ وہ مجھے وعدہ شدہ ثواب سے محروم نہیں رکھے گا اور اُن ذاکرین کو جو اس کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں اور لکھنے والوں اور ان احادیث کو دیکھنے والوں اور انہیں غور سے سننے والوں کو محروم نہیں رکھے گا میری تخریج اس پر ہے جو مجھے خبر دی ہے صدر امام علامہ نصیر الدین ابو جعفر محمد بن محمد بن حسن بن ابی بکر المشھدی طوسیؒ نے ان پر رحمت و رضوان ہو اجازت عطا کرتے ہوئے فرمایا ہمیں خبر دی میرے ماموں امام نور الدین علی بن محمد بن علی بن ابی منصور سعدیؒ نے اور امام شیخ عدل تاج الدین ابو طالب علی بن انجب بن عبید اللہ بغدادیؒ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی امام برھان الدین ابو مظفر ناصر بن ابی المکارم مطرزی خوارزمیؒ نے انہوں نے روایت کی امام ضیاء الدین اخطب الخطباء ابی موید موفق بن احمد مکیؒ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی حافظ ابو علاء حسن بن احمد عطار ہمدانیؒ اور قاضی القضاء نجم الدین ابو منصور محمد بن حسین بن محمد بن علی زینبیؒ نے انہوں نے روایت کی امام محمد بن احمد بن علی بن حسن بن شاذان سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ابو محمد احمد بن حسن بن احمد المخلدی نے انہوں نے حسین بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن زکریا سے انہوں نے جعفر بن محمد بن عمار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حسینؑ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی کیلئے اتنے فضائل عطا فرمائے ہیں کہ جن کی کثرت شمار نہیں کی جا سکتی پس جو شخص ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت اس کا اقرار کرتے ہوئے ذکر کرے

گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف فرمادے گا اور جس شخص نے ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے لکھی اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرمادے گا اور فرشتے ہمیشہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے جب تک اسکی تحریر میں وہ نشان باقی رہے گا اور جس شخص نے ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو غور سے سُنا تو اللہ تعالیٰ اسکی سماعت کے کمائے ہوئے گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص ان کے فضائل کی کتاب کو دیکھ لے گا اللہ تعالیٰ اسکی نظر سے کئے ہوئے گناہوں کو بخش دے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور اسکا ذکر عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کسی بندے کا ایمان بھی سوائے علی کی ولایت کے اور ان کے دشمنوں سے برأت کے قبول نہیں فرمائے گا۔

احادیث کے یہ موتی میں نے انہیں خالص اپنے بھائیوں کیلئے تحفہ بنایا ہے اور اسے وعدوں کی حفاظت اور اللہ تعالیٰ کے دین میں میرے مددگاروں کا تحفظ بنایا ہے اور میرے ان دوستوں کیلئے تحفظ ہے جن کی دعاؤں کی برکت سے میں اس بات کی امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے حال کی اصلاح کا احسان فرمائے گا اور میرے معاملہ میں نرمی فرمائے گا اور میرے دل کو اپنی رضا کی تلاش کے لئے ثابت قدمی عطا فرمائے گا اور صراطِ مستقیم پر میرے قدم کو ثابت قدمی عطا کرے گا اور میری زبان پر سچ اور درست بات جاری فرمائے گا اور مجھے ہر دن بلکہ ہر گھڑی بلکہ ہر آنکھ کے پلک جھپکنے میں آئمہ طاہرین علیہم السلام کی محبت میں اضافہ عطا فرمائے گا وہ جو دنیا کا زیور آخرت کا جمال ہیں اور بلند و بالا قابل فخر فضائل کے زیور میں مخلوق کیلئے بلندی کا سبب اور ذریعہ ہیں واضح دلیل وصاف عقیدہ ہیں اور اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان فضائل کو ہماری مسلسل لگاتار عادت و دین بنائے گا۔

ارجو النجاۃ بھم یوم المعاد وان ‏ ‏ ‏ جنت یدای من الذنب الا فانینا

میں ان کے سبب قیامت والے دن نجات کی امید رکھتا ہوں اگر میرے ہاتھ گناہ کے سبب کانپنے لگے۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود نازل ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اس کے نبی ہیں اور انکی آل پر جب تک کوئی آنکھ دیکھتی رہے گی اور کوئی آنکھ بارش کی طرح آنسو بہائے گی اور جب تک کوئی چشمہ پھوٹتا رہے گا اور اس چشمے کا دوسرا چشمہ پیچھا کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر یعنی مصنف پر رحم فرمائے آمین!

میں نے ان احادیث کو نایاب موتیوں کو دولڑیوں میں پرویا ہے اور ان کے جواہر کو دوراستوں پر چلایا ہے اور میں ان دونوں کو بخشش کی امید کے میدان میں بوجھ اُٹھانے کیلئے اور گناہوں کے بوجھ کیلئے اور جرائم کے وزن کیلئے دو آسمان سمجھتا ہوں ایک لڑی ایسی خبروں پر مشتمل ہے جن میں امیر المومنین کے فضائل وارد ہوئے ہیں جو اماموں کے امام ہیں اُمت کے ھادی ہیں غمگین بندے کی جائے پناہ ہیں کرب اور غم کو دور کرنے والے ہیں اور غدیر خم والے دن انہیں عمومی ولایت کی عزت ملی ہوئی ہے اہل غم کا غم دور کرنے کا عموم حاصل ہے وہ ہیں جن کے نام سے فضائل اور موروثی عزتوں کو خوبصورتی ملی اور جن کے اوصاف سے محافل اور منبروں کو زینت ملی جن پر خشوع اور سجدوں پر آسمانی فرشتے فخر کرتے ہیں اور پوری کائنات جن کے وجود سے فخر محسوس کرتی ہے ان کے ذکر کے وقت القاب اور اوصاف تعریف کے لائق ہوتے ہیں گمان اور عقلیں ان کے راز کے کھلنے کے وقت ان کی بلندی شان اور رفعت قدر کا تصور کرنے سے عاجز آجاتی ہیں۔

سقته سحائب الرضوان سحاً — کجود یدیه ینسحم انسجامًا

ولا زالت رداء المذن تهدی — الی النجف النحیّة والسلاماً

رضوان کے بادلوں نے انہیں مسلسل ایسے ہی سیراب کیا ہے جیسے ان کے ہاتھ سخاوت میں بارش کی طرح برستے ہیں بادلوں کی سیرابی ہمیشہ نجف اشرف کی طرف تحائف اور سلام کا نذرانہ پیش کرتی رہے گی۔

پہلی سمط اُن رویات پر مشتمل ہے جو شرافت، بلندی اور نایاب فقراور چمکدار پیشانی جامع خوبصورتی پر جن کی مہک سے آفاق معطر ہو جاتے ہیں ان کی چمک کو دیکھ کر دل اور روحیں خوش ہو جاتی ہیں اور جن کے ذکر اور اوصاف کوسُن کر پیاسا سیراب ہو جاتا ہے جن کے ورد کے فوائد اور حسن وصف کے سبب دولہے فخر کا لباس پہنا ہوا محسوس کرتے ہیں اور جن کی شعاعوں سے حاسدوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں کتنے اچھے ہیں محبت کرنے والے جو انہیں سنتے ہیں۔

دوسری لڑی ایسی روایات پر مشتمل ہے جو بارگاہِ مقدس ہر عیب سے پاک ہے غیب سے اُن کی تائید ہے وہ بارگاہِ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جو الہ العالمین کے رسول ہیں ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا درود وسلام ہو اس وقت تک جب تک بجلی چمکے اور جب تک ورق کو کلام سے مزین کیا جاتا رہے جو آپکی آل وعترت کی فضیلت میں وارد ہوئیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پسندیدگی، کرامت اور قرابت کے ساتھ خاص فرمایا اور انہیں اپنے لطف کے گھاٹ پر اور فضل ومہربانی کے راستے پر وارد کیا جو میٹھا گھاٹ ہے اور پاکیزہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی محبت کو دنیا وآخرت میں دائمی سایہ کا ثمر دینے والی بنایا اور اُن کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی **قُلْ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى** (شوریٰ)

ھم القوم من اصفاھم الودّ مخلصاً	تمسک فی اخراہ بالسبب الاقوی
ھم القوم فاقوا العالمین مآثراً	محاسنھا تجلی و ایاتھا تدوی
موالاتھم فرض و حبھم ھدی	وطاعتھم قربی و ودّھم تقوی

وہ ایسی قوم ہیں جنہیں محبت نے خالص کر دیا ہے اور آخرت میں انہیں مضبوط سبب سے تھام لو وہ ایسی قوم ہیں جو خاندانی عزت میں تمام عالمین پر فوقیت رکھتے ہیں ان کے محاسن بلند اور نشانیاں سیراب کرتی ہیں ان کی محبت فرض ہے اور انکی محبت ہدایت ہے ان کی اطاعت قرب کا ذریعہ ہے اور انکی مودت تقویٰ کا باعث ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت ہی سب سے افضل ہے اور وہ اہل عبا ہیں جو انجاس اور پلیدیوں سے پاک ہیں جو دنیا کی طرف میلان اور دیگر عیوب کے بوجھ سے بری ہیں جن وانس ثقلین میں بہترین لوگوں پر فضیلت دیے گئے ہیں اُن میں سے علی امیر المومنین علیہ السلام ہیں جو امامت قواعد کی بنیاد رکھنے والے ہیں قیامت کے دن لواء الحمد اٹھانے والے ہیں اپنے نور اور حُسن سے بہت بڑی آگ کی روشنی کو ماند کرنے والے ہیں اپنی عالی ہمت اور تدبیر کی لطافت اور اپنی رائے کی عظمت کے سبب مشکلات کو حل کرنے والے ہیں جود وسخا کا بہت بڑا سمندر ہیں تنگی اور خوشحالی میں قوم کے امام ہیں ایسے امام جو گمراہی و جہالت کے اندھیرے میں چراغ ہیں مبارزت اور نیزہ بازی کے میدان میں سخت حملہ کرنے والے شیر ہیں علوم اور حکمت میں آپ کے فضائل اساس ہیں انہیں کوئی گمان کوئی حد اور قیاس احاطہ میں نہیں لاسکتا اہل رائے کے ہاں اُن کی شان میں ایک شبہ ہے شک ہے التباس ہے اور اُن کی زوجہ الزہرا بتول سلام اللہ علیہا کے فضائل جو عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹھنڈک ہیں ان کے بیٹے نواسے دونوں اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں پھر عترت طاہرہ مطہرہ جو عالی مرتبت خاندان کے فضائل ہیں ان کے آخری امام مہدی علیہ السلام ہیں دین کے اسرار پر رحمٰن کریم کی تخلیق کا موقف ہیں وہ امام جو علم سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہستی ہیں جن کے فضائل کی آواز فرشتوں اور تمام جہانوں سے دے دی گئی ہے مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی محبت ہیں ان کا نفس ہر برائی، گھٹیا چیز سے پاکیزہ، شریف اور ذکی ہے ان کی ذات بڑی فضیلت اور عالی منقبت سے مزین ہے تخلیق وتکوین سے ایجاد و ابداع سے حق کے ساتھ مقصود ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا درود ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پر خصوصاً قائم مہدی علیہ السلام پر اور اُنکے اہل قرابت پر اور تمام انبیاء و مرسلین پر اور آپکے اصحاب پر اس وقت تک جب تک بارش گھاس والی بڑی چراگاہ کے اوپر برسنے کی آواز پیدا کرتی رہے گی جب تک جانداروں کیلئے وسیع رزق کا سلسلہ جاری ہے

اور جب تک کلیاں اپنی خوشبو اور چاند اپنی روشنی کی کرنیں بکھیرتا رہے گا ان روایات میں نادر و نایاب نکتے ہیں عجیب ولطیف باتیں ہیں بلند وراثتی عزتوں کی کلیاں ہیں شریف عظمت والی صفات ہیں چمکنے والا سورج کہاں ہے؟ اسے کیا ہوا ہے بعید ہے کہ کوئی ایک اُن کے مقام کو پاسکے یا کوئی وہم وگمان ان کی مثال کے تصور میں لانے کی خواہش رکھے یا کوئی حسن یا جان ان کے جمال و کمال پر مطلع ہوا ہو میں نے اس مجموعہ کو محدود ابواب یعنی بارہ اماموں کی گنتی کی مثل بارہ ابواب پر مشتمل کیا ہے اور نہیں اپنی گناہ گار ذات کیلئے جمع کیا ہے اس دن کیلئے جس دن تمام رازوں کی آزمائش ہوگی اور صحیفوں کی ہر بچنے والی چیز سے اس کے بچنے کے بارے میں تلاوت کی جائے گی اور ہر خوف دلائی گئی چیز سے اس کی گنتی شمار کی جائے گی اور کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے اور اس میں سے پہلا حصہ بہتر ابواب پر مشتمل ہے جو امام الاولیاء اور مدینۃ العلم کے دروازہ امیر المومنین علی بن ابیطالب کے فضائل کے بارے میں ہے جو سچائی کا مرکز اور کرم اور حلم کا سر چشمہ ہیں میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ان موتیوں کو پرونے اور ابتدائی باتوں کو جمع کرنے کی کوشش کو خالص اپنی رضا کیلئے کردے اور ان کے سبب سے مجھ اور میرے سارے بھائیوں اور ساتھیوں کو اپنے احسان عظیم اور عموم لطافت سے نوازے اور اُن کی برکت سے میری زبان کو قول ثابت پر ثابت قدمی عطا فرمائے جس دن کلام متزلزل ہونگے اور میرے قدموں کو پل صراط پر اُن کی محبت کے سبب ثابت قدمی عطا فرمائے جس دن وہاں قدم لڑکھڑا رہے ہونگے اور اُن کی ولایت کے سبب مجھے اور تمام مسلمانوں کو دار السلام (جنت) میں داخلہ عطا فرمائے بے شک وہ مقاصد کی انتہا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو فضل و انعام والی ہے پس اسی سے ہر بھلائی ہے اور وہ اس پر قادر ہے اور اس سے مدد کا مطالبہ ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔

السمط الاوّل

پہلی لڑی

السمط الاوّل (پہلی لڑی)

یہ ایک ابتدائیہ اور ایک خاتمہ اور بہتر ابواب پر مشتمل ہے۔

ابتدائیہ اس بات کے بیان میں ہے کہ بے شک نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل پر درود پڑھنا جو تمام اعمال سے زیادہ معزز ہے اور ان سب سے زیادہ کامل نصاب والا ہے تمام اطاعات میں سے افضل ہے ان سب اعمال سے زیادہ ثواب والا عمل ہے از روئے قبولیت تیز تر ہے ان سب اعمال سے زیادہ پسندیدہ ہے ان سب میں سیدھے راستے والا ہے اجابت یعنی قبولیت کا دروازہ کھولنے میں سب سے زیادہ تیز تر ہے اور دائمی درود پڑھنے والے کو یہ ابدی سعادت کا مالک بنا دیتا ہے اور یہ مصائب سے خلاصی کا سبب ہے اور کفایت کرنے والا ہے اور بلندیٔ درجات کیلئے ایک زینہ اور سیڑھی ہے اور تمام ابواب اس امام کے مناقب کے ذکر میں ہیں جو مدینۃ العلم کا دروازہ ہے اور جن کی فضیلت اور پسندیدگی کی وضاحت کیلئے وحی نازل ہوئی اور کتاب بولی جو حسن اور حسین علیہما السلام کے والدِ گرامی ہیں اور ثقلین مولا ہیں۔

اخی خاتم الرسل الکرام محمد رسول الہ العالمین مطھر
علی وصی المصطفیٰ و وزیرہ ابی السادۃ الغر الھائل حیدر

مواخات میں عزت والے رسولوں کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بھائی بنایا جو عالمین کے معبود کے پاکیزہ رسول ہیں علی مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور اُن کے وزیر ہیں وہ ابوالسادات سرداروں کے سردار حیدر ہیں۔

اور خاتمہ آپ کی عالی جناب سے مروی کلمات اور ان کے فوائد کے بارے میں ہے جو آپ کی بارگاہ سے ماثور ہیں اور ان چمکدار موتیوں کے بارے میں ہے جو آپ کے علم کے سمندر سے نکلے ہیں درود و سلام ہو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ پر یعنی علی علیہ السلام پر جن روایات پر صاحب شوق مشتاق ہوئے اور طوق والے چلائے اور وہ

روایات جو منظر عام پر نہیں ہیں ان کے بارے میں ہے جن پر رات کی تاریکی چھائی ہوئی ہے اوران صفحات پر میل جم چکی ہے

﴿درود شریف﴾

ا۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَتْ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اُس کی دس خطائیں مٹادے گا اور اُس کے دس درجے بلند کرے گا۔

۲۔موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر درود پڑھو اور دعا میں کوشش کرو اور درود اس طرح پڑھو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ: اے اللہ تُو درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد پر

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی طرف سے درود اس طرح نازل ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ:

اے اللہ درود بھیج محمد و آل محمد پر جس طرح تُو نے درود بھیجا ابراھیم اور آل ابراھیم پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما محمد و آلِ محمد پر جسطرح تُو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم اور آل ابراھیم پر بے شک تو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ رحم فرما محمد و آلِ محمد پر جسطرح تُو نے رحم فرمایا ابراھیم و آل ابراھیم پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ مہربانی فرما محمد و آل محمد پر جسطرح تُو نے مہربانی فرمائی ابراھیم اور آل ابراھیم پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اے اللہ سلامتی نازل فرما محمد و آل محمد پر جس طرح تو نے سلامتی نازل فرمائی ابراھیم و آل ابراھیم پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور اُنہوں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے اپنے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِئَةُ مَرَّةٍ قَضَی اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ مِئَةَ حَاجَةٍ. جس نے محمد و آل محمد علیہم السلام پر ایک سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُسکی سو حاجات کو پورا فرمائے گا۔

۷۔ حضرت ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا ہم بھی وہاں موجود تھے اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر سلام پڑھنا جان چکے مگر ہم اپنی نمازوں میں آپ پر دُرود کس طرح پڑھیں حضرت ابو مسعودؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اُس شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھو تو کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اے اللہ درود بھیج محمد جو نبی امی ہیں اور محمد کی آل پر جسطرح تُو نے درود بھیجا ابراھیم اور ابراھیم کی اولاد پر اور برکت نازل فرما محمد نبی امی پر اور آل محمد پر جسطرح تُو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم اور ابراھیم کی آل پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

۸۔ حضرت ابن مسعودؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے تشہد میں ہو تو وہ یوں پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اے اللہ درود نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر اور برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور رحم فرما محمد اور آلِ محمد پر جسطرح تُو نے درود و برکت نازل فرمائی اور رحم فرمایا ابراھیم اور آلِ ابراھیم پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

۹۔ حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب ۳۳.۵۶) بے شک اللہ اور اُسکے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور سلام پڑھو۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر سلام پڑھنا تو جان چکے مگر آپ پر درود کیسے پڑھیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں پچھلوں کے آپ کی خاطر گناہ معاف فرمادیے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ. اے اللہ درود نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر جسطرح تُو نے درود نازل کیا ابراھیم اور آل ابراھیم پر اور برکت نازل فرما محمد اور آلِ محمد پر جسطرح تُو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم اور آل ابراھیم پر۔

۱۰۔ کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا جب یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر سلام کا پڑھنا جان چکے مگر آپ پر درُود کیسے پڑھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو

اَللّٰھُم اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْد وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. اے اللہ اپنا درود و برکت خاص کردے محمد اور آل محمد کیلئے جسطرح تو نے درُود و برکت خاص کردی ابراھیم اور آل ابراھیم کیلئے بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے اور برکت نازل فرما محمد و آل محمد پر جسطرح تُو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم اور آل ابراھیم پر بے شک تُو بہت تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

۱۱۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنھا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا تم اپنے شوہر اور بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر میرے پاس آؤ حضرت اُم سلمہؓ نے فرمایا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اُن کو ساتھ لیکر تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر کساء ڈالی پھر ہاتھ اُٹھا کر ان کیلئے دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ فَاجْعَلْ صَلَوٰاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. اے اللہ یہ آل محمد ہیں پس تُو اپنی صلوات و برکات آلِ محمد کیلئے خاص کر دے بے شک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں میں نے چادر اُٹھا کر اس کے اندر داخل ہونے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ بے شک آپ بھلائی پر ہیں۔

۱۲۔ حضرت واثلہ بن اسقع ؓ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اَللّٰھُمَّ قَدْ جَعَلْتَ صَلَوٰاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَ مَغْفِرَتِکَ وَرِضْوَانَکَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ فَاجْعَلْ صَلَوٰاتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَمَغْفِرَتَکَ وَ رِضْوَانَکَ عَلَیَّ وَ عَلَیْھِمْ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ و حضرت علی و حضرت حسن و حضرت حسین کو جمع کیا تو دعا فرمائی اے اللہ تُو نے اپنی صلوات و اپنی رحمت و اپنی مغفرت و اپنی رضا کو ابراھیم اور آل ابراھیم کیلئے خاص کیا پس اپنی صلوات و رحمت، مغفرت و رضا کو میرے اور ان کیلئے خاص کر دے اے اللہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ حضرت واثلہ ؓ کہتے ہیں کہ میں دروازے پر کھڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھ پر بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ وَ عَلٰی وَاثِلَۃِ اے اللہ واثلہ پر بھی۔

امام فخر الدّین رازیؒ کا قول

امام فخر الدّین محمد بن عمر الرازیؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کو پانچ چیزوں میں برابر رکھا۔

اوّل: فِی الْمُحَبَّۃِ. محبت میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمْ

اللّٰهُ (سورہ آلِ عمران) اور اُن کی اہلبیت کیلئے فرمایا! قُلْ لَا اَسْاَلُکُمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی (سورہ شوریٰ)

دوّم: فِی تَحْرِیْمِ الصَّدَقَةِ، صدقہ کی حُرمت میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! حُرِّمَتِ الصَّدَقَةُ عَلَیَّ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِی۔

سوّم: فِی الطَّهَارَةِ، طہارت میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی اِلَّا تَذْکِرَة (سورہ طٰہٰ) اوراہل بیت کیلئے ارشاد فرمایا! وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (سورہ احزاب)

چہارم: فِی السَّلَامِ، سلام میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ۔ اوراھل بیت کیلئے ارشادفرمایا! سَلَامٌ عَلٰی آلِ یَاسِیْن (سورہ الصفات)

پنجم: فِی الصَّلَاةِ، درودمیں جیسا کہ تشہد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراُن کی آل پر درود۔

پہلا باب:

حضرت آدم علیہ السلام کا عرش پر پانچ انوار کو دیکھنا

ا۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اوراُن میں اپنی روح پھونکی تو آدم علیہ السلام نے عرش کے دائیں جانب دیکھا کہ پانچ نور کا وجود رکوع اور سجدے کی حالت میں ہے حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے ربّ کیا تُو نے مجھ سے قبل کسی کو مٹی سے تخلیق کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں اے آدم۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا پھر یہ پانچ وجود کس کے ہیں جن کو میں اپنی صورت وہیئت میں دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پانچ تیری اولاد سے ہونگے اگر یہ نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کیا جاتا ان پانچوں کے نام مَیں نے اپنے ناموں سے نکالے ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو نہ مَیں

جنت کو پیدا کرتا نہ دوزخ کو نہ عرش کو اور نہ کرسی کو نہ آسمان اور نہ زمین کو نہ فرشتوں کو اور نہ جن وانس کو پس میں محمود ہوں یہ محمد ہے میں عالی ہوں اور یہ علی ہے میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ ہے میں احسان ہوں یہ حسن ہے میں محسن ہوں اور یہ حسین ہے مجھے اپنی عزت کی قسم اگر کوئی ایک دانے کے برابران کا بغض لیکر میرے پاس آئے گا تو میں اُسے جہنم میں دھکیل دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اے آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں میں ان کی وجہ سے لوگوں کو نجات عطا کروں گا اوران کی وجہ سے ہلاک کروں گا جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو ان کے ساتھ میری جناب میں وسیلہ پکڑا کرو۔

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **نَحْنُ سَفِیْنَةُ النَّجَاةُ مَنْ تَعَلَّقَ بِهَا نَجَا وَ مَنْ حَادَ عَنْهَا هَلَکَ فَمَنْ کَانَ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ حَاجَةٌ فَلْیُسْأَلْ بِنَا اَهْلَ الْبَیْتِ.** ہم نجات کی کشتی ہیں جس نے اس کے ساتھ تعلق رکھا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے مُنہ پھیرا وہ ہلاک ہوا پس جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو تو وہ ہم اہل بیت کے وسیلہ سے سوال کرے۔

جب کوئی معاملہ خوفزدہ کرے تو یوں دعا مانگو

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ارشاد فرمایا جب کوئی معاملہ تجھے خوفزدہ کرے تو یوں دعا مانگنا اے اللہ میں محمد وآل محمد کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں جس سے میں خوفزدہ اور گھبرا رہا ہوں اسکے شر سے میرے لئے کافی ہو جا بے شک تُو اس معاملہ کو کافی ہے۔

جب لوگ اختلاف کریں تو کتاب اللہ اور علیؑ کی پیروی کرو

۳۔ ابوسخیلہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں اور سلیمان حج کر چکے تو ہم حضرت ابوذرؓ کے پاس ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا آپ خوشی خوشی ننگے پاؤں چل کر ہم

سے ملے ہم نے کہا اے ابوزر ہمیں لوگوں کے اختلاف کا خوف ہے اور اگر لوگ اختلاف کریں تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں حضرت ابوزرؓ نے کہا ایسے میں تم پر لازم ہے کہ تم اللہ کی کتاب اور حضرت علی علیہ السلام کی پیروی کو لازم کرلو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا علی پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے اور وہ صدیق الاکبر اور فاروق ہیں جنہوں نے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا۔

میں اور تم اللہ کے نور سے خلق ہوئے

۴۔ حضرت سعید بن جبیرؓ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی علیہ السلام کے متعلق یہ کہتے ہوئے سُنا خُلِقْتُ اَنَا وَاَنْتَ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی کہ میں اور تُو اللہ تعالیٰ کے نور سے خلق ہوئے۔

دوسرا باب:

میرا نام نبوت ورسالت اور تیرا نام خلافت وشجاعت میں تھا

۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اور علی اللہ تعالیٰ کے نور سے خلق ہوئے ہم نے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے عرش کے دائیں جانب اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بیان کی پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو ہم کو پاکیزہ مردوں کے اصلاب اور پاکیزہ خواتین کے ارحام میں منتقل کیا اس کے بعد ہم صلب عبدالمطلب میں منتقل ہوئے پھر ہمارا نور دو حصوں میں تقسیم ہوا نصف میرے بابا عبداللہ کے صلب میں اور نصف نور میرے چچا ابوطالب کے صلب میں میری تخلیق نور کے

پہلے حصہ سے ہوئی اور علی دوسرے حصے سے خلق ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نام اپنے ناموں سے نکالے پس اللہ تعالیٰ محمود ہے اور میں محمد ہوں اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور میرا بھائی علی ہے اللہ تعالیٰ فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ تعالیٰ محسن ہے اور میرے بیٹے حسن اور حسین ہیں میرا نام نبوت و رسالت میں تھا اور علی کا نام خلافت اور شجاعت میں تھا وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اور میں اللہ کا رسول ہوں اور علی اللہ کا ولی ہے۔

میں اور علی اللہ کے سامنے نور تھے

۶۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے کہا میں نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا میں اور علی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھے اُس نور نے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ کی اطاعت میں اُس کی تسبیح اور تقدیس بیان کی پس جب اللہ تعالیٰ نے اُس نور کو صلب آدم میں ترکیب کیا تو پھر وہ نور ہمیشہ ایک رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے عبد المطلب کے صلب میں ہمارے نور کو ایک دوسرے سے جُدا کیا پس اُس نور کا ایک جُز میں ہوں اور ایک جُز علی ہے۔

نور کا ایک حصہ صلب عبد اللہ اور ایک حصہ صلب ابوطالب میں

۷۔ حضرت امام محمد باقرؑ اپنے والد حضرت امام زین العابدینؑ سے اُنہوں نے اپنے جد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور علی آدم علیہ السلام کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھے جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا تو ہمارے نور کو صلب آدم میں رکھا پھر اللہ تعالیٰ اس نور کو ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ اُس نور کو حضرت عبد المطلب کے صلب میں رکھا پھر صلب عبد المطلب سے اس نور کو نکالا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک

حصہ حضرت عبداللہ کے صلب میں رکھا اور ایک حصہ حضرت ابو طالب کے صلب میں رکھا پس علی مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اُس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بُغض کیا اس نے مجھ سے بُغض کیا۔

تخلیق آدم سے چودہ ہزار سال پہلے

۸۔ حضرت امام محمد باقرؑ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جد سے روایت کی اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اور علی آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھے پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو اُس نور کو آدم علیہ السلام کے صلب میں رکھا پھر یہ نور ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ صلب عبدالمطلب میں ٹھہرا پھر صلب عبدالمطلب سے نکالا اور دو حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ صلب عبداللہ میں رکھا اور ایک حصہ صلب ابو طالب میں رکھا پس علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اس کا گوشت میرا گوشت اس کا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا۔

ہم اہل بیت رحمت کی چابیاں ہیں

۹۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نَحْنُ اَهْلَ الْبَيْتِ مَفَاتِيْعُ الرَّحْمَةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلِفُ الْمَلَائِكَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ. ہم اہل بیت رحمت کی چابیاں ہیں اور رسالت کا مورد ہیں اور فرشتوں کی آمد و رفت کا محل اور علم کی کان ہیں۔

ہم اہل بیت پر کسی کو قیاس مت کرو

۱۰۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نَحْنُ اَهْلَ الْبَيْتِ لَايُقَاسُ بِنَا اَحَدٌ کہ ہم اھل بیت پر کسی کو قیاس مت کرو۔

اگر ہم زمین پر نہ ہوتے تو اہل زمین جل کر راکھ ہو جاتے

۱۱۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ اپنے والد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا ہم امام المسلمین ہیں اور عالمین پر اللہ کی حجت ہیں اور مومنین کے سردار ہیں اور سفید پیشانیوں والوں کے قائد ہیں اور مومنین کے موالی ہیں اور ہم زمین والوں کیلئے امان ہیں جسطرح ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں اور ہم ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آسمان کو زمین پر آنے سے روک رکھا ہے مگر اُس کے حُکم سے اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو اُس پر رہنے والوں کیلئے ایک مدت تک روک رکھا ہے اور ہماری وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے اور رحمت پھیلتی ہے اور ہماری وجہ سے زمین سے برکتیں نکلتی ہیں اگر ہم زمین پر نہ ہوتے تو اہل زمین جل کر راکھ ہو جاتے اس کے بعد فرمایا جب سے آدم علیہ السلام خلق ہوئے تب سے زمین اللہ تعالیٰ کی حجت سے خالی نہیں رہی چاہے وہ حجت ظاہر ہو اور چاہے غائب چھپی ہوئی ہو اور نہ ہی قیامت قائم ہونے تک اللہ کی حجت سے خالی رہے گی اگر وہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہ کرے۔

سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ چھپی اور غائب حجتِ خدا سے لوگ کیسے نفع اُٹھا سکتے ہیں آپؑ نے فرمایا جیسے بادل میں چھپا ہوا سورج نفع پہنچاتا ہے۔

تیسرا باب:

معراج کی رات کیا دیکھا

۱۲۔اسماعیل بن عیاش نے کہا میں نے یحییٰ بن عبداللہ سے سُنا اُن سے اُن کے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے کہا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کومعراج ہوئی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زمین پر تشریف لائے تو ایک عرصہ کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ قربان آپ نے میرے لئے وہاں کیا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا اے فاطمہ تم نیک عورتوں میں سب سے بہتر ہو اور اہل جنت خواتین کی سردار ہو جناب سیّدہ نے عرض کیا اور علی کیلئے کیا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا وہ اہل جنت سے ہے عرض کیا حسن اور حسین کیلئے کیا دیکھا فرمایا وہ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں پھر اسکے بعد مولا علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا وہ کیا ہے جو آپ نے میرے لئے وہاں دیکھا فرمایا میں اور تم حسن اور حسین عرش کے نیچے موتیوں کے ایک قبہ میں ہونگے جس کی بنیاد اللہ کی رحمت سے بنی ہے اور اطراف اللہ کے نور سے بنے ہیں اور قبہ اللہ کے عرش کے نیچے ہے جس طرح ابھی اے علی میں تیرے ساتھ ہوں تیرے اور اللہ کے درمیان یہ کرامت ہے کہ تُو ایک دھیمی سی آواز سُنے گا لوگ پسینے سے شرابور ہونگے اور تیرے سر پر نور کا ایک تاج ہوگا جس سے اہل محشر روشنی لیں گے تُو دوحلوں میں سرخ اور گلابی میں ناز سے چلے گا۔ خُلِقْتُ وَخُلِقْتُمْ مِنْ طِیْنَةٍ وَّاحِدَةٍ. میں اور تم ایک طینت یعنی مٹی سے ہیں۔

پنجتن پاک ایک ہی قُبہ میں ہونگے

۱۳۔ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اَنَا وَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ فِیْ قُبَّۃٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین عرش کے نیچے ایک قُبہ میں ہونگے۔

پنجتن پاک حظیرۃ القُدس میں

۱۴۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا وَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ فِیْ حَظِیْرَۃِ الْقُدُسِ فِیْ قُبَّۃٍ بَیْضَاءٍ وَسَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمَان. میں علی فاطمہ حسن اور حسین حظیرۃ القدس میں ایک سفید قُبہ میں ہونگے جس کا چھت رحمٰن کا عرش ہوگا

چوتھا باب:

میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ عدل میں برابر ہے

۱۵۔ حُبشی بن جنادہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُنہوں نے کہا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی لین دین کا وعدہ کیا ہو تو وہ کھڑا ہو جائے پس ایک آدمی اُٹھا اُس نے کہا اے خلیفۂ رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تین لپ بھر کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابو بکرؓ نے کہا اس کو علی کے پاس لے چلو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو الحسن اس شخص کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کھجوریں دینے کا وعدہ کیا تھا پس اسکو کھجوریں دیجئے مولائے کائنات نے اس شخص کو تین لپ بھر

کھجوریں عطا فرمائیں حضرت ابو بکرؓ نے کہا ان کو گنو اُس شخص نے کھجوروں کو گنا تو ہر لپ بھر میں ساٹھ کھجوریں تھیں کسی میں دوسری سے زیادہ نہ تھیں حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا سچ فرمایا اللہ اور اُسکے رسول نے جب ہم نے غار سے نکل کر مدینہ جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا كَفِّيْ وَكَفُّ عَلِيٍّ فِي الْعَدلِ سَوَاءٌ کہ میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔

اے علی میں اور تم ایک درخت سے ہیں

۱۶۔ابی زبیر المکی نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہؓ سے سُنا اُنہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری اور علی کی طرف اشارہ کیا ہم آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی میرے قریب آؤ پس علی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو اے علی میں اور تم ایک درخت سے ہیں میں اُسکی جڑ ہوں اور تم اسکا تنا ہو اور حسن و حسین اس درخت کی ٹہنیاں ہیں جس نے ان کو پکڑ لیا اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا اے علی اگر میری اُمت کے لوگ اتنے روزے رکھیں کہ اُن کے جسم خمیدہ ہو جائیں اور اتنی نمازیں پڑھیں کہ وہ فرشتہ خو و خدا رسیدہ ہو جائیں مگر تجھ سے بُغض رکھیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو اوندھے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۱۷۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سُنا اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى وَاَنْتَ وَ اَنَا مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ ۔ لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور تو اور میں ایک درخت سے ہیں اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ (الرعد ۴، ۱۳) زمین میں ایک دوسرے سے متصل مختلف کھیت ہیں اور انگور

کے باغ ہیں اور کھتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں ایک کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی اور بعض بن ملی ہوئی اُن کو پانی بھی ایک ہی دیا جاتا ہے۔

پانچواں باب:

آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی اقتداء

۱۸۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس بات سے خوش ہو کہ اُس کی زندگی میری زندگی کی طرح ہو اور اُس کی موت میری موت کی طرح ہو اور عدن کے باغوں میں سکونت پذیر ہو جس کو خود میرے رب نے بویا ہے تو وہ میرے بعد علی کو دوست رکھے اور اس کے دوست سے دوستی رکھے اور میرے بعد آئمہ کی اقتداء کرے وہ میری عترت ہیں اُن کو میری طینت سے خلق کیا گیا ہے اور اُن کو میرا علم اور میرا فہم عطا ہوا ہے میری اُمت سے جو شخص ان کی فضیلت کو جھٹلائے گا اور میری ان سے رشتہ داری کو قطع کرے گا اُس کیلئے ہلاکت ہے اللہ تعالیٰ اُن کو میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

حسین کی اولاد سے نو امام ہونگے

۱۹۔ حضرت علی بن موسیٰ الرضا نے اپنے آباء سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرے بعد چاہتا ہے کہ میرے دین سے متمسک رہے اور کشتیِ نجات پر سوار ہو اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابیطالب کی اقتدا کرے اور ان کے دشمن

سے دشمنی رکھے اور اُن کے دوست سے دوستی رکھی اس لئے کہ وہ میری حیات میں اور میری وفات کے بعد میری اُمت پر میرا خلیفہ اور میرا وصی ہے اور وہ میرے بعد تمام مسلمین کا امام اور ہر مومن کا امیر ہے اس کا قول میرا قول اسکا امر میرا امر اسکی نہی میری نہی اسکی اتباع میری اتباع اسکی نصرت میری نصرت اور اسکی دشمنی میری دشمنی ہے اس کے بعد فرمایا جو میرے بعد علی سے جُدا ہوا قیامت کے دن وہ مجھے نہیں دیکھے گا اور میں اُسے نہیں دیکھوں گا اور جس نے علی کی مخالفت کی اُس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی ہے اور اُس کا ٹھکانہ جھنم بنادیا ہے اور جو علی سے علیٰحدہ ہوا تو قیامت کے دن اللہ اُسے علیٰحدہ کردے گا اور جس نے علی کی نصرت کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی نصرت کرے گا اور سوال و جواب کے وقت اسکو اپنی حجت تلقین کرے گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین اپنے باپ کے بعد میری اُمت کے امام ہیں اور نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ عالمین کی خواتین کی سردار ہیں اور ان کا باپ وصیوں کا سردار ہے اور حسین کی اولاد سے نو امام ہیں اور ناواں اُن میں قائم ہے ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے ان کے فضل وشرف کا انکار کرنے والوں کی اور میرے بعد ان کی حُرمت کو ضائع کرنے والوں کی شکایت میں اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہوں اور میری اُمت کے آئمہ اور میری عترت کی مدد و نصرت کیلئے اور میری عترت کے حق کا انکار کرنے والوں کیلئے اللہ کا انتقام کافی ہے۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلِبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

اگر جنت میں سکونت چاہتے ہو تو علی سے محبت کرو

۲۰۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو پسند کرتا ہے کہ اُس کی زندگی میری زندگی کی طرح ہو اور اُس کی موت میری موت کی طرح ہو اور ہمیشہ جنت میں سکونت اختیار کرے جس کا میرے

ربّ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور بے شک میرے ربّ نے خود اس میں باغ لگائے ہیں تو وہ علی بن ابیطالب سے محبت کرے وہ تمہیں ہدایت کے بعد ہرگز گمراہی میں داخل نہیں کرے گا۔

چھٹا باب:

میرے بعد علی ہر مومن کا ولی ہے

۲۱۔عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَ هُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُوْمِنٍ بَعْدِیْ. علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں

۲۲۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں اور جعفر بن ابیطالب اور زید بن حارثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو ارشاد فرمایا تم ہمارے بھائی اور مولیٰ ہو تو زید نے شرم سے گردن جھکائی اس کے بعد جعفر سے ارشاد فرمایا تم میرے خَلق اور خُلق میں سب سے زیادہ مشابہ ہو تو انہیں زید سے بھی زیادہ بے خودی کی کیفیت محسوس ہوئی اُس کے بعد مجھ سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تو مجھے جعفر کی بے خودی سے بھی زیادہ اپنے آپ پر قابو نہ رہا۔

ساتواں باب:

سوائے علی کے میرا قرض کوئی نہیں اُتار سکتا

۲۳۔حُبشی بن جنادہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ لَا یَقْضِیْ دَیْنِیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ. علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میرا قرض کوئی نہیں اُتار سکتا سوائے میرے یا علی کے۔

۲۴۔ حُبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے سُنا عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُ وَلَا یُؤَدِّی عَنِّی اِلَّا عَلِیٌّ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میرا قرض کوئی نہیں ادا کرسکتا سوائے علی کے۔

۲۵۔ حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلِیٌّ مِنِّی وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ فَلَا یُؤَدِّی عَنِّی اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں میرا قرض میری طرف سے کوئی نہیں ادا کرسکتا سوائے میرے یا علی کے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ہاتھ سے علی کو کیلا کھلانا

۲۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کیلے کا خوشہ بطور ہدیہ آیا آپ نے کیلے کا چھلکا اُتار کر اپنے ہاتھ سے میرے مُنہ میں دیا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ علی سے محبت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

آٹھواں باب:

علی میرا قرض ادا کرے گا

۲۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی میرا قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے کو پورا کرے گا اور علی میرے بعد میری اہل بیت میں سب سے بہتر ہے۔

مجھے حکم ہے یا میں پہنچاؤں یا وہ جو مجھ سے ہے

۲۸۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو سورہ برأت دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ کوئی ننگے بیت اللہ کا طواف کرے گا اور نہ کوئی جنت میں داخل ہو گا سوائے مسلمان کے اور جو رسول اللہ اور انکے درمیان معاہدہ کی مدت ہو گی تو اسکی معیاد وہی مدت ہو گی اور اللہ اور اسکا رسول مشرکین سے بری ہیں حضرت ابو بکرؓ نے یہ پیغام لے کر تین دن سفر کیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا تم ابو بکر کو جا ملو اور ان کو میرے پاس واپس بھیجو اور یہ پیغام تم خود پہنچاؤ جب حضرت ابو بکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی ایسی بات ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں مگر مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ اُس حکم کو یا تو میں خود پہنچاؤں یا وہ مرد پہنچائے جو مجھ سے ہو۔

ناواں باب:

حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ

۲۹۔ محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے گھر میں تھا اور وہاں علی بن الحسین و محمد بن حنفیہ و ابو جعفر رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی وہاں موجود تھے کہ اہل عراق سے ایک شخص داخل ہوا اور کہا اے جابر آپ کو اللہ کی قسم ہم سے وہ بیان کیجئے جو آپ نے دیکھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا حضرت جابر نے کہا ہم جحفہ غدیر خم کے مقام پر تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں کے یا اُون کے خیمہ سے باہر

تشریف لائے آپ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَا ہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔

حضرت عمرؓ کا مبارک دینا

۳۰۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آخری حج میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حتیٰ کہ جب ہم غدیر خُم کے مقام پر پہنچے تو منادی نے نماز با جماعت کی آواز دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دو درختوں کے نیچے جھاڑ و دیا گیا پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اَلَسْتُ بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ میں مومنین کی جانوں پر والی نہیں ہوں قَالُوْ بَلٰی سب نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَوْ لَسْتُ اَوْلٰی بِکُلِّ مُوْمِنٍ نَفْسِهٖ کیا میں ہر مومن کی جان پر اولیٰ نہیں ہوں قَالُوْ بَلٰی سب بولے بے شک ہاں آپؐ نے فرمایا اَوَلَیْسَ اَزْوَاجِیْ اُمَّهَاتُکُمْ کیا میری بیویاں تمہاری مائیں نہیں ہیں سب بولے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس یہ یعنی علی مولا ہے ہر اُس شخص کا جس کا میں مولا ہوں اے اللہ اُسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مولا علی سے ملاقات کی اور کہا هَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْطَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُوْمِنٍ وَمُوْمِنَةٍ اے ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو تم صبح بھی اور شام بھی یعنی ہمیشہ کیلئے ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے۔

۳۱۔ حضرت براءؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُترے نماز با جماعت کیلئے منادی کو حکم ہوا اور علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں مومنین کی جانوں سے زیادہ اُن پر اولیٰ نہیں ہوں تو سب بولے ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں ہر مومن پر

اُس کے نفس سے زیادہ اُس پر اولیٰ نہیں ہوں سب نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھے اپنا ولی جانتا ہے یہ یعنی علی اُس کا ولی ہے اے اللہ اُسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مولا علی سے ملاقات کی اور کہا اے ابو طالب کے بیٹے مبارک ہو آپ ہر مومن ومومنہ کے مولا بن گئے۔

دسواں باب:

میں علی بن ابیطالب کا غلام ہوں (قول عمر بن عبد العزیزؒ)

۳۲۔ عمر بن مورق نے کہا میں شام میں تھا اور عمر بن عبد العزیزؒ لوگوں کو عطا کر رہے تھے میں اُن کی طرف بڑھا تو اُنہوں نے مجھ سے کہا تم کون ہو میں نے کہا میں قریش سے ہوں اُنہوں نے کہا قریش کے کس قبیلہ سے ہو میں نے کہا بنی ہاشم سے ہوں اُنہوں نے کہا بنی ہاشم کے کس قبیلہ سے میں خاموش ہو گیا انہوں نے دوبارہ کہا بنی ہاشم کے کس قبیلہ سے پس میں نے کہا مولا علی اور میں خاموش ہو گیا پس اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور کہا خدا کی قسم میں علی بن ابیطالب کا غلام ہوں پھر کہا میں نے بے شمار لوگوں سے سُنا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے اس کے بعد فرمایا اے مزاحم ان کے مثل کو کتنے درہم دیے تو اُس نے کہا سو دوسو درہم تو انہوں نے کہا اس کو علی کی ولایت کی وجہ سے پچاس دینار زیادہ دو پھر کہا آپ اپنے شہر میں تشریف لے جایئے آپکو آپ کا حصہ مثل آپکے خاندان دوسرے لوگوں کی طرح وہاں ملے گا۔

یوم غدیر دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۳۔ حضرت علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ غدیر خم کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اُس کی اعانت فرما جو علی کی اعانت کرے اور اُس پر رحم

فرما جو علی پر رحم کرے اور اُسکی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اُس سے دشمنی رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی

۳۴۔ سعید بن ذی حدّان وعمرو ذی مرّہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اصحابِ رسول کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا تم میں کون ہے جس نے غدیر خم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سُنا تو بارہ آدمی کھڑے ہوئے چھ سعید کی طرف سے اور چھ عمرو کی جانب سے انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اے اللہ اُس سے دوستی کر جو علی سے دوستی کرے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اُس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اُس سے بغض رکھ جو علی سے بغض رکھے۔

حضرت ابوزرؓ کی کعبہ میں تبلیغ

۳۵۔ کدیرۃ الھجری سے روایت ہے کہ حضرت ابوزر غفاریؓ کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے تھے اُنہوں نے کہا اے لوگو ادھر آؤ میں تمہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سُناؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کے متعلق تین باتوں کو فرماتے سُنا اگر مجھے اُن میں سے ایک بھی مل جائے تو مجھے دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سُنا اے اللہ اُسکی اعانت فرما جو علی کی اعانت کرے اے اللہ اُسکی نصرت فرما جو علی کی نصرت کرے بے شک وہ تیرا بندہ اور تیرے رسول کا بھائی ہے۔

بارہ آدمی کھڑے ہوئے

۳۶۔سماک بن عبید بن ولید عنسی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے پاس گیا اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ مقام رحبہ میں حضرت علی کے ساتھ وہاں موجود تھے اُنہوں نے کہا حضرت علی علیہ السلام نے خدا کی قسم دے کر لوگوں سے پوچھا جو مقامِ غدیر خم پر موجود تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا وہ کھڑا ہو جائے عبدالرحمٰن نے کہا بارہ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے کہا ہم نے سُنا اور دیکھا جب رسول اللہ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالاہُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ. اے اللہ جو علی سے محبت کرے اُس سے محبت کر اور اُسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اُس کو چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ دے۔

گیارہواں باب:

اے اللہ گواہ ہو جا

۳۷۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مکہ سے واپسی راستے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپ غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو روکنے کیلئے متوجہ ہوئے جو آگے نکل چکے تھے اُن کو واپس بلایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے اُن کو ساتھ ملایا جب سارے لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو کیا میں نے تم تک دین پہنچا دیا سب نے عرض کیا ہاں، فرمایا اے اللہ تو اس پر گواہ ہو جا۔اس کے بعد پھر فرمایا اے لوگو کیا میں نے تم تک امر رسالت پہنچا دیا تو سب نے عرض کیا ہاں، فرمایا اے اللہ گواہ ہو جا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا تین مرتبہ فرمایا اس کے بعد فرمایا اے لوگو تمہارا ولی کون ہے سب نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائی اُس کے بعد

حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور کھڑے ہو گئے پھر فرمایا مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَلِیُّہٗ فَاِنَّ هٰذَا وَلِیُّہٗ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ جس کا اللہ اور اسکا رسول ولی ہے اُس کا یہ علی ولی ہے اے اللہ اُس سے دوستی رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔

حدیث من کنت مولاہ اور حضرت عمرؓ کا مبارک دینا

۳۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم غدیر خم کے مقام پر اُترے تو نمازِ باجماعت کی ندا دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے دو درختوں کے نیچے زمین کو کانٹوں سے صاف کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنین کی جانوں سے زیادہ افضل ہوں سب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اَللّٰهُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ. اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے اے اللہ اُس سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے۔ حضرت براء بن عازبؓ نے کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی سے ملے اور کہا هَنِیْئًا لَکَ یَابْنَ اَبِیْطَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ اے ابو طالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو کہ آپ صبح و شام یعنی ہمیشہ کیلئے ہر مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے۔

بارہواں باب:

غدیر خم پر حضرت حسانؓ کے اشعار

۳۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے مقام غدیر خم پر لوگوں کو حضرت علی کی طرف بلایا اور حکم دیا کہ درخت کے نیچے زمین سے کانٹے صاف کرو یہ جمعرات کا دن تھا پھر لوگوں کو حضرت علی کی طرف بُلایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی لوگوں نے دیکھی ابھی لوگ منتشر نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ ۵،۳) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تجھ پر تمام کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکمال دین اور اتمام نعمت پر اللہ اکبر کہا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ربّ تعالیٰ میری رسالت اور علی کی ولایت پر راضی ہوا اس کے بعد دعا کی اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ. اے اللہ اُسے دوست رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اُسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اُسے چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ دے۔ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کی اجازت ہو تو اس موقع پر شعر کہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی برکت سے کہو، حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا اے قریش کے بزرگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی سنو اُس کے بعد کہا

ینادیھم یوم الغدیر نبیھم	بخم واسمع بالرسول منادیاً
بانی مولاکم نعم و ولیکم	فقالو ولم یبدو ھناک التعامیاً
الھک مولانا و انت ولینا	ولا تجدن فی الخلق الامر عاصیاً
فقال لہ قم یا علی فاننی	رضیتک من بعد اماماً وھادیاً

یوم غدیر مسلمانوں کے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مقام خُم پر پکار رہے تھے اور میں خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار کو سُن رہا تھا کہ میں تمہارا مولا اور ولی ہوں اور وہاں پر کسی

نے کوئی دشمنی ظاہر نہ کی اور کہا آپ کا اللہ ہمارا مولا ہے اور آپ ہمارے ولی ہیں اور آپ اس امر میں ہم کو نافرمان نہیں پائیں گے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی اُٹھ میں نے اپنے بعد تم کو امام وھادی بنانا پسند کیا۔

۴۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو علی کی طرف بُلایا تو حُکم دیا کہ درخت کے نیچے جگہ کو کانٹوں سے صاف کرو تو وہ جمعرات کا دن تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی کو بُلایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل کی سفیدی دیکھی پھر ہم ابھی متفرق نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ۵،۳) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تجھ پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پر راضی ہوگیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکمال دین واتمام نعمت پر اللہ اکبر کہا اور فرمایا رب میری رسالت اور میرے بعد علی کی ولایت پر راضی ہوا اس کے بعد فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علی مولا ہے اے اللہ اُسے دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے اور اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اُس کو ذلیل کر جو علی کو چھوڑ دے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت عطا فرمائیے کہ میں شان علی میں شعر کہوں اور آپ سُنیں پس حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ کی برکت سے کہو حضرت حسانؓ نے کہا اے قریش کے بزرگو

ینادیهم یوم الغدیر نبیهم — بخم واسمع بالرسول منادیاً
یقول فمن مولاکم ولیکم — فقالو ولم یبدو هناک التعامیاً

الھک مولانا و انت ولینا ولا تجدن فی الخلق الامر عاصیاً
ھناک دعا اللھم وال ولیہ وکن للذی عادی علیاً معادیاً
فقال لہ قم یا علی فاننی رضیتک من بعد اماماًوھادیاً

غدیر کے دن خُم غدیر پر مسلمانوں کے نبی اُن کو پکار رہے تھے اور میں نے رسول عظیم کی منادی کو سُنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمار ہے تھے تمہارا مولا اور ولی کون ہے انہوں نے یعنی اصحاب نے عرض کیا آپ کا اللہ ہمارا مولا اور آپ ہمارے ولی ہیں اُس دن دشمنی ظاہر نہ کی اور کہا کہ آپ ہم میں سے کسی کو نافرمان نہ پائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں دعا فرمائی اے اللہ دوست رکھ اس کو جو علی سے دوستی رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے پس سرکار علیہ السلام نے فرمایا اے علی اُٹھ بے شک میں اپنے بعد تیرے امام اور ھادی ہونے پر راضی ہوا۔

مولّف فرماتے ہیں یہ حدیثِ غدیر ہے **وله طرق كثيرة الى ابى سعيد بن مالك الخدرى الانصارى** ۔اور اس حدیث کے بہت سارے طرق ہیں جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں۔

عمامہ شریف مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق کرتا ہے

۴۱۔حضرت علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ عزوجل نے بدر اور حنین میں عمامہ پوش فرشتوں کے ساتھ میری مدد فرمائی۔ اس عمامہ سے وَالْعَمَامَةُ هِيَ الْحَاجِزُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ. اور یہ عمامہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فرق کرتا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے علی کے سر پر عمامہ باندھا

۴۲۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان

کیا اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی بن ابیطالب کے سر پر سحاب بنا ہوا اپنا عمامہ باندھا اور اُس کا ایک پلو آگے اور ایک پیچھے لٹکایا پھر فرمایا ایک کو آگے اور ایک کو پیچھے لٹکا لو حضرت علی نے ایک آگے اور ایک پیچھے لٹکایا پس سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس انداز میں میرے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۴۳۔ حضرت علی ابن ابیطالب نے فرمایا کہ غدیر خم کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا اُس کا ایک سرا میری گردن میں لٹکایا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اَیَّدَنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَیْنٍ بِمَلَائِکَۃِ مُعْتَمِّیْنَ بِھٰذِہِ الْعَمَامَۃِ بے شک اللہ تعالیٰ نے یوم بدر اور حنین کے دن عمامہ پوش ملائکہ سے اس عمامہ کے ساتھ میری مدد فرمائی۔

تیرہواں باب:

اٹھارہ ذوالحجہ کے روزے کا ثواب

۴۴۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اٹھارہ ذوالحجہ کو روزہ رکھا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ صِیَامَ سِتِّیْنَ سَنَۃً تو اللہ تعالیٰ اس کو ساٹھ سال کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ یوم غدیر خم ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے اے اللہ اُس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے اور اُس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے۔ پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مولا علی سے کہا بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَ مَوْلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اے ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو کہ آپ میرے بھی مولا ہیں اور ہر مسلمان کے مولا ہیں۔

چودہواں باب:

علی تمہارے بڑے ہیں اُن کی اتباع کرو

۴۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہم کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پر فرض ہے کہ علی کا دامن پکڑے رہو بے شک علی تمہارا مولا ہے اُس کے ساتھ محبت کرو وہ تمہارے بڑے ہیں اُن کی اتباع کرو وہ تم میں سے عالم ہیں اُن کا احترام کرو وہ تمہیں جنت کی طرف لے جانے والے قائد ہیں اُن کی عزت کرو وہ جب تمہیں بلائیں تو جواب دو جب تمہیں حُکم دیں تو اُن کی اطاعت کرو اُس کی محبت میرے ساتھ محبت ہے اس کا احترام میرا احترام ہے جو میں تمہیں علی کے متعلق کہتا ہوں وہ میرے ربّ کا مجھے حُکم ہے۔

قول واحدیؒ

۴۶۔ امام علی بن احمد واحدیؒ حدیثِ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ ولایت جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لئے ثابت ہے اس کی قیامت کے دن بازپُرس ہوگی۔

ولایت علی کا سوال

۴۷۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ (الصافات ۲۴، ۳۷) ان کو روکوان سے سوال باقی ہے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَنْ وِلَایَةِ عَلِیِ بْنِ اَبِیْطَالِبِ. کہ یہ سوال ولایت علی بن ابیطالب کا ہوگا۔

امام واحدیؒ نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ مولائے کائنات کی محبت وولا کا سوال ہوگا۔ جس طرح اُس کی وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی۔

موالات اصول دین سے ہے

۴۸۔ امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ موالات اصولِ دین میں سے اصل ہے۔

اصول اسلام تین ہیں

۴۹۔ حضرت علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسلام کے تین اصول ہیں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر نفع نہیں دیتا اور وہ یہ ہیں

(۱) نماز۔ (۲) زکوٰۃ۔ (۳) موالات۔

وہ شخص مسلمان نہیں جس کے دل میں محبتِ علی نہ ہو

۵۰۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ قول اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (مریم ۹۶) بے شک جو ایمان لائے اور عمل صالح بجالائے ان کیلئے رحمٰن محبت پیدا کردے گا نزلت فی علی بن ابیطالب یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی مَامِنْ مُسْلِمٍ وَلِعَلِیٍّ فِیْ قَلْبِہٖ مَحَبَّۃٌ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جس کے دل میں محبتِ علی نہ ہو۔

۵۱۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی دعا کرو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَکَ عَھْدًا وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَوَدَّۃً اے اللہ جو تیری بارگاہ میں میرے لئے عہد ہے اُسے پورا فرما اور مومنوں کے سینوں میں میری مودّت ڈال دے۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (مریم ۹۶) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ آیت علی بن ابیطالب کے متعلق نازل ہوئی۔

پندرھواں باب:

رسولوں کو نبی و علی کی ولایت پر مبعوث کیا گیا

۵۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اُس نے کہا اے محمد آپ ہم سے پوچھئے کہ ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو کس شرط پر مبعوث فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی ما بعثوا کس شرط پر مبعوث فرمایا فرشتے نے کہا عَلٰی وِلَایَتِکَ وَ وِلَایَةِ عَلِیِ بْنِ اَبِیْطَالِبِ آپ کی ولایت اور علی ولایت پر مبعوث فرمایا۔

منکرِ ولایت علی کی سزا

۵۳۔ سفیان بن عینیہ سے ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سَئَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ سوال کرنے والے نے سوال کیا عذابِ واقع کا کے متعلق پوچھا کہ یہ کس کے بارے میں نازل ہوا تو اُنہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جو تم سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُنہوں نے اپنے آباء کے حوالہ سے بیان کیا کہ جب رسول کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو ندا دی اور وہ سب اکٹھے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو یہ حدیث تمام شہروں میں پھیل گئی جب یہ حدیث حرث بن نعمان فہری تک پہنچی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی ناقہ پر سوار ہو کر آیا اپنی سواری کو بٹھایا

اور اُتر کر کہا اے محمد آپ نے اللہ کے متعلق ہم کو حکم دیا کہ ہم گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں ہم نے اس بات کو قبول کر لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ وقت کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تو اس کو بھی قبول کر لیا پھر آپ اس پر بھی راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ اپنے چچازاد کے دونوں بازو بلند کر دیے اور ہم پر اسکو فضیلت دی اور کہا جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے یہ بات آپ کی اپنی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک یہ اللہ کی طرف سے ہے پس حرث بن نعمان پلٹا اور اپنی سواری تک جانا چاہتا تھا تو وہ یہ کہتا جاتا تھا اے اللہ جو کچھ محمد کہہ رہے ہیں اگر یہ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر نازل کر یا اس سے بھی سخت عذاب میں ڈال چنانچہ وہ اپنی سواری تک نہ پہنچنے پایا تھا کہ اللہ نے ایک ایسا پتھر پھینکا جو اس کی کھوپڑی پر آ گرا اور اس کی دُبر سے جا نکلا اور وہ ڈھیر ہو گیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی سَئَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مانگا مانگنے والے نے عذاب کو اور وہ کافروں کیلئے واقع ہونے والا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں۔

سولھواں باب:

علی دنیا وآخرت میں مددگار ہیں

۵۴۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تم سے کون ہے جو دنیا وآخرت میں میرا مددگار رہے آپ نے وہاں موجود ہر شخص سے (پکڑ پکڑ کر) پوچھا کیا تو دنیا وآخرت میں میرا مددگار رہو گا تو وہ کہتا نہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مجمع کے آخری شخص کے پاس پہنچے تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا میں دنیا وآخرت میں آپکا مددگار رہوں گا۔

دعوتِ ذوالعشیرہ

۵۵۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (شعراء) اور اپنے قریبیوں کو ڈراؤ۔ نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی مطلب کو جمع کیا اُس دن وہ چالیس آدمی تھے رسُول اللہ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ ضیافت میں بکری کی ران تیار کریں جبکہ اُن چالیس میں ہر شخص ایک بکری اور دودھ کا پیالہ پینے پر قادر تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا جائے قوم کے دس دس آدمیوں نے کھایا مگر ران کا گوشت باقی رہا اور دودھ بھی پیالے میں اُسی طرح رہا جس طرح پہلے تھا یہ دیکھ کر ابولہب نے اپنی قوم سے کہا اس شخص نے تم پر جادو کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پہلے دن خاموشی اختیار فرمائی اور کوئی گفتگو نہ کی پھر دوسرے دن دعوت دی گئی اور دعوت میں پہلے دن کی مثل بکری کی ران اور ایک دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا کھانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم کو ڈرایا اور ارشاد فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے نذیر بن کر آیا ہوں اور تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائی کیلئے بشیر یعنی خوشخبری دینے والا بن کر آیا ہوں جو میرا ساتھ دے گا اور اس بوجھ کو اٹھائے گا وہ میرا ولی میرا وصی اور میرے اہل میں میرا خلیفہ اور میرا قرض ادا کرنے والا ہوگا یہ سُن کر ساری قوم خاموش رہی پھر تیسرے دن سب کو دعوت دی گئی تیسرے دن بھی سب خاموش رہے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا میں اِس دعوت کو قبول کرتا ہوں اور میں آپکا ساتھ دوں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم۔ یہ سُن کر ساری قوم اُٹھی اور حضرت ابو طالب سے کہنے لگی، اپنے بیٹے کی پیروی کرو یہ تم پر حاکم بنایا گیا ہے۔

لواء الحمد علی کے ہاتھ میں ہوگا

۵۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی سوار نہ ہوگا انصار میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے چوپائے براق پر ہوں گا اور میرا بھائی صالح اللہ کی اونٹنی عقرت پر سوار ہوگا اور میرے چچا حمزہ میری ناقہ عضباء پر سوار ہوں گے اور میرا بھائی علی جنت کے ناقوں میں ایک ناقہ پر سوار ہوگا اس کے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور ندا دے گا **لاالٰہ الا للّٰہ محمد رسول اللّٰہ** لوگ دیکھ کر کہیں گے کیا یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے تو عرش سے ایک فرشتہ اُن کو جواب دے گا اے انسانوں کے گروہ **لَیسَ هَذَا مَلَکاً مُقَرَّباً وَلَا نَبِیًّا مُرسَلاً وَلَا حَامِلَ عَرْشٍ هَذَا عَلِیُّ بْنِ اَبِیطَالِبِ** یہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل اور حامل عرش نہیں ہے یہ علی بن ابیطالب ہے۔

معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر جل پیش کیا گیا

۵۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف بلایا گیا تو جبرئیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کے قالینوں میں سے ایک قالین پر بٹھایا اس کے بعد مجھے سفر جل (بہی) دیا میں اُسکا رُخ پلٹ رہا تھا کہ وہ پھٹ گیا تو اُس میں سے ایک حُور نکلی میں نے اس سے زیادہ حسن و جمال والا کسی کو نہیں دیکھا اُس نے کہا **السلام علیک یا محمد** میں نے پوچھا تم کون ہو اُس نے جواب دیا میں راضیہ مرضیہ ہوں جبّار نے مجھے تین چیزوں سے خلق فرمایا ہے میرا نچلا حصہ مشک، درمیانی حصہ کافور اور اوپر والا حصہ عنبر سے تخلیق کیا خالق نے مجھے جنت کے پانی سے خمیر کیا پھر مجھے فرمایا ہو جا تو میں تخلیق ہوگئی اللہ تعالیٰ نے مجھے **خَلَقَنِی**

لِاَخِیْکَ وَابْنِ عَمِّکَ عَلِی بْنِ اَبِیْطَالِبِ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے بھائی اور آپ کے چچازاد علی بن ابیطالب کیلئے پیدا کیا ہے۔

حضرت ابوبکر و عمرؓ کا خواستگاری کرنا

۵۸۔ حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما حضرت فاطمہ کی خواستگاری کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے فقال انها صغيرة تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہے فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ پس جب حضرت علی نے خواستگاری کی تو آپ نے حضرت فاطمہ کا نکاح علی سے کردیا۔

ستارہواں باب:

سیّدہ کائنات کا نکاح وحی الٰہی سے طے پاتا ہے

۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اُتری جب افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے انس کیا تم جانتے ہو کہ عرش کے مالک کی طرف سے میرے پاس جبرئیل کیوں آئے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ قربان آپ کے پاس جبرئیل کیوں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا عقد علی سے کردوں۔ تم جاؤ اور ابوبکر وعمر وعثمان وطلحہ وزبیر اور اتنی ہی تعداد میں انصار کو میرے پاس بلاؤ حضرت انس نے کہا میں وہاں سے اُٹھا اور سب کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بلا کر لے آیا جب وہ سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الحمد لله المحمود بنعمة المعبود بقدرته المطاع بسلطانه

المرھوب الیہ من عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسمائہ الذی خلق الخلق بقدرتہ و میزھم باحکامہ و اعزھم بدینہ واکرمھم بنبیھم محمد تمام تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جو اپنی نعمت کی وجہ سے محمود اور اپنی قدرت کی وجہ سے معبود ہے اس کے اقتدار اور بادشاہت میں اس کی اطاعت کی جاتی ہے اُس کے عذاب سے خوف ہوتا ہے زمین اور آسمان میں اُس کا امر نافذ ہے اس نے اپنی قدرت سے ایک مخلوق کو پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے ممیّز کیا پھر انہیں اپنے دین کے ذریعہ عزت بخشی اور اُن پر اُن کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ انعام واکرام کیا پھر اللہ تعالیٰ نے مصاہرت کو یعنی سسرال والوں کو نسب سے ملایا اور اسے فرض قرار دیا اس کے ذریعہ سے رشتہ داریوں کو قائم رکھا اور اسے اپنی مخلوق کیلئے ضروری قرار دیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھُوَالَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَ صِهرًا وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا (سورہ فرقان) اور وہی اللہ جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کو خاندان اور سسرال بنادیا اور آپ کا پرودگار بہت زیادہ قدرت والا ہے اللہ تعالیٰ کا امر اس کی قضا کا باعث بنتا ہے اور یہ قضا قدر کا باعث بنتی ہے اور ہر قضا کیلئے قدر کا ہونا ضروری ہے اور ہر قدر کیلئے ایک مدت معین ہے اور ہر مدت کو کتاب میں لکھا گیا ہے یَمْحُو اللّٰهُ مَایَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورہ رعد ۳۹) اللہ جو چاہے مٹادے اور جو چاہے ثابت رکھے لوح محفوظ اُسی کے پاس ہے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کروں اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے چارسو مثقال چاندی پر کردیا ہے بشرطیکہ علی اس پر راضی ہو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں حضرت علی علیہ السلام اُس وقت موجود نہ تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو کسی کام کیلئے بھیجا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچی کھجوروں کا طبق لانے کا حکم فرمایا پھر یہ طبق ہمارے سامنے لاکر رکھ دیا گیا اور ہمیں تناول یعنی کھانے کا حکم دیا ابھی ہم کھا رہے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی تم سے کردوں میں نے چار سو مثقال چاندی کے عوض اسکا عقد تم سے کیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس پر راضی ہوں پھر حضرت علی اُٹھے اور اللہ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجا لائے جب سر سجدے سے اٹھایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کیلئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت عطا فرمائے اور تم دونوں میں برکت رکھے اور تم کو کثرت سے طیب و طاہر اولاد عطا فرمائے حضرت انسؓ نے کہا اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پوری ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان سے کثیر طیب و طاہر اولاد کو پیدا فرمایا۔

فاطمہ مجھ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے

۶۰۔ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی اُنہوں نے ایک شخص سے جس نے کوفہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے سُنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن کی بیٹی کی خواستگاری کا خواہش مند تھا جب میں نے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے تمہارے پاس کوئی شے ہے تو میں نے عرض کیا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ زرّہ کہاں ہے جو تمہیں دی تھی میں نے عرض کیا وہ میرے پاس ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اُس زرہ کے عوض تمہارا نکاح فاطمہ سے کیا اور جس رات کو حضرت فاطمہ کی رخصتی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک برتن منگوالیا جس میں پانی تھا اُس پر دم کیا پھر پانی سے چلو بھر کے ہم پر چھڑکا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم دونوں میں سے آپ کو زیادہ محبوب کون ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ مجھ کو تجھ سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھ کو فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو۔

سیّدہ کائنات کی رخصتی

۶۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ حضرت علی کے نکاح میں دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام انس فاطمہ کی رخصتی کی تیاری کرو جب عشاء کی نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑے برتن میں پانی منگوایا اور اس میں سے کچھ پانی لے کر کلی فرمائی اُس کے بعد فرمایا اے علی اس سے پانی پیو اور وضو کرو اور ایسا ہی فاطمہ سے فرمایا جب پانی پی چکے اور وضو کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دروازہ بند کیا تو حضرت فاطمہ رو پڑھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تم کیوں روتی ہو میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جس نے اسلام میں سب سے پہلے سبقت اختیار کی اور سب سے زیادہ حلم والا اور سب سے زیادہ خلق میں حسین اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

۶۲۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سیّدہ پاک نے ہر رات جو بستر بھی انہیں پیش کیا وہ مینڈھے کی کھال کا بنا ہوا ہوتا اور تکیہ چمڑے کا بنا ہوتا جس کا اندرونی حصہ کھجور کی چھال سے بھرا ہوتا۔

اٹھارہواں باب:

حکمت کی تقسیم

۶۳۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو حضرت علی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسمت الحکمة عشرة اجزاء فاعطی علی تسعة

اجزاء والناس جزء واحدا کہ حکمت کودس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس علی کونو حصے عطا ہوئے اورایک حصہ باقی لوگوں کوعطا کیا گیا۔

سیّدہ کائنات کا حق مہر

۶۴۔حضرت علی بن حسینؑ نے بیان کیا کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب کوفرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی بے شک زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اُس کا وارث بناتا ہے اوراُس نے میری طرف وحی فرمائی کہ میں فاطمہ کا نکاح تجھ سے کروں اوراُس کا حق مہر زمین کا خمس ہو فمن مشی علی الارض و هو لکم مبغض فالارض حرام علیه ان یمشی علیها. پس جوشخص زمین پراس حال میں چلے کہ تجھ سے بُغض رکھتا ہوزمین اُس پر حرام ہے کہ وہ اس پر چلے۔

رخصتی کے وقت فرشتوں کا نزول

۶۵۔حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات کو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کوحضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف رخصت کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے آگے چل رہے تھے اورحضرت جبرئیل علیہ السلام دائیں جانب اورحضرت میکائیل علیہ السلام بائیں جانب چل رہے تھے اورستر ہزار فرشتے ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے وہ اللہ کی تسبیح وتقدیس کرتے جارہے تھے حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی۔

علی اس اُمت میں سب سے بڑے عالم ہیں

۶۶۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَعْلَمُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِب میری اُمت میں میرے بعد سب سے بڑے عالم علی بن ابیطالب ہیں۔

مولا علی شہر علم کو در وازہ ہیں

۶۷۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ بَابُهَا فَلْیَاتِ عَلِیًا. میں علم کا شہر ہوں اور علی اسکا دروازہ ہے پس جو کوئی اُس شہر کے دروازے کا ارادہ کرے وہ علی کے پاس آئے۔

انیسواں باب:

علی حکمت کا دروازہ ہیں

۶۸۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا. میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

یارسول اللہ مجھے وصیت فرمائیے

۶۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اِسْتَقِمْ اللہ میرا رب ہے پھر اس پر قائم ہو جاؤ۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا میں کہا رَبِّیَ اللّٰهُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مُنِیْبُ اللہ میرا رب ہے اور مجھے وہی توفیق میسر ہے جو اللہ کی طرف سے ہے میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور مجھے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوالحسن بے شک آپ نے علم کا جام نوش کر لیا ہے اور آپ دولتِ علم سے مالا مال ہو گئے ہیں آپ کو میری طرف سے علم کی مبارک بادی قبول ہو۔

اک باب سے ہزاروں باب

۷۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ہزار باب علم کا سکھایا اور میں نے ہر باب سے ایک ہزار باب کھولا۔

حبیب دو خلیلوں کے درمیان

۷۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا جیسا کہ ابراھیم علیہ السلام کو خلیل بنایا پس جنت میں میرا محل اور ابراھیم علیہ السلام کا محل آمنے سامنے ہونگے اور علی کا محل میرے اور ابراھیم کے محل کے درمیان ہوگا مبارک ہے اس کیلئے جس کا حبیب دونوں خلیلوں کے درمیان ہے۔

حضرت عمرؓ کا قول

۷۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق سوال کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا یہ رسول اللہ کا مقام ہے اور یہ علی کا اور اس درجے میں جو شخص موجود ہے وہ اسی کے لائق ہے یعنی علی ہے۔

اے علی جنت میں تمہارا محل میرے محل کے سامنے ہوگا

۷۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحابؓ کی طرف نکلے جہاں وہ جمع تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اصحابِ محمد کیا تم نے جنت میں اپنے محل دیکھے تمہارے محل میرے محل کے قریب ہونگے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے علی تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تمہارا محل میرے محل کے سامنے ہو گا حضرت علی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں تمہارا محل میرے محل کے سامنے ہو گا۔

علی کا قبہ دو قبوں کے درمیان

۷۴۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو میرے لئے عرش کے دائیں جانب سُرخ قبہ بنایا جائے گا اور ابراھیم علیہ السلام کیلئے عرش کے بائیں جانب سبز یاقوت کا قبہ ہو گا اور ہمارے درمیان علی کیلئے قبہ ہو گا جو سفید موتیوں کا ہو گا پس اُس حبیب کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جو دو خلیلوں کے درمیان ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کی بارگاہ میں پانچ چیزوں کا سوال

۷۵۔ امام حسین علیہ السلام اپنے والد مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی میں نے اپنے رب سے پانچ چیزوں کا سوال کیا پس اُس نے وہ مجھے عطا فرمائیں اُن میں سے پہلی یہ ہے کہ میں نے اپنے ربّ سے سوال کیا جب زمین میرے لئے شگافتہ ہو اور میرے سر سے مٹی دور ہو تو آپ میرے ساتھ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا فرمائی دوسری یہ کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جب مجھے میزان کے پاس کھڑا کیا جائے اس وقت تم میرے ساتھ ہو اُس نے یہ بھی قبول فرمایا تیسری یہ کہ میں نے اپنے ربّ سے سوال کیا کہ وہ تجھے میرے علم کا حامل بنائے وہ اللہ کا سب سے بڑا جھنڈا ہے اس کے سائے تلے فلاح پانے والے اور کامیاب لوگ

جنت میں جائیں گے پانچویں یہ کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جنت میں جانے والی میری اُمت کے قائد تم ہو تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی قبول فرمایا پس میں اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جو اُس نے مجھ پر احسانات کئے ہیں۔

جب اللہ سے سوال کرو تو میرے وسیلہ سے سوال کرو

۷۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو اُس سے میرے وسیلہ سے سوال کرو حضرت ابوسعید خدریؓ نے عرض کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وسیلہ کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں میرا درجہ ہے اور یہ ہزار سیڑھیوں پر مشتمل ہے اور ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک کا فاصلہ اتنا ہے کہ ایک عمدہ گھوڑا تیزی سے چلتا ہوا ایک ماہ تک سفر کرے اور یہ سیڑھی جوہر کی ہے جوز برجد کی سیڑھی تک جاتی ہے اسے قیامت والے دن لایا جائے گا اور اِسے انبیاء کے درجے کے ساتھ نسب کر دیا جائے گا انبیاء کے درجوں اور اس درجے میں جو نسبت ہوگی وہ ایسے ہی ہے جیسے ستاروں کی چاند سے ہے اس دن کوئی نبی کوئی صدیق کوئی شہید نہ ہوگا جو یہ نہ کہے گا کہ مبارک ہو اس شخص کو جسے اس درجہ پر فائز کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی جسے انبیاء اور تمام مخلوقات سنیں گے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ ہے تو میں اس دن جنتی نور سے بنی ہوئی ایک چادر کملی کی طرح اوڑھے ہوئے آؤں گا اور مجھ پر بادشاہت کا تاج ہوگا اور کرامت و بزرگی کے جواہر سے مزین پٹکا ہوگا اور علی بن ابیطالب میرے آگے ہونگے ان کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا جس پر لکھا ہوگا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْـمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ بِاللّٰهِ اور جب ہم انبیاء کے پاس سے گزریں گے تو وہ پوچھیں گے کہ یہ دونوں کوئی مقرب فرشتے ہیں ہم نے انہیں پہچانا نہیں اور ہم نے انہیں دیکھا بھی نہیں جب ہم

فرشتوں کے پاس سے گزریں گے تو وہ کہیں گے یہ دونوں نبی ہیں مرسل ہیں یہاں تک کہ ہم اعلیٰ درجے پر پہنچ جائیں گے اور علی میرے پیچھے ہوں گے اس دن کوئی نبی اور کوئی صدیق اور کوئی شہید ایسا نہیں ہوگا جو یہ نہ کہے کہ ان دونوں بندوں کو مبارک ہو کیا عزت ہے ان دونوں کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی جسے انبیاء ،صدیقین ،شہدا اور تمام مومنین سنیں گے کہ یہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ میرے لبیب علی ہیں خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جس نے اس سے یعنی علی سے محبت کی اور تباہی ہے اس شخص کیلئے جس نے ان سے بُغض رکھا اور ان پر جھوٹ بولا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی اس دن تیرے دوستوں سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہیں رہے گا کہ جس کے چہرے پر یہ کلام سُن کر راحت نہ ہوگی اور اس کا چہرہ روشن نہ ہوگا اور اس کا دل خوش نہ ہوگا اور جس شخص نے تجھ سے عداوت رکھی ہوگی اور تجھ سے جنگ کی ہوگی اُس کا چہرہ سیاہ ہوگا اور اسکے قدم لغزش کھائیں گے میں ابھی اِسی کیفیت میں ہوں گا کہ میرے پاس دو فرشتے آئیں گے ان میں سے ایک کا نام رضوان ہوگا جو خازنِ جنت ہے اور دوسرا مالک ہوگا جو خازنِ جہنم ہے پس رضوان میرے قریب آکر کہے گا اے احمد آپ پر سلام ہو میں کہوں گا اے فرشتے تم پر بھی سلام ہو تم کون ہو تمہارا چہرہ کتنا خوبصورت ہے اور تمہاری خوشبو کتنی اچھی ہے وہ عرض کرے گا میں رضوان خازنِ جنت ہوں اور یہ جنت کی چابیاں ہیں جنہیں رب العزت نے آپ کی طرف بھیجا ہے پس اے احمد آپ اسے لے لیجئے میں کہوں گا میں نے اپنے رب کی طرف سے یہ قبول کیا اس کیلئے حمد ہے جس نے مجھے یہ فضیلت عطا فرمائی اور میں وہ چابیاں اپنے بھائی علی بن ابیطالب کو دے دوں گا پھر رضوان واپس چلا جائے گا اور ملک قریب آئے گا کہے گا اے احمد آپ پر سلام ہو میں کہوں گا تم پر بھی سلام ہو اے فرشتے تم کون ہو کتنا قبیح تمہارا چہرہ ہے اور کتنا ناپسندیدہ تیرا نظارہ ہے وہ کہے گا میں مالک خازنِ جہنم ہوں اور یہ جہنم کی چابیاں ہیں انہیں رب العزت نے آپ

کیلئے بھیجا ہے اے احمد انہیں قبول فرمائیے میں کہوں گا میں نے انہیں قبول کیا اپنے رب کی طرف سے پس اس کیلئے حمد ہے جو اس نے مجھے فضیلت دی میں وہ چابیاں اپنے بھائی علی بن ابیطالب کو دوں گا پھر مالک واپس چلا جائے گا پس علی آئیں گے کہ ان کے پاس جنت کی چابیاں اور جہنم کی کنجیاں ہوں گی یہاں تک کہ وہ جہنم میں ایک مقام پر کھڑے ہوں گے حالانکہ اس کے شعلے بھڑک رہے ہونگے اس کی سانس کی آواز بلند ہوگی اور اس کی گرمی شدید ہوگی اور علی اس کی لگام پکڑیں گے تو جہنم عرض کرے گی اے علی مجھے چھوڑ دیجیے آپ کے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے تو علی اسے فرمائیں گے اے جہنم ٹھنڈی ہو جا اس شخص کو پکڑ لے اور اسے چھوڑ دے اُسے پکڑ لے یہ میرا دشمن ہے اور اِسے چھوڑ دے یہ ہمارا ولی ہے اس دن جہنم مولا علی کی اطاعت میں اتنی شدید ہوگی کہ جتنی ایک غلام اپنے مالک کی اطاعت کرتا ہے اس سے بھی زیادہ اطاعت گزار ہوگی کہ ملک اگر چاہے تو غلام کے ساتھ احسان کرنے والا معاملہ فرمائے اور اگر چاہے تو اس کے ساتھ خوشی والا معاملہ کرے اس دن جہنم کو مولا علی جو بھی حکم دیں گے وہ شدید فرمانبرداری میں ہوگی پوری مخلوق کے بارے میں۔

بیسواں باب:

علی نبی کا بہترین بھائی ہے

۷۷۔ حضرت ابو جعفر اپنے آباء اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے نورانی رفرف پر لے جایا گیا اس کے بعد مجھے نور کے حجاب کی طرف لے جایا گیا پھر جو اللہ نے چاہا مجھ پر وحی فرمائی جب میں واپس لوٹنے لگا تو پردے کے پیچھے منادی نے ندا دی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا باپ ابراہیم ایک بہترین باپ ہے اور تیرا بھائی علی ایک بہترین بھائی ہے پس تم اسکو خیر کی وصیت کردو۔

۷۸۔ مسلم بن خالد نے کہا میں نے حضرت جعفر بن محمد سے سُنا انہوں نے اپنے باپ انہوں نے اپنے جد انہوں نے مولا علی علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھیے خدا کی قسم یہ کرامت نہ کسی مقرب فرشتے نے اور نہ ہی کسی نبی مرسل نے پائی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کلام فرمایا جو اس نے چاہا جب میں واپس لوٹا تو حجاب کے پیچھے دے آواز دینے والے نے مجھے آواز دی تمہارا باپ ابراہیم بہترین باپ ہے اور تمہارا بھائی علی ایک بہترین بھائی ہے پس تم اُن کو خیر کی وصیت کردو۔

اصحاب کے درمیان مواخات قائم کرنا

۷۹۔ حضرت ابی امامہؓ نے کہا کہ جب نبی علیہ السلام نے لوگوں کے درمیان اخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو اپنے اور حضرت علی کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔

اے علی تو میرا بھائی اور میرا وارث ہے

۸۰۔ حضرت زید بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے اُن کی مسجد میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فلاں آدمی کہاں ہے فلاں آدمی کہاں ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو دیکھا مگر اُن کو موجود نہ پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی طرف کسی کو بھیجا جب وہ آگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا میں تم میں جو حدیث بیان کروں اُس کو یاد کرلو اور میرے بعد اُس کو دوسروں سے بیان کرنا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے مخصوص لوگوں کو چُنا پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج) اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں رسولوں کو اور لوگوں سے۔ اور تم میں سے

جس کو پسند فرمایا اُس کو چُن لیا میں تمہارے درمیان مواخات یعنی بھائی چارہ قائم کرنا چاہتا ہوں جسطرح اللہ نے فرشتوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ اے ابوبکر اُٹھو اور میرے سامنے آؤ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُكَ خَلِيلًا فَأَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ قَمِيْصِي مِنْ جَسَدِيْ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو تجھے خلیل بناتا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو میری قمیض کو میرے جسم سے ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اس کے بعد فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تم قریب آؤ پس وہ آپ کے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوحفص جب مجھ پر سخت حالات تھے تو میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ تمہارے یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ سے اسلام کو عزت عطا فرمائے پس یہ شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا اور میں ان دونوں سے اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں تم میرے ساتھ جنت میں اس امت میں سے تین سے تیسرے ہو گے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بُلایا فرمایا اے اباعمرو قریب آؤ حضرت عثمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنا قریب آئے حتیٰ کہ اُن کے گھٹنے نبی علیہ السلام کے گھٹنوں سے مل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر کی اور تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے سبحان اللہ العظیم اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اُن کی چادر ڈھیلی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اکٹھی کر کے اسے باندھ دیا پھر فرمایا اپنی چادر دونوں کناروں کو اپنے سینے پر جمع کر کے رکھو پھر فرمایا تیری آسمان والوں میں بڑی شان ہے اور تم میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو گے اور تیری رگوں سے خون بہایا جائے گا پس میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا تم کہو گے فلاں بن فلاں نے پس آسمان سے ھاتف کی آواز آئی جان لو بے شک عثمان ہر مخذول پر امیر ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ

عنہ کو بلایا ارشاد فرمایا اے اللہ کے امین قریب آؤ تمہارا نام آسمانوں میں امین ہے اللہ تعالیٰ نے وہ جو تیرے لئے ہے حق کے ساتھ تجھے مسلط کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرے لئے ایک دعا ہے اگر تو وہ کرے گا تو تجھے ضرور ملے گا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دعا آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمان تو نے مجھے امانت سونپی ہے اللہ تعالیٰ تیرے مال کو کثیر کرے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے اور حضرت عثمان کے درمیان مواخات قائم کی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کو بلایا فرمایا تم دونوں میرے قریب آؤ پس وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تم میرے حواری ہو جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمار تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا پھر اُن کے اور حضرت سعدؓ کے درمیان مواخات قائم فرمائی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عویمہ بن زید ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بلایا پس ارشاد فرمایا اے سلمان تم ہم اہلبیت سے ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہلا اور آخری علم اور پہلی کتاب اور آخری کتاب کا علم عطا فرمایا ہے پھر فرمایا اے ابو درداء اللہ تمہیں ہدایت دے انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم ان سے نقد وصول کرو گے تو یہ بھی تم سے نقد وصول کریں گے اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو یہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگ جاؤ گے تو یہ تمہیں پکڑ کر لائیں گے پس انہیں ان کی اس عزت افزائی کا بدلہ دینا جو انہوں نے

تمہاری غریبی کے دن کی ہے اور جان لو کہ جزاء تمہارے سامنے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرما دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں کو دیکھا اور فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلو کہ تم لوگ پہلے لوگ ہو گے جو میرے حوض پر وارد ہوں گے اور اعلیٰ کمروں میں ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ارشاد فرمایا تمام تعریفیں اُس ذات کیلئے ہیں جس نے گمراہی سے ہدایت دی اور گمراہی کا لباس اسے پہنایا جسے واجب تھا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ جب میں نے آپ کو اپنے علاوہ اپنے اصحاب سے مواخات کرتے دیکھا تو میری روح چلی گئی اور کمر ٹوٹ گئی کہ اگر یہ تاخیر مجھ پر ناراضگی کی وجہ سے ہے تو آپکی رضا مندی اور بزرگی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ میں نے صرف تمہیں اپنے لئے موخر کیا ہے اور تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ کی وراثت کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ سے پہلے انبیاء کی وراثت تھی حضرت علی نے عرض کیا وہ کیا تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُن کے رب کی کتاب اور ان کے نبیوں کی سنت یعنی طریقہ اور تم میرے ساتھ جنت میں میرے محل میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہو گے اور تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقَابِلِیْنَ (الصافات ۴۴)

جنت کے باغوں میں تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے ہونگے۔

اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے

۸۱۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو اُن کی آنکھیں اشکبار تھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم کیا مگر میرے اور کسی کے درمیان مواخات قائم نہیں کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنْتَ اَخِیُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔

تُو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں

۸۲۔سماک بن حرب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ لوگ مجھے علی پر سب وشتم کی دعوت دیتے ہیں تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے علی پر سب وشتم کرنے سے کس چیز نے روکا سماک نے کہا اُن کی کنیت ابوتراب نے۔ کہا کہ اللہ کی قسم علی کو ابوتراب سے بڑھ کر کوئی کنیت پسند نہ تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو اُن کے اور کسی کے درمیان مواخات قائم نہ کی تو وہ غصے سے نکل گئے حتی کہ ریت پر سو گئے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اُٹھ اے ابوتراب اور مٹی کو اُن کی کمر سے جھاڑا اور فرمایا تو نے غصہ کیا کہ میں نے لوگوں کو باہم ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور تجھ کو کسی بھائی نہیں بنایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنْتَ اَخِیُ وَاَنَا اَخُوْکَ تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں۔

اکیسواں باب:

صحابہ کرامؓ کی باہمی مواخات

۸۳۔ حضرت زید بن اوفیؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مسجد مدینہ میں گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے فلاں آدمی کہاں ہے فلاں شخص کہاں ہے اُن کو نہ پا کر اُن کے پیچھے کسی کو بھیجا کہ وہ انہیں بلا لائیں جب وہ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم سے جو حدیث بیان کروں تم اُس کو محفوظ کر لو اور اُس کو میرے بعد بیان کرنا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے مخصوص لوگوں کو چُن لیا اس کے بعد فرمایا اَللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور انسانوں سے رسولوں کو چُن لیا اور ان کو جنت میں داخل کیا اور میں تم سے چُنا گیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان بھائی چارہ قائم کروں جسطرح اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اے ابو بکر اُٹھو وہ اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو تجھے بناتا پس تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو میری قمیض کو میرے جسم کے ساتھ ہے زید نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے ہوئے اپنی قمیض کو اپنے ہاتھ سے حرکت دی پھر فرمایا اے عمر قریب آؤ پس وہ قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو حفص جب مجھ پر سخت حالات آئے تو میں نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے ذریعہ سے یا ابو جہل کے ذریعہ سے دین کو عزت دے پس اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعہ سے عزت دی اور میں نے اللہ تعالیٰ کیلئے اس کو محبّ جانا تم اس اُمت میں تین میں سے تیسرے ہو جو میرے ساتھ ہو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان مواخات قائم فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن عفانؓ کو بلایا اور فرمایا ابو عمرو قریب آؤ حضرت عثمانؓ آپکے اتنا قریب آئے کہ اُن کے گھٹنے رسول اللہ کے گھٹنوں

سے مل گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا اور تین مرتبہ یہ کلمات کہے سبحان اللہ العظیم پھر حضرت عثمان کی طرف دیکھا اُن کی چادر ڈھیلی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اکٹھی کر کے اُسے باندھ دیا اس کے بعد فرمایا اپنی چادر کے دونوں کناروں کو اپنے سینے پر جمع کر کے رکھو بے شک اہل آسمان میں تمہاری اک شان ہے تم اُن میں سے ہو جو مجھ پر حوض کوثر پر وارد ہونگے۔ تیری رگوں سے تیرا خون بہایا جائے گا پس میں کہوں گا تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا تم کہو گے فلاں بن فلاں نے پس آسمان سے ھاتف نے آواز دی اور وہ جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی کہ جان لو بے شک عثمان تمام مخذول کا امیر ہے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمان بن عوفؓ کو بلایا فرمایا اے اللہ کے امین قریب آؤ تمہارا آسمان میں امین نام ہے حق کے ساتھ جو تیری ملکیت میں ہے اللہ نے تجھے اس پر مسلط کیا ہے اور تمہارے لئے میرے ہاں ایک دعا ہے اور حضرت عثمان اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت طلحہ وزبیرؓ کو بلایا فرمایا میرے قریب آؤ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میرے حواری ہو جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو بلایا اور فرمایا اے عمار تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا پھر ان دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو درداء اور حضرت سلیمان فارسیؓ کو بلایا اور فرمایا اے سلمان تم اہلبیت سے ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے علم اوّل اور علم آخر اور کتابِ اوّل اور کتاب آخر کا علم عطا کیا ہے اس کے بعد فرمایا اے ابو درداء جان لو اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم نقد وصول کرو گے تو یہ بھی تم سے نقد

وصول کریں گے اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو یہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگ جاؤ گے تو یہ تمہیں پکڑ کر لائیں گے پس انہیں ان کی اس عزت افزائی کا بدلہ دینا جو انہوں نے تمہاری غریبی کے دن کی ہے اور جان لو کہ جزاء تمہارے سامنے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں کو دیکھا اور فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لو کہ تم لوگ پہلے لوگ ہو گے جو میرے حوض پر وارد ہو گے اور تم اعلیٰ کمروں میں ہو گے پھر آپ صلی اللہ نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا تمام تعریفیں اُس ذات کیلئے ہیں جس نے گمراہی سے ہدایت دی اور گمراہی کا لباس اسے پہنایا جیسے واجب تھا تو حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ جب میں نے اپنے علاوہ آپ کو اپنے اصحاب کے ساتھ مواخات کرتے دیکھا تو میری تو روح چلی گئی اور کمر ٹوٹ گئی اگر یہ تاخیر مجھ پر ناراضگی کی وجہ سے ہے تو آپ کی رضامندی اور بزرگی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معبوث فرمایا کہ میں نے صرف تمہیں اپنے لئے موخر کیا ہے اور تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تم میرے بھائی اور میرے وارث ہو حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی وراثت کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو وراثت مجھ سے پہلے انبیاء کی تھی حضرت علی نے عرض کیا انبیاء کی وراثت کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت یعنی طریقہ اور تم میرے ساتھ میرے محل میں جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہو گے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی فِیْ جَنّٰتِ نَعِیْمٍ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (الصافات ۴۳،۴۴) نعمتوں والی جنت میں تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہونگے۔

کلام مولّف

۸۴۔ میں کہتا ہوں کہ میرے مطالعہ میں چند اشعار گزرے ہیں جن میں امیر المومنین کی تعریف کی گئی ہے پس یہ روشن فضیلت آپ کے ساتھ خاص ہے اور یہ تعریف آپ کے لائق ہے اور لمبی مدت تک ہے اور صلوۃ وسلام ہو اُس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کا نام رکھا اور ولی بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کا مبارک نام وصی و ولی رکھا پس اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم ہے یہ کہنے والے کیلئے کیا خوبصورت قول ہے اور وہ اس لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی سخاوت و رحمت کے خزانوں میں سے اس پر کچھ برسائے اور وہ اشعار یہ ہیں

مابعد قول نبی اللّٰہ انت اخی — من مطلب دونہ مطل و لا علل
اثنی علیک لدن شافھت حضرتہ — وبانت الکتب لما بانت الرسل
مجددا فیک امرا لا یخص بہٖ — سوال کل جدیہ عندہ سمل
لقد احلک اذا اخاک منزلۃ — لا المشتری طامع فیھا ولا زحل
جلت صفاتک عن قول یحیط بھا — حتی استوی شاعر فیھا و منتحل
مناقب فی اقاصی الارض قد شھرت — فما اعتری مطنباً فی وصفھا خجل

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس فرمان کہ تُو میرا بھائی ہے کے بعد جو بلندی مقام ملا ہے وہ بغیر کسی (دنیاوی) مقصد کے ہے اور نہ ہی اس کے کوئی اسباب ہیں آپ کی تعریف اس بارگاہ میں بھی کی گئی جس میں بالمشافہ آمنے سامنے مشاہدہ فرمایا جہاں کتابوں کو اس وقت فضیلت ملی جبکہ انبیاء علیھم السلام کو فضیلت ملی آپ کے بارے میں تحقیق کرنے والا کوئی ایسا سوال نہیں کر سکے گا جو آپ کے لائق ہو گویا اس معاملہ میں شرمندگی اٹھانا پڑے گی آقا علیہ السلام نے آپ کو ایسی بلندی مقام عطا فرمایا جب آپکو بھائی بنایا کہ جس مقام کی خواہش نہ تو مشتری سیارے کو تھی اور نہ ہی زحل سیارے کو آپ کی صفات بڑی ہیں کسی قول سے جو آپ کی صفات کا احاطہ کر سکے یہاں تک کہ اِن صفات کے

بارے میں شاعر بھی برابر ہیں اور کلام کو منسوب کرنے والے بھی (یعنی وہ آپ کی صفات کا احاطہ شعروں میں نہیں کر سکتے) آپ یعنی مولا علی علیہ السلام کے مناقب زمین کے دور کناروں تک مشہور ہیں پس جو آپ کی تعریف کیلئے کسی بہت تعریف کرنے والے شخص نے بھیک مانگ کر تعریف کی اس میں بھی شرمندگی ہوئی۔

علیؑ مثلِ ہارون ہیں

۸۵۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی سے فرمایا کہ تُو مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۸۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی سے فرمایا اَنتَ مِنِیّ بِمَنزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا لَا نَبِیَ بَعْدِیْ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسی علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۸۷۔ مولا علی کرم اللہ وجہہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا تو حضرت جعفرؓ کو بلایا اور انہیں مدینہ میں بطور خلیفہ رہنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے بعد پیچھے نہیں رہوں گا مولا علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بُلایا اور میرے لئے ارادہ فرمایا کہ میں بولنے سے پہلے ہی خلیفہ بن جاؤں تو مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں رونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے علی تجھے کس چیز نے رُلایا ہے تو میں نے عرض کی یا

رسول اللہ مجھے ایک خصلت کے علاوہ کئی باتوں نے رُلایا ہے کہ کل قریش کہیں گے کہ اپنے چچازاد بھائی کے پیچھے رہ جانے کی کتنی جلدی تھی اور مدد چھوڑ دی مجھے ایک اور بات نے رُلایا ہے میں چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیلئے اپنے آپ کو پیش کروں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئاً يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَا الْمُحْسِنِيْنَ (التوبہ ۱۱۹،۹) اور نہیں قدم رکھتے کہیں جس سے کہ خفا ہوں کافر اور نہ چھینتے ہیں دشمن سے کوئی چیز مگر لکھا جاتا ہے اُن کے واسطے اُس کے بدلے نیک عمل بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ میں چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا یہ کہنا کہ قریش والے کہیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کی کتنی جلدی تھی اور مدد چھوڑنے کی تو بے شک تمہارے سامنے میرا نمونہ ہے کہ قریش نے مجھے جادوگر اور جھوٹا کہا اور تیرا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنا ہے تو کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے اس درجہ میں ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہم السلام سے حاصل ہے سوائے اس کے میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تیرا یہ کہنا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کروں گا تو مرچوں کے کچھ ڈھیر ہیں جو کہ ہمارے پاس یمن سے آئے ہیں اسے بیچ لو اور اس مال سے تم اور فاطمہ نفع حاصل کرو۔

۸۸۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اَلَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِ لَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى اِلَّا النُّبُوَّةَ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مجھ وہی نسب رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے نبوت کے۔

۸۹۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ھارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اے علی تم دنیا میں بھی سردار اور آخرت میں بھی سردار ہو

۹۰۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کی طرف دیکھا پس فرمایا اَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا سَیِّدٌ فِی الْاٰخِرَةِ مَنْ اَحَبَّکَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَحَبِیْبُکَ حَبِیْبُ اللّٰهِ وَ مَنْ اَبْغَضَکَ اَبْغَضَنِیْ وَبَغِیْضُکَ بَغِیْضُ اللّٰهِ فَالْوَیْلُ اَبْغَضَکَ تم دنیا و آخرت میں سردار ہو جس نے تجھ سے محبت کی پس اُس نے مجھ سے محبت کی تمہارا محبوب اللہ کا حبیب ہے اور جس نے تجھ سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور تیرا غصہ اللہ کا غصہ ہے اور ہلاکت جھنم ہے اُس کیلئے جس نے تجھ سے بُغض کیا۔

بائیسواں باب:

خوش قسمت اور بد بخت کی پہچان

۹۱۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی سے فرماتے ہوئے سُنا یَا عَلِیُّ طُوْبٰی لِمَنْ اَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِیْکَ وَوَیْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِیْکَ اے علی خوشخبری ہے اُس کے لئے جس نے تجھ سے محبت کی اور تیری تصدیق کی اور ہلاکت ہے اُس کیلئے جس نے تجھ سے بُغض کیا اور تجھے جھٹلایا۔

مومن ومنافق کی پہچان

۹۲۔ حضرت عبداللہ بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سُنا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کیا لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ کہ سوائے مومن کے تجھ سے کوئی محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے کوئی بُغض نہیں رکھے گا۔

۹۳۔ حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے قسم ہے جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور موجودات کو پیدا فرمایا کہ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کیا کہ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ کہ مجھ سے سوائے مومن کے کوئی محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے بُغض نہیں کرے گا۔

محبتِ رسول ﷺ میں سچا وہ ہے جو علی سے محبت کرے

۹۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ عَلِیَّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیَّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰهَ وَمَنْ اَبْغَضَ اللّٰهَ فَقَدْ اَدْخَلَهُ النَّارَ جس نے مجھ سے محبت کی پس اُسے چاہیے کہ وہ علی سے محبت کرے اور جس نے علی سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا اور جس نے مجھ سے بُغض کیا اُس نے اللہ سے بُغض کیا اور جس نے اللہ سے بُغض کیا اُس کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

مومن اور منافق کی خبر

۹۵۔ حضرت زرّ بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم

اللہ وجہہ سے سُنا آپ نے فرمایا وہ جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور موجودات کو پیدا فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا اَنَّـہٗ لَا یُـحِبُّکَ اِلَّا مُـؤمِـنٌ وَلَا یُبْـغِـضُـکَ اِلَّا مُـنَـافِقٌ کہ تجھ سے سوائے مومن کے کوئی محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے بُغض نہیں کرے گا۔

ایسا شخص جھوٹا ہے

۹۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا یَاعَلِیُّ مَنْ زَعَمَ اَنَّہٗ یُحِبُّنِیْ وَھُوَ یُبْغِضُکَ فَھُوَ کَذَّابٌ اے علی جو یہ خیال کرے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور تجھ سے بُغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے۔

بے شک محمدؐ مرسلین اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں

۹۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کے دن میرے لئے منبر نصب کیا جائے گا تو مجھے کہا جائے گا آپ منبر پر تشریف فرما ہوں پس میں منبر پر بیٹھوں گا اس کے بعد منادی آواز دے گا علی کہاں ہیں اِنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اَنَّ عَلِیًّا سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ" بے شک محمد مرسلین کے سید و سردار ہیں اور بے شک علی وصیوں کے سید و سردار ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم میں سے یعنی انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد کون ہے جو مولا علی سے بُغض رکھے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انصاری بھائی اس سے قریش میں صرف زانی بُغض رکھے گا اور انصار میں صرف یہودی اور عرب سے صرف وہ شخص جس کے باپ کا پتہ نہ ہو گا اور دوسرے سارے لوگوں میں صرف شقی یعنی بد بخت ہی علی سے بُغض رکھے گا۔

امام شافعی مطلبیؒ کی نشان دہی

۹۸۔ ربیع بن سلمان کہتے ہیں میں نے امام شافعیؒ سے عرض کیا کہ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اہل بیت کی فضیلت سن کر صبر نہیں کر پاتے اور جب کوئی ان کا ذکر کرنا چاہے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ رافضی ہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھے۔

اذا فی مجلس ذکر و اعلیا	وسبطیه و فاطمه الزکیة
فاجری بعضهم ذکری سواهم	فا یقن انه ابن سلقلقیة
ازا ذکر و اعلیا او بنیه	تشاغل بالروایات الدنیة
وقال تجاو زوا یا قوم هذا	فهذا من حدیث الرافضیة
برات الی المهیمن من اناس	یرون الرفض حب الفاطمیة
علی آل الرسول صلاة ربی	و لعنته لتلک الجاهلیة

جب کسی محفل میں مولا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمہ ذکیہ سلام اللہ علیہا اور اُن کے دو بیٹوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو بعض لوگ دوسروں کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں پس میں یقین کر لیتا ہوں کہ بے شک یہ رنڈی کی اولاد ہیں جب حضرت مولا علی اور آپ کے فرزندوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو کچھ لوگ خسیس روایات میں مشغول ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے قوم اس بات کو چھوڑ دو یہ رافضیوں کی باتیں ہیں میں ایسے لوگوں سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اور اُن کی اولاد کی محبت کو رفض خیال کرتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر میرے ربّ کا درود نازل ہو اور ان جاہلوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

امام ابوالحسن علی بن احمد واحدیؒ کا شعر

۹۹۔ امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی نے کہا کہ اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں میرا پُرانا شعر ہے۔

رھط الرسول علیکم صلواتی — مترادف بکرة واصیلا
فستشفعون لذی جرائم انہ — احی الرجاء و صدق التامیلا

اے رسول معظم کے گروہ (اہلبیت) تم پر میری طرف سے درود ہو تمام ملتے جلتے معانی والے صبح وشام جو گناہ گاروں کی سفارش کرتے ہیں اُن کی شان یہ ہے کہ انہوں نے امید کو زندہ کیا اور امیدوں کو سچا کیا۔

زینتِ ابرار

۱۰۰۔اصبغ بن نباتہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَاعَلِیُّ اِنَّ اللّٰہَ قَدْزَیَّنَکَ بِزِیْنَةٍ لَمْ یُزَیِّنِ الْعِبَادَ بِزِیْنَةٍ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْھَا وَھِیَ زِیْنَةُ الْاِبْرَارِ عِنْدَاللّٰہِ وَھِیَ الزُّھْدَ فِی الدُّنْیَا فَجَعَلَکَ لَا تَرْزَءُ مِنَ الدُّنْیَا شَیْئًا وَلَا تَرْزَءَ الدُّنْیَا مِنْکَ شَیْئًا وَوَھَبَ لَکَ حُبُّ الْمَسَاکِیْنَ فَجَعَلَکَ تَرْضَی بِھِمْ اِتِّبَاعًا وَیَرْضَوْنَ بِکَ اِمَامًا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی زینت سے مزین کیا ہے جس سے بندوں کو ایسی زینت سے مزین نہیں کیا جو اُسے سب سے زیادہ پسند ہو وہ اللہ کے نزدیک ابراروں کی زینت ہے اور وہ دنیا میں زُہد اختیار کرنا ہے پس تجھ کو ایسا بنایا ہے کہ تجھے دنیا سے دنیا کو تجھ سے کوئی چیز نہیں ملی تجھ کو مسکیون کی محبت دی گئی ہے اور تجھ کو ان کے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے اور ان کو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے۔

تیئیسواں باب:

علی پاک اماموں کے باپ ہیں

۱۰۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض باغات میں گیا مولا علی علیہ السلام کا ہاتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا پس ہم کھجور کے ایک درخت کے پاس سے گزرے تو کھجور کے درخت سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ أَبُو الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے سردار ہیں اور یہ علی اوصیاء کے سردار اور آئمہ طاہرین کے باپ ہیں۔ پھر ہم ایک اور کھجور کے درخت کے پاس سے گزرے کھجور کے درخت سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللّٰهِ یہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ علی سیف اللہ ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی طرف ملتفت ہوئے اور فرمایا اے علی ان کھجور کا نام صیحانی ہے اُس دن سے اس کھجور کا نام صیحانی ہے۔

چوبیسواں باب:

سب سے پہلے مومن ومصدق علی ہیں

۱۰۲۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سُنا اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يُّصَافِحُنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَنْتَ الْفَارُوْقُ الَّذِيْ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاَنْتَ يَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الظُّلْمَةِ. تم پہلے ہو جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور تم پہلے ہو جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرو گے اور تم فاروق ہو جس نے سب سے پہلے حق اور باطل کے درمیان فرق کیا اور تم

مسلمانوں کے یعسوب ہو اور مال ظالموں کا یعسوب یعنی سردار ہے۔

علی صدیق الاکبر اور فاروق ہیں

۱۰۳۔ حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علیؑ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سُنا اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یُّصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَنْتَ صِدِّیْقُ الْاَکْبَرُ وَاَنْتَ الْفَارُوْقُ الَّذِیْ یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکُفَّارِ. تم پہلے آدمی ہو جو مجھ پر ایمان لائے اور تم پہلے آدمی ہو جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرو گے اور تم صدیق الاکبر ہو اور تم فاروق ہو جس نے سب سے پہلے حق اور باطل میں فرق کیا اور تم مسلمانوں کے یعسوب ہو اور مال کفار کا یعسوب یعنی سردار ہے۔

پچیسواں باب:

علی مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ہیں

۱۰۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مَرْحَبًا بِسَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ مرحبا اے مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام۔

علی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے

۱۰۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَا عَلِیُّ اِنَّکَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَتَدْخُلُهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ اے علی تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور تم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے۔

تین چیزوں کا بیان

۱۰۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی تجھے تین چیزیں ایسی عطا ہوئی ہیں جو مجھے عطا نہیں ہوئیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی ہیں آقا علیہ السلام نے فرمایا میرے جیسا سُسر تجھے عطا ہوا ایسا مجھے عطا نہیں ہوا، تجھے فاطمہ جیسی زوجہ عطا ہوئی مجھے ایسی زوجہ عطا نہیں ہوئی اور تجھے حسن و حسین جیسے بیٹے عطا ہوئے۔

علی سیّد المومنین وامام المتقین وقائد الغرالمحجلین ہیں

۱۰۷۔ عبداللہ بن عکیم الجھنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شب اسریٰ میں مجھے تین چیزوں کی وحی فرمائی اِنَّـهُ سَيِّـدُ الْـمُـوْمِنِيْنَ وَ اِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. کہ وہ یعنی علی مومنین کے سردار اور متقیوں کے امام اور سفید پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

چھبیسواں باب:

علی ہدایت کا جھنڈا ہیں

۱۰۸۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ابی برزہ اسلمی کی طرف بھیجا پس میں نے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا اے ابو برزہ بے شک اللہ ربّ العالمین نے علی کے متعلق مجھ سے عہد کیا اِنَّـهُ رَايَةُ الْهُدٰى وَمَنَارُ الْاِيْمَانِ وَاِمَامُ اَوْلِيَائِي وَنُوْرُ جَمِيْعَ مَنْ اَطَاعَنِيْ بے شک علی ہدایت کا پرچم اور ایمان کی نشانی اور میرے اولیاء کا امام اور اُن سب کیلئے جو میری اطاعت

کریں گے کیلئے نور ہے۔ اے ابو برزہ علی کل قیامت کے دن میرے ربّ کے خزانوں کی چابیوں کا امین ہے اور روز قیامت میرا علمبر دار ہے۔

ستائیسواں باب:

علی امیر المومنین ہیں

۱۰۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس مجھے وضو کراؤ حضرت انس کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے دو رکعت ادا فرمائیں اُس کے بعد فرمایا یَا اَنَسُ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ عَلَیْکَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَ خَاتَمُ الْوَصِیِّیْنَ. اے انس اس دروازہ سے جو سب سے پہلے داخل ہو کر تیرے پاس آئے گا وہ امیر المومنین اور سفید پیشانی والوں کا قائد اور اوصیا کا خاتم ہوگا۔ حضرت انس کہتے ہیں میں نے سوچا اے اللہ وہ آدمی انصار سے ہو اتنے میں اچانک حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس کون ہے میں نے عرض کیا علی ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشی سے اُٹھے اور حضرت علی سے بغل گیر ہوئے پھر اُن کے چہرہ کا پسینہ اپنے چہرے پر ملا اور اپنے چہرے کا پسینہ اُن کے چہرے پر مَلا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے نہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے کس چیز نے روکا ہے میں ایسا نہ کروں تو میری طرف سے قرض ادا کرے گا تُو میری آواز سُنائے گا اور میرے بعد لوگوں کے درمیان اختلاف کو دُور کرے گا۔

اٹھائیسواں باب:

علی خاتم الاوصیاء ہیں

۱۱۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتِمُ الْاَوْصِیَاءِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ میں انبیاء کا خاتم ہوں اور اے علی تو قیامت تک اوصیاء کا خاتم ہے۔

علی ھادی ہیں

۱۱۱۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِ نَفْسِہٖ ثُمَّ وَضَعَھَا عَلٰی یَدِ عَلِیٍّ وَیَقُوْلُ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (سورہ رعد) بے شک آپ ڈرانے والے ہیں اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اسکے بعد اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا ہر قوم کیلئے ھادی ہے۔

۱۱۲۔ حضرت عبداللہ ان عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (الرعد) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا الْمُنْذِرُ وِعَلِیٌّ الْھَادِیْ وبِکَ یَا عَلِیُّ یَھْتَدِی الْمُھْتَدُوْنَ بَعْدِیْ۔ میں منذر یعنی ڈرانے والا ہوں اور علی ھادی ہے اور اے علی میرے بعد تیرے ساتھ ہدایت پانے والے ہدایت پائیں گے۔

انتیسواں باب:

علی کا گوشت میرا گوشت اور علی کا خون میرا خون ہے

۱۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ علی بن ابیطالب ہے لَحْمُہٗ لَحْمِیْ وَدَمُہٗ دَمِیْ وَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کو

موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔اے ام سلمہ یہ علی امیر المومنین ہے سید المسلمین مسلمانوں کا سردار ہے اور میرا وصی ہے یہ میرے علم کا صندوق اور میرا دروازہ ہے جس سے داخل ہوا جاتا ہے یہ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے یہ مقام اعلیٰ میں میرے ساتھ ہوگا یہ قاسطین زیادتی کرنے والوں سے ناکثین بیعت توڑنے والوں سے اور مارقین حق سے نکل جانے والوں کو قتل کرے گا۔

تیسواں باب:

علی میرے اولیاء کا امام ہے

۱۱۴۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی کے متعلق مجھ سے پکا عہد کیا پس میں نے عرض کیا اے رب مجھے وہ عہد بتایئے اللہ نے فرمایا سنو میں نے عرض کیا میں سُن رہا ہوں اللہ نے فرمایا بے شک علی ہدایت کا پرچم ہے میرے اولیاء کا امام ہے اور میرے اطاعت گزاروں کیلئے نور ہے اور وہ ایسا کلمہ ہے جس کو متقین نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے جس نے اس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اسے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا پس اس بات کی اُس کو بشارت دے دیں میں نے علی کو خوشخبری دی تو اُنہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ کا بندہ ہوں اگر وہ مجھے عذاب دے گا تو یہ بات میرے گناہ کی وجہ سے ہوگا اللہ تعالیٰ مجھ سے اس بات کو پورا کرائے جس کی مجھے بشارت دی ہے تو اللہ مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ علی کے دل کو بزرگ بنا اور علی کو ایمان کا سرسبز مقام دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا کر دیا ہے پھر فرمایا میں نے علی کو مصائب اور امتحان کے ساتھ مخصوص کیا ہے میں نے عرض کیا اے میرے رب علی تو میرا بھائی اور میرا وصی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات میرے قضا و قدر میں پہلے گزر چکی ہے کہ وہ ضرور امتحان اور تکلیف میں مبتلا ہوگا۔

سات باغوں سے گزرنا

۱۱۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض رستوں میں تھا پس ہم ایک باغ میں پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باغ کتنا خوبصورت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیا خوبصورت ہے جنت میں تیرے لئے اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہو گا پھر ہم دوسرے باغ میں پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باغ کتنا خوبصورت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں اس سے بڑھ کر تیرے لئے خوبصورت باغ ہو گا پھر ہم ایک اور باغ میں پہنچے تو میں نے عرض کیا یہ باغ سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے لئے اس سے بھی زیادہ خوبصورت وحسین باغ جنت میں ہو گا حضرت علی فرماتے ہیں ہم چلتے گئے حتیٰ کہ سات باغوں سے گزرے ہر باغ سے گزرنے پر میں نے یہی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کتنا خوبصورت باغ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار یہی فرماتے رہے کہ جنت میں تیرے لئے اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہے رستے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے معانقہ کیا اور رونے لگے میں نے عرض کیا آپ کیوں روتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے سینے میں تمہارے لئے کینہ ہے جو میرے بعد ظاہر کریں گے۔

اکتیسواں باب:

جو علی کو تمام لوگوں سے زیادہ بہتر نہ جانے

۱۱۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ خَيْرُ النَّاسِ فَقَدْ كَفَرَ. جس نے علی کو لوگوں سے بہتر نہ سمجھا اس نے کفر کیا۔

علی خیر البریہ ہیں

۱۱۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ علی تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔

یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں

۱۱۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ حضرت علی تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس میرا بھائی آیا ہے حضرت جابرؓ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی طرف ملتفت ہوئے آپ نے کعبہ کی دیوار پر ہاتھ مار کر فرمایا اُس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اِنَّ ھٰذَا وَشِیْعَتَہٗ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بے شک یہ اور اس کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہونگے۔ اس کے بعد فرمایا یہ تم میں میرے ساتھ ایمان میں پہلا شخص ہے اور تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو پورا کرنے میں وفادار ہے اور تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے امر میں قوی ہے اور تم میں سب سے زیادہ رعیت میں عدل کرنے والا ہے اور تم میں لوگوں میں برابر تقسیم کرنے والا ہے اور تم میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُوْلٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ (البینۃ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے وہی خیر البریہ ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کو آتے دیکھتے تو کہتے قَدْ جَاءَ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ وہ خیر البریہ آگئے۔

بتیسواں باب:

یہ نیکوں کا امیر ہے

۱۱۹۔عبدالرحمٰن ابن بہمان نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سُنا انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا انہوں نے حدیبیہ کے روز حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر فرمایا ھٰذَا اَمِیرُ الْبَرَرَةِ قَاتِلُ الْفَجَرَةِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ یہ نیکوں کا امیر ہے فجار کو قتل کرنے والا ہے وہ مدد کیا گیا جس نے اسکی مدد کی وہ چھوڑ دیا جائے گا جس نے اسے چھوڑ دیا۔ حضرت جابرؓ نے کہا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز اُونچی تھی۔

علیؑ ہدایت کا پرچم ہے

۱۲۰۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شبِ اسریٰ مجھے آسمان کی طرف بُلایا گیا تو میں نے عرش کے نیچے سے آواز سُنی کہ علیؑ ہدایت کا جھنڈا ہے اور جو مجھ پر ایمان لایا اُس کا حبیب ہے یہ بات علیؑ تک پہنچا دیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو یہ بات بتانا بھول گئے پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ (المائدہ) اے رسول پہنچا دیجیے جو آپ کے ربّ نے آپ کی طرف نازل فرمایا پس اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے کارِ رسالت نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔

تینتیسواں باب:

علی تاویل قرآن پر لڑے گا

۱۲۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اِنَّ مِنْکُمْ مَنْ یُقَاتِلُ عَلَی تَاوِیْلِ الْقُرآنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلَی تَنْزِیْلِہٖ بے شک تم میں ایک ہے جو تاویل قرآن پر لڑے گا جسطرح میں تنزیل قرآن پر لوگوں سے لڑا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ شخص میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وہ شخص میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں وَلٰکِنْ خَاصِفُ النَّعْلُ مگر وہ نعلین کو سینے والا۔ حضرت ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو اپنا جوتا سینے کیلئے دیا تھا۔

۱۲۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو سینے کیلئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ہم چل دیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تم میں ایک شخص ہے جو لوگوں سے تاویل قرآن پر لڑے گا جسطرح میں تنزیل قرآن پر لوگوں سے لڑا حضرت ابو سعیدؓ نے کہا میں نکلا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خوشخبری سُنائی جو رسول اللہ نے فرمائی حضرت علی نے یہ سن کر بہت زیادہ خوشی کا اظہار نہ فرمایا۔

۱۲۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھے تھے پس آپ اپنی بعض ازواج کے گھروں سے نکلے ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیلئے کھڑے ہو گئے پس آپ نے اپنا جوتا اُتارا اور علی کو سینے کیلئے دیا پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل دیے اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُک کر حضرت علی کا انتظار کرنے لگے ہم بھی آپ کے ساتھ رک گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں ایک ہے جو تاویل قرآن پر لڑے گا جس طرح میں تنزیل قرآن پر لوگوں سے لڑا ہوں حضرت ابوسعیدؓ نے کہا ہم میں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم بھی تشریف رکھتے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر یہ جوتا سینے والا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں آیا اور اُن کو خوشخبری دی راوی نے کہا ایسا لگتا ہے آپ یہ بات سُن چکے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے علی کے دل کو ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے

۱۲۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رحبہ میں بیان فرمایا قریش کے لوگ جمع ہو کر نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس آئے اُن میں سہیل بن عمرو بھی تھا انہوں نے کہا اے محمد ہمارے جوان تم سے مل گئے ہیں پس اُن کو واپس کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہو گئے حتیٰ کہ غضب کے آثار چہرہ سے نمودار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو متنبہ ہو جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایک ایسا آدمی بھیجے گا جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردنیں مارے گا پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے فرمایا نہیں پھر پوچھا گیا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے جو حجرہ میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ نے فرمایا مجھ پر جھوٹ مت بولو جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

چونتیسواں باب:

علی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے ہیں

۱۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو علی کی شکایت مت کرو اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

۱۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے میں نے اُن کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اے لوگو علی کی شکایت مت کرو خدا کی قسم وہ اللہ کی ذات میں اور اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

علی اللہ کی ذات میں فنا ہیں

۱۲۷۔ کعب بن عجرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَاتَسُبُّو عَلِيًّا فَاِنَّهٗ مَمْسُوسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ علی کو گالی مت دو بے شک وہ اللہ کی ذات میں مجذوب ہے۔

پینتیسواں باب:

صحابہ کرامؓ کی فضیلت

۱۲۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس اُمت کا اس اُمت کے ساتھ سب سے بڑا رحم دل انسان ابوبکر ہے اور اللہ کے دین میں سب سے زیادہ قوی عمر ہیں اور اُمت کے سب سے بڑے فرض

شناس زید ہیں اور ان میں سب سے بڑے قاضی علی ہیں اور سب سے زیادہ حیا والے عثمان ہیں اور اس امت کے امین ابو عبیدہ ابن جراح ہیں اور ان میں سے اللہ کی کتاب کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور ابوھریرہ علم کا برتن ہے اور سلمان کو ایسا علم دیا گیا جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا اور معاذ بن جبل اللہ کے حلال اور حرام کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں اور نہ آسمان نے سایہ کیا ہوگا اور نہ زمین نے اُٹھایا ہوگا کسی سچے لہجے والے پر جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علی کو یمن کی طرف بھیجنا

۱۲۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں ایک جوان ہوں میں اُن کے درمیان فیصلہ کروں گا میں نہیں جانتا کہ قضاء کیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ رکھا اور ارشاد فرمایا اے اللہ اس کے قلب کو ہدایت فرما اور اسکی زبان کو ثابت رکھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اس کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلے میں کبھی شک نہیں ہوا۔

۱۳۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں کہ جس کے لوگ مجھ سے بڑے بھی ہونگے میں اُن میں فیصلہ کیسے کروں گا پس آپ نے فرمایا تم جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ تیرے قلب کو ہدایت اور تیری زبان کو حق پر ثابت قدم رکھے گا۔

انبیاء کے اوصاف اور ذات علی

۱۳۱۔ابوحمراءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیٰ آدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلَیٰ نُوْحٍ فِیْ فَھْمِہٖ وَاِلَیٰ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلَیٰ یَحْیٰی بْنِ ذَکَرِیَا فِیْ زُھْدِہٖ وَاِلَیٰ مُوْسٰی بْنَ عِمْرَانَ فِیْ بَطْشِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلَیٰ عَلِیِ بْنِ اَبِیْطَالِبِ. جو آدم علیہ السلام کو اُن کے علم میں اور نوح علیہ السلام کو اُن کے فہم میں اور ابراھیم علیہ السلام کو اُن کے حِلم میں اور یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کو اُن کے زہد میں اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اُن کی پکڑ میں دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ علی بن ابیطالب کو دیکھ لے۔

حضرت علی میں عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیاں

۱۳۲۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں عیسیٰ علیہ السلام کی مثل علامات پائی جاتی ہیں عیسیٰ علیہ السلام سے یہود نے بُغض کیا حتیٰ کہ اُن کی والدہ پر الزام لگایا اور نصاریٰ نے حد سے زیادہ محبت کی حتیٰ کہ اُن کو ایسا مقام دیا جو اُن کیلئے نہیں تھا اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوئے مجھ سے حد سے زیادہ محبت کرنے والا جس نے مجھ میں ایسی بات تجویز کی جو مجھ میں نہیں پائی جاتی اور دوسرا مجھ سے بُغض کرنے والا جس نے مجھے میرے مقام سے گرادیا اور مجھ پر بہتان باندھا۔

دو قسم کے لوگ ہلاک ہیں

۱۳۳۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوئے مجھ سے حد سے زیادہ محبت کرنے والا اور میں بُغض میں مجھ سے دشمنی کرنے والا۔

۱۳۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے طلب فرما کر ارشاد فرمایا اے علی تم میں عیسیٰ علیہ السلام جیسی علامات پائی جاتی ہیں اُن کے ساتھ یہود نے بغض کیا حتیٰ کہ اُن کی والدہ پر الزام لگایا اور نصاریٰ نے محبت کی حتیٰ کہ اُن کو ایسا مقام دیا جو اُن کیلئے نہیں تھا ربیعہ بن ناجد نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میرے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہوئے محبت میں بڑھ جانے والا اُس نے مجھ میں ایسی بات تجویز کی جو مجھ میں نہیں اور دوسرا میرے بُغض میں بڑھ جانے والا اُس نے میرے متعلق ایسی بات کہی جو بہتان پر مبنی ہے ایک وہ جو میری محبت میں حد سے بڑھ گیا اور مجھ میں ایسی بات تجویز کی جو مجھ میں نہیں ہے اور دوسرا وہ شخص جس نے مجھ سے بُغض کیا اور مجھ پر افترا باندھا خبردار جان لو نہ میں نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی اُتری مگر میں نے اللہ کی کتاب پر عمل کیا۔

امام بیہقی کا قول

۱۳۵۔ بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ کہا کہ حکم بن عبدالملک نے گزشتہ روایت میں یہ زیادہ کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کیا پس اگر میں تمہیں کتاب اور سنت کے مطابق اللہ کی اطاعت کا حکم دوں تو تم پر میری اطاعت ضروری ہے چاہے وہ بات تمہیں پسند ہو یا نہ ہو اور اگر میں تمہیں معصیت کا حکم دوں میں ہوں یا کوئی میرے علاوہ ہو معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں بلکہ اطاعت نیکی میں ہے۔

حضرت علی نے مشرکوں کو جلا دیا

۱۳۶۔ عثمان بن مغیرہ نے کہا کہ میں علی بن ابی طالب کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے اَنْتَ هُوَ آپ وہ ہیں حضرت علی نے فرمایا مَنْ اَنَا

میں کون ہوں انہوں نے دوبارہ کہا اَنْتَ ھُوَ آپ وہ ہیں حضرت علی نے فرمایا مَنْ اَنَا میں کون ہوں وہ بولے اَنْتَ رَبُنَا آپ ہمارے ربّ ہیں۔ حضرت علی نے اُن لوگوں کو توبہ کا حکم دیا انہوں نے توبہ سے انکار کیا آپ نے اُن کو سزا دی اور اُن کو آگ میں جلوادیا اس کے بعد فرمایا

انی اذا رایت امر منکراً　　اوقدت ناری و دعوت قنبراً

جب میں نے امر منکر دیکھا تو قنبر کو بلا کر اُن کو آگ میں جلا دیا۔

جو علی کی طرف وحی کا قائل ہوا اُس کو مولا علی کا جواب

۱۳۷۔ ابو یحیٰ نے کہا کہ غالیوں میں سے ایک شخص نے حضرت علی کو ندا دی جب وہ نمازِ فجر ادا فرمارہے تھے غالی نے کہا لَقَدْ اُوحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ (الزمر ۶۵،۳۹) اور تمہاری طرف وحی آچکی اور تجھ سے پہلوں کی طرف کہ اگر تو نے شریک مان لیا تو اکارت ہو جائیں گے تیرے عمل اور تو ہوگا خسارے میں۔ حضرت علی نے حالتِ نماز میں اُس غالی کو جواب دیا فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَاللّٰہِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّکَ الَّذِیْنَ لَایُوْقِنُوْنَ (الروم ۶۰) تُو صبر کر بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اُکھاڑ نہ دیں تجھ کو وہ لوگ جو یقین نہیں لاتے۔

چھتیسواں باب:

حق کا علی کے پیچھے مڑنا

۱۳۸۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ علی پر اللہ رحم کرے اے اللہ حق کو اُدھر موڑ دے جس طرف علی ہو۔

جدھر علی اُدھر حق

۱۳۹۔حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيطَالِبٍ حَيْثُ دَارَ حق علی کے ساتھ ہے جس طرف وہ مڑیں۔

علی حق اور قرآن کے ساتھ ہے

۱۴۰۔شہر بن حوشب نے کہا میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھا جب ایک آدمی نے اجازت طلب کی تو اُنہوں نے فرمایا تم کون ہو اُس آدمی نے کہا میں ابو ثابت علی بن ابیطالب کا غلام ہوں حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا مرحبا اے ابا ثابت پھر آپ نے فرمایا اے ابا ثابت جب دل اُڑنے لگے تھے تو تمہارا دل کہاں اُڑا تھا ابو ثابت نے عرض کیا علی کے ساتھ۔آپ نے فرمایا تو نے موافقت کی مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا علی قرآن اور حق کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے وہ ہرگز جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ وہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے۔

عمار اُس راستے پر چلنا جدھر علی ہو

۱۴۱۔حضرت علقمہؒ واسودؒ نے بیان کیا ہم دونوں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے ابو ایوب بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے آپ کو عزت بخشی ہے اور اللہ کی طرف سے یہ آپ کیلئے فضیلت ہے جس سے آپ کو نوازا گیا آپ ہمیں بتائیں کہ آپ علی کے ہمراہ اہل لا الہ الا اللہ سے جنگ کیلئے کیوں نکلے حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے جواب دیا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی گھر میں میرے ساتھ تشریف فرما تھے جس گھر میں اس وقت تم دونوں میرے ساتھ موجود ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ

اس گھر میں کوئی نہ تھا اور علی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب تشریف فرما تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور انس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے کہ اچانک دروازے کو حرکت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس عمار کیلئے دروازہ کھولو یہ طیب ابن طیب ہے پس انسؓ نے دروازہ کھولا اور عمار داخل ہوئے پس اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمارؓ سے فرمایا میرے بعد میری اُمت پر ایسا بُرا وقت آئے گا حتیٰ کہ یہ ایک دوسرے کے خلاف تلواریں نکالیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے بیزاری کا اعلان کریں گے جب تم ایسے حالات دیکھو تو تم پر فرض ہے اس کا دامن تھامے رکھنا جو میرے دائیں جانب ہے یعنی علی بن ابیطالب اگر تمام لوگ دوسرے راستہ پر چل پڑھیں اور علی تنہا دوسرے راستے پر چل رہے ہوں تو تم اس راستے پر چلنا جدھر علی ہوں باقی تمام لوگوں کو چھوڑ دینا اے عمار علی تمہیں ہدایت سے دور نہیں کریں گے اور یہ تمہاری باطل کی طرف راہنمائی نہیں کرے گا اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میرے اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

اے حذیفہ علی کی اطاعت میری اطاعت ہے

۱۴۲۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اُس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

سینتیسواں باب:

جس کا علی سے تعلق ہے وہی جنتی ہے

۱۴۳۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلِيِ بْنِ اَبِيطَالِبِ حَلْقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبَابِ الْجَنَّةِ مَنْ تَعَلَّقَ بِهَا دَخَلَ

الْجَنَّةَ. علی بن ابیطالب وہ رسی ہے جو جنت کے دروازے کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے جو اُس کے ساتھ ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے

۱۴۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلنَّظْرُ اِلَی وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ عِبَادَةٌ کہ علی بن ابیطالب کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔

۱۴۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اَلنَّظْرُ اِلَی الْبَيْتِ عِبَادَةٌ وَالنَّظْرُ اِلَی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ کہ بیت اللہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔

مولا علیؑ کے لئے سورج کا پلٹنا

۱۴۶۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا تھا جبکہ آپ کا سر مبارک علی کی گود میں تھا حضرت علی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حرکت دینا پسند نہ فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور عصر کی نماز نہ پڑھ سکے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحی سے فارغ ہوئے تو حضرت علی نے ذکر کیا کہ وہ نماز عصر نہیں پڑھ سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج کے پلٹنے کی دعا فرمائی پس سورج واپس پلٹ آیا حتی کہ اس قدر بلند ہوا کہ جتنا عصر کے وقت ہوتا ہے حضرت اسماء فرماتی ہیں پس علی نے نماز پڑھی اُس کے بعد سورج غروب ہو گیا۔

اڑتیسواں باب:

مولا علی کا سورج سے کلام کرنا

۱۴۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا اے ابوالحسن سورج سے بات کرو وہ تم سے گفتگو کرنا چاہتا ہے حضرت علی نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاأَیُّهَا الْعَبْدُ الْمُطِیعُ لِلّٰہِ اے اللہ کے فرماں بردار غلام تم پر سلام ہو۔ سورج نے کہا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَااَمِیرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَ شِیْعَتُکَ فِیْ الْجَنَّۃِ. اے امیر المومنین، متقیوں کے امام، سفید پیشانی والوں کے قائد آپ پر سلام ہو اے علی آپ اور آپ کے شیعہ جنتی ہیں۔ اے علی سب سے پہلے زمین جس کے لئے شق ہوگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے بعد آپ ہیں اور سب سے پہلے جو اُٹھے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے بعد آپ ہیں۔

قضیب احمر سے تمسک چاہتے ہو تو علی سے تمسک کرو

۱۴۸۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ قضیبِ احمر جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت عدن میں خود بویا ہے کے ساتھ تمسک کرے پس اُسے چاہیے کہ وہ محبت علی سے تمسک کرے۔

انتالیسواں باب:

رکوع میں انگوٹھی دینا

۱۴۹۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے ایک سوالی مسجد میں آیا اور کہنے لگا کون ہے جو دولت مند اور پورا دینے والے کو قرض دے علی نے اُس وقت رکوع میں پیچھے

ہاتھ کر کے سائل کو کہا میرے ہاتھ کی انگوٹھی اُتار لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے عمر واجب ہوگئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا واجب ہوگئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کے لئے جنت واجب ہوگئی سائل نے ادھر انگوٹھی علی کے ہاتھ سے نکالی ادھر اللہ نے علی کو ہر گناہ اور خطا سے الگ کر دیا۔

۱۵۰۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام اپنی قوم کے ان افراد کے ساتھ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر دُور ہیں اور اس مجلس کے علاوہ ہمارے لئے بیٹھنے کو کوئی جگہ نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے ساتھ کہیں اور کوئی بات کرنے والا ہے کیونکہ جب ہماری قوم نے دیکھا کہ ہم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم نے اُن کی تصدیق کی ہے تو ہماری قوم نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا انہوں نے آپس میں یہ عہد کیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں بیٹھیں گے اور نہ ہی ہمارے ساتھ شادی بیاہ کریں گے اور نہ ہی ہمارے ساتھ کلام کریں گے ہمارے لئے یہ امر سخت گراں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ (مائدہ) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف تشریف لائے وہاں لوگ قیام اور رکوع میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سائل کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہیں کسی نے کوئی چیز دی ہے سائل نے کہا ہاں ایک انگوٹھی دی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انگوٹھی کس نے دی ہے سائل نے عرض کیا وہ جو قیام میں ہے اور اپنے ہاتھ سے حضرت علی کی طرف اشارہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی نے کس حال میں تمہیں انگوٹھی دی

سائل نے عرض کیا انہوں نے مجھے حالتِ رکوع میں یہ انگوٹھی دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (مائدہ ۵، ۵۵) اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو تو اللہ کی جماعت وہی سب پر غالب ہے۔

اُس وقت حضرت حسان بن ثابتؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

ابا حسن تفدیک نفسی و مھجتی — وکل بطئی فی الھدی و مسارع

ایذھب مدحی والمحبین ضائعا — وما المدح فی جنب الاالہ بضائع

فانت الذی اعطیت از کنت راکعا — فدتک نفوس القوم یا خیر راکع

فانزل فیک اللّٰہ خیر ولایۃ — وبینھا فی محکمات الشرائع

اے ابوالحسن میں اور ہر ہدایت میں تاخیر کرنے اور سبقت لے جانے والا آپ پر اپنی ذات اور زندگی قربان کردے کیا میری مدحت اور روشنائی بے کار ہو جائے گی میری مدح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضائع نہیں ہوگی آپ وہ ہیں جنہوں نے حالت رکوع میں انگوٹھی عطا کی اے بہترین رکوع کرنے والے تمام قوم آپ پر اپنی جان قربان کردے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں ولایت کا حکم نازل فرمایا ہے اور یہ شریعت کے محکمات میں سے ہے۔

مولا علی نیکوں کا قائد ہے

۱۵۱۔ عبایۃ بن ربعی کہتے ہیں کہ زمزم کے قریب ہم میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے احادیث بیان کررہے تھے اچانک ایک شخص جس نے عمامہ سے اپنے آپ کو چھپایا ہوا تھا نے آکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ ابن عباس نے کہا میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تو کون ہے عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ اُس شخص نے اپنے چہرے سے عمامہ ہٹاتے ہوئے کہا اے لوگو جو مجھے پہچانتا ہے پہچانتا

ہے جو مجھے نہیں پہچانتا وہ سن لے میں جندب بن جنادہ البدری ابوزر غفاری ہوں میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا دونوں کانوں کے ساتھ ورنہ یہ بہرے ہو جائیں اور
میں نے دیکھا ان دو آنکھوں سے ورنہ یہ اندھی ہو جائیں کہ عَلِیٌّ قَائِدُ الْبَرَرَۃِ وَقَاتِلُ
الْکَفَرَۃِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَہٗ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَہٗ علی نیکوکاروں کا قائد ہے اور
کافروں کو قتل کرنے والا ہے فتح مند ہے وہ جس نے اس کی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ جس نے
اُسے چھوڑ دیا۔ میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ ظہر پڑھ رہا تھا پس
ایک سوالی نے مسجد میں سوال کیا کسی نے اُس کو کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ
اُٹھایا اور کیا اے اللہ گواہ رہنا میں نے رسول اللہ کی مسجد میں سوال کیا اور مجھے کسی نے کوئی
چیز نہ دی حضرت علی اُس وقت رکوع میں تھے پس اُنہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی خِنصر
(چھنگلیا انگلی) سے اشارہ کیا اُس میں انگوٹھی تھی سائل آگے بڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے سامنے اُن کی چھنگلیا سے انگوٹھی لے لی جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئے تو آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے فرمایا اے اللہ میرے بھائی
موسیٰ نے تجھ سے سوال کیا اور کہا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ
عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِنْ اَهْلِیْ هَارُوْنَ اَخِیْ
اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ وَ اَشْرِکْهُ فِیْ اَمْرِیْ. اے میرے ربّ میرا سینہ کشادہ کر میرے
معاملہ تبلیغ کو آسان فرما میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور
میرے اہل سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اس سے میری کمر کو مضبوط بنا اور اس کو
میرے کارِ تبلیغ میں شریک بنا۔ تو نے قرآن ناطق کی یہ آیت نازل فرمائی سَنَشُدُّ
عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ وَ نَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمَا. ہم عنقریب
تمہارے بازو کو تمہارے بھائی کے ذریعہ مضبوط بنا دیں گے اور تم دونوں کو غالب کر دیں
گے۔ اے اللہ میں محمد تیرا نبی ہوں اور تیرا مخلص بندہ ہوں میرا سینہ کشادہ کر میرے امر تبلیغ کو

آسان فرما اور میرے اہل میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اُس کے ذریعہ سے میری کمر کو مضبوط بنا۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ ختم نہ ہونے پائے تھے کہ اللہ کی طرف سے اُن پر جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھ آپ نے فرمایا کیا پڑھو جبرئیل نے عرض کیا پڑھیے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکَاۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ (مائدہ) وہی اللہ تمہارا ولی ہے اور اُس کا رسول اور جو ایمان لائے اور نماز قائم کی اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دی۔

۱۵۲۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام اور اُن کی قوم کے کچھ افراد جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر دُور ہیں اس مجلس کے علاوہ نہ ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہے اور نہ ہی ہم سے کوئی گفتگو کرنے والا ہے جب ہماری قوم نے دیکھا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں تو انہوں نے ہم سے قطع تعلق کر دیا اور انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ نہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں گے نہ وہ ہم سے شادی بیاہ کریں گے اور نہ ہم سے بات کریں گے ہمارے لئے یہ امر سخت گراں ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اُن سے فرمایا اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکَاۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ اور تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور جو ایمان لانے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور در حالت رکوع زکوۃ دینے والے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور دیکھا کہ لوگ قیام اور رکوع میں ہیں آپ نے سائل کو دیکھا پس اُس سے فرمایا کیا تمہیں کوئی چیز ملی اُس نے عرض کیا ہاں انگوٹھی ملی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو فرمایا کس نے دی اُس نے کہا اُس نے جو قیام میں ہیں اور اپنے ہاتھ سے علی کی

طرف اشارہ کیا پس رسول اللہ نے اُس سائل سے فرمایا کہ علی نے کس حال میں تجھے عطا کی اُس نے عرض کیا اُس نے حالتِ رکوع میں مجھے عطا فرمائی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر بلند کی پھر اس آیت کو تلاوت کیا وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (مائدہ ۵، ۵۵) اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو تو اللہ کی جماعت سب پر غالب ہے۔

۱۵۳۔ حضرت زید بن حسنؓ نے اپنے جد سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے عمار یاسر کو کہتے ہوئے سنا کہ سائل نے علی سے اُس وقت سوال کیا جب وہ نمازِ نفل کے رکوع میں تھے پس آپ نے اپنی انگوٹھی اُتاری اور سائل کو عطا فرمائی پس سائل رسول اللہ کے پاس آیا اور اس بات کی اطلاع دی اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ اس کے بعد فرمایا جس کا میں مولا اُس کا علی مولا ہے اے اللہ اُس سے محبت رکھ جو علی سے محبت رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔

چالیسواں باب:

مولا علی سیّد العرب ہیں

۱۵۴۔ حضرت حسن بن علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ یعنی علی کو بلاؤ تو حضرت ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ سیّد العرب نہیں ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا میں اولا آدم کا سردار ہوں اور علی سیّد العرب ہے حضرت علی کو بُلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو انصار کی طرف بھیجا تا کہ اُن کو بلا لائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو ارشاد فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تمہیں ایسی دلیل نہ دوں کہ اگر تم نے اس کے ساتھ تمسک کیا تو تم

اُس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ دلیل علی ہے پس اس سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے اور اس کی عزت کرو میری عزت کی وجہ سے میں نے تمہیں جو کہا ہے اس کا جبرئیل علیہ السلام نے اللہ کی طرف سے مجھے حُکم دیا ہے۔

مولا علی علیہ السلام کے کان مبارک

۱۵۵۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جب یہ آیت وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (الحاقہ)۔ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا میں نے اللہ سے دُعا کی کہ تیرے کانوں کو محفوظ رکھنے والا بنادے۔

۱۵۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی مجھے اللہ تعالیٰ نے حُکم دیا کہ میں آپ کو اپنے قریب کروں اور آپکو تعلیم دوں تا کہ تم یاد رکھو اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ. کہ یاد رکھے اسکو سننے والے کان۔ پس تم کو میرے علم کیلئے محفوظ رکھنے والے کان دیے۔

کوئی آیت ایسی نہیں جس کا علی کو علم نہ ہو

۱۵۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کی قسم کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جسکا مجھے علم نہ ہو کہ وہ کس کے بارے نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے ربّ نے مجھے سمجھ دار دل اور ''لسان ناطق'' روانی والی زبان عطا کی ہے۔

اکتالیسواں باب:

میں تم دونوں میں سے افضل ہوں

۱۵۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عباس بن عبدالمطلب اور شیبہ ایک دوسرے پر فخر کر رہے تھے حضرت عباس نے اُن سے کہا میں تم سے افضل ہوں میں رسول اللہ کا چچا ہوں اور اپنے باپ کا وصی ہوں اور حاجیوں کو پانی پلانا میرا منصب ہے تو شیبہ نے اُن سے کہا میں تم سے افضل ہوں میں اللہ کے گھر پر اُس کا امین ہوں اور گھر کا خازن ہوں کیا تجھے امین بنایا ہے جس طرح مجھے بنایا ہے وہ باہمی جھگڑنے لگے حتیٰ کہ حضرت علی تشریف لائے تو حضرت عباسؓ نے اُس سے کہا کیا تمہیں ان کا فیصلہ قبول ہے شیبہ نے کہا ہاں میں راضی ہوں حضرت عباسؓ نے حضرت علیؑ سے کہا شیبہ مجھ پر فخر کرتا ہے کہ وہ مجھ سے افضل ہے حضرت علیؑ نے فرمایا تو اے چچا جان آپ نے اُن سے کیا کہا حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا ہوں اپنے باپ کا وصی ہوں اور حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں میں تجھ سے افضل ہوں حضرت علی نے شیبہ سے کہا آپ نے اُن سے کیا کہا شیبہ نے کہا میں نے اُن سے کہا کہ میں تم سے افضل ہوں میں امین اللہ ہوں اور بیت اللہ کا خازن ہوں حضرت علیؑ نے اُن دونوں سے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں میں اس اُمت کے ذکور سے سب سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اور جہاد کیا پس وہ تینوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تینوں نے اپنی اپنی فضیلت کی خبر پیش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب نہ دیا پس آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے تینوں کو بلا کر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ. (سورہ توبہ ۱۹، ۲۰)

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

سب کے دروازے بند سوائے علی کے دروازے کے

۱۶۰۔ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا تو صحابہ کرامؓ پر شاق گزرا جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ جامعہ کیلئے بلوایا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اُس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطبہ میں تحمید کے الفاظ نہیں سُنے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو نہ میں بند کرتا ہوں اور نہ کھولتا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ بند کرتا ہے پھر یہ پڑھا وَالنَّجْمِ اِذَاهَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى . (سورہ النجم ۱، ۲) قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے اور نہ وہ ٹیڑھی راہ پر ہے اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا ہمیں مسجد میں اجازت فرمایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کر دیا اور صرف حضرت علی کیلئے مسجد میں دروازہ کھلا رکھا کہ وہ حالت جنب میں مسجد میں داخل وخارج ہو سکتے ہیں۔

مسجد میں جو میرے لئے حلال ہے وہ تمہارے لئے حلال ہے

۱۶۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات ہم صحابہ کی جماعت جس میں ابوبکر، عمر، عثمان، حمزہ، طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے ہم عشاء کی نماز

کے بعد مسجد میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مسجد میں اتنی دیر تک کیوں جمع ہو تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کوئی نماز پڑھنا چاہتا ہے اور کوئی مسجد میں سونا چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مسجد میں کوئی نہیں سو سکتا تم اپنے اپنے گھر کو چلے جاؤ جو نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ اپنے گھر میں پڑھے اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ جا کر سو جائے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ ہم اُٹھے اور متفرق ہوئے تو ہم میں علی بن ابیطالب بھی تھے وہ بھی ہمارے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا تمہارے لئے اس مسجد میں وہ کچھ حلال ہے جو میرے لئے حلال ہے اور جو میرے لئے حرام ہے وہ تمہارے لئے بھی حرام ہے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کا چچا ہوں اور علی سے زیادہ آپ کے قریب ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چچا جان آپ سچ کہتے ہیں خدا کی قسم یہ میری طرف سے نہیں بلکہ یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

۱۶۲۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَ بِاَبْوَابِ كُلِّهَا اَنْ تُسَدَّ اِلَّا بَابُ عَلِيٍ. کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا سوائے علی کے دروازے کے۔

ابن عمرؓ کا قول

۱۶۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ کو تین چیزیں عطا ہوئیں کہ اگر اُن میں سے مجھے ایک مل جاتی تو میں اُسے سرخ اُونٹوں سے زیادہ پسند کرتا، فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی اور اُن سے ہونے والی اولاد، خیبر کے روز علی کو پرچم عطا کرنا اور علی کے دروازہ کے علاوہ سب دروازوں کو بند کرنا۔

مسجد میں سب کے دروازے بند سوائے علی کے دروازے کے

۱۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سَدُّوا اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ کُلَّهَا اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. کہ مسجد کے تمام دروازے بند کر دو سوائے علی کے دروازے کے۔

بیالیسواں باب:

حدیثِ طیر

۱۶۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندہ بطور ہدیہ کے آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اُس کو بھیج جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسند ہے تا کہ وہ میرے ساتھ کھائے پس حضرت علی آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے آواز آئی میں علی ہوں میں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی حاجت سے ہیں پس وہ تین مرتبہ آئے اور واپس لوٹے میں نے ہر بار یہی بات کہی حتیٰ کہ چوتھی مرتبہ آئے میں نے وہی بات کہی جو تین مرتبہ کی تھی پس علی نے اپنے پاؤں سے دروازے کو ٹھوکر لگائی اور اندر داخل ہو گئے حضرت علی نے عرض کیا میں تین مرتبہ آیا ہر بار انس نے مجھے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی حاجت سے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس تو نے ایسا کیوں کیا حضرت انسؓ نے عرض کیا میں چاہتا تھا کہ وہ آدمی میری قوم سے ہو۔

۱۶۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بُھنا ہوا پرندہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہدیہ آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ میرے پاس اُس کو بھیج جو مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسند ہے تا کہ وہ میرے ساتھ یہ گوشت کھائے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے سوچا اے اللہ وہ

شخص انصار سے ہو کہ علی آئے اور دروازہ کو ہلکا سا کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے کہا میں علی ہوں میں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی حاجت سے ہیں پس علی واپس چلے گئے میں دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو آپ دوسری مرتبہ فرمارہے تھے اے اللہ میرے پاس اُس کو بھیج جو مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ پسند ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے میں نے اپنے دل میں کہا اے اللہ وہ شخص انصار سے ہو پھر علی آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کیا آپ کو علم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی حاجت سے ہیں علی واپس چلے گئے کہتے ہیں تیسری مرتبہ آپ کی بارگاہ میں آیا تو آپ فرما رہے تھے اے اللہ اُس کو میرے پاس بھیج جو مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے پسند ہے تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے پس علی آئے اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا، نبی علیہ السلام نے فرمایا کھولو کھولو میں نے دروازہ کھولا علی داخل ہوئے پس جب نبی علیہ السلام نے اُن کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا اے اللہ وہ آگیا، اے اللہ وہ آگیا۔ حضرت انس نے کہا فَجَلَسَ مَعَ النَّبِيِّ وَاَكَلَ مَعَهُ الطَّيْرَ. علی نبی کے ساتھ بیٹھے اور اُن کے ساتھ پرندے کا گوشت تناول فرمایا۔

۱۶۷۔ حضرت سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نے دو بھُنے ہوئے پرندے دو روٹیوں میں رکھ کر بطور ہدیہ رسول اللہ کی خدمت میں بھیجے میرے اور انس کے علاوہ گھر میں کوئی نہ تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے پس آپ نے بلایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری عورت ہمارے پاس یہ ہدیہ لے کر آئیں میں نے وہ دو بھُنے ہوئے پرندے آپ کی خدمت میں پیش کیے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ میرے پاس اُس کو بھیج جو مخلوق میں تجھے اور تیرے رسول کو سب سے زیادہ پسند ہے پس حضرت علی

تشریف لائے اور ہلکا سا دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے جواب آیا ابوالحسن ہوں پھر دروازہ کھٹکھٹایا زور سے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھولو میں نے دروازہ کھولا تو علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر دو پرندوں کا گوشت کھایا۔

تینتالیسواں باب:

اے علی جو مجھے اپنے لئے پسند ہے وہی تیرے لئے پسند ہے

۱۶۸۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تیرے لئے وہی ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں حالت رکوع و سجود میں قرأت نہ کرو اور بالوں کی مینڈھیاں بنا کر نماز نہ پڑھو اس لئے کہ یہ شیطان کا حصہ ہے اور دونوں سجدوں کے درمیان بازو پھیلا کر نہ بیٹھو نہ کنکریوں کے ساتھ کھیلو۔

جو اپنے لئے سوال کیا ہے وہی تیرے لئے کیا ہے

۱۶۹۔ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ رسول اللہ کی طرف سے جو آپ کی قدر و منزلت ہے اُس کی مجھے خبر دیں انہوں نے کہا ہاں میں ایک دن سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سویا ہوا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی میں نے اللہ کی بارگاہ میں جو اپنے لئے سوال کیا ہے وہی تیرے لئے کیا ہے اور میں نے جب ہر شر سے پناہ مانگی تو تیرے لئے بھی اللہ سے پناہ مانگی۔

بخشش کے کلمات

۱۷۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تُو ان کو پڑھے تو آپ کا بخشا ہوا ہونے کے باوجود اللہ آپ کو بخش دے گا وہ یہ ہیں لَااِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمِ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بلند عظمت والا ہے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حلم والا کریم ہے اللہ پاک ہے اور اللہ برکت والا عرش عظیم کا ربّ اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

اے علی اُٹھو تم تندرست ہو گئے ہو

۱۷۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں بیمار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب آپ داخل ہوئے تو میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے ایک طرف آئے اور مجھ پر کپڑا ڈال دیا آپ نے مجھ میں ضعف دیکھا پس آپ نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ تشریف لائے اور مجھ سے کپڑا اُٹھایا پھر فرمایا اے علی اُٹھو تم تندرست ہو گئے ہو پس میں اُٹھا اور پہلے والی شکایت نہیں تھی آپ نے فرمایا میں نے اپنے ربّ سے جو مانگا اُس نے مجھے عطا کیا اور میں نے اللہ سے جو مانگا وہی تیرے لئے مانگا۔

اے ابو طالب کے بیٹے تم تندرست ہو گئے ہو

۱۷۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ایک دفعہ میں بیمار ہوا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے مجھے اپنی جگہ پر سُلایا اور خود

کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے آپ نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ مجھ پر ڈال دیا پھر فرمایا اے ابو طالب کے بیٹے آپ تندرست ہو گئے ہیں اب آپ کو کچھ نہیں ہے اور جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگا ہے وہی کچھ تمہارے لئے مانگا میں نے جو بھی اللہ سے مانگا ہے اُس نے مجھے عطا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا تمہارے بعد نبوت نہیں ہے۔

علی اللہ کا تیر ہیں

۱۷۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے لئے کبھی بھی کوئی مملکت ایسی دشوار نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے ان پر اللہ تعالیٰ کا تیر پھینکا عرض کی گئی اللہ تعالیٰ کا تیر کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی بن ابیطالب میں نے جس سریہ میں بھی علی کو بھیجا ہے اُن کے دائیں جانب جبرئیل اور میکائیل کو بائیں جانب اور ایک فرشتہ اُن کے آگے دیکھا ہے اور بادل کو اُن پر سایہ کرتے دیکھا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی مدد فرمائی اور کامیابی عطا فرمائی۔

دلیلِ نبوت

۱۷۴۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی میں آپ کو نبوت کے بارے میں دلیل بتاتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے بعد سلسلہ نبوت جاری نہیں رہے گا آپ لوگوں کو اپنی بیعت کیلئے وہ دلیل دینا جس کو قریش کا کوئی فرد جھٹلا نہ سکے ان سے کہنا کہ تم ان سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اُن سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو نبھایا اور ان سب سے زیادہ اللہ کے حکم پر ثابت قدمی دکھائی ہے ان سب سے زیادہ برابری کی سطح پر تقسیم کا مظاہرہ کیا ان سب سے زیادہ رعیت میں عدل و انصاف کرنے والا فیصلے میں بصیرت کا مظاہرہ کرنے والا اور روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمالات کے اوصاف پر فائز ہونے والا ہوں۔

چوالیسواں باب:

خدا کی قسم ہم اللہ کی ہدایت کے بعد اُلٹے پاؤں نہیں پھریں گے

۱۷۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں فرمایا کرتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ (سورہ آل عمران) کیا اگر وہ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تم اپنے قدموں پر پھر جاؤ گے۔ خدا کی قسم ہم اللہ کی ہدایت کے بعد اُلٹے پاؤں نہیں پھریں گے چاہے وہ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں خدا کی قسم میں اُن کا بھائی ہوں میں اُن کا ولی ہوں میں اُن کا چچازاد ہوں میں اُن کا وارث ہوں اور وہ کون ہے جو اس بات کا مجھ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اشعار

۱۷۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سُنا

انا اخوا المصطفیٰ لاشک فی نسبی ربیت معہ و سبطاہ ھما ولدی
جدی و جد رسول اللّٰہ منفرد وفاطمہ زوجتی لا قول ذی فند
صدقتہ و جمیع الناس فی بھم من الضلالۃ والاشراک والنکد
الحمد للّٰہ شکرا لاشریک لہ البر بالعبد و الباقی بلا أمد

میں محمد مصطفیٰ کا بھائی ہوں اور میرے نسب میں کوئی شک وشبہ نہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پرورش پائی ہے اور اُن کے دونوں نواسے میرے بیٹے ہیں میرے اور رسول اللہ کے دادا ایک ہی ہیں اور فاطمہ میری زوجہ ہے اس بات کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا میں نے اُن کی اُس وقت تصدیق کی جب باقی تمام لوگ گمراہی، شرک اور مکدر

زندگی گزار رہے تھے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ہے کہ اسکی اپنے بندے پر عنایات ونوازشات میں کوئی شریک نہیں ہے اور باقی لوگ بغیر مقصد اور مراد کے زندگی گزار رہے ہیں۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا صَدَقْتَ یَا عَلِیُّ اے علی تو نے سچ کہا۔

میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول ﷺ کا بھائی ہوں

۱۷۷۔ حضرت زید بن وھبؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کو منبر پر کہتے ہوئے سنا اَنَا عَبْدُاللّٰہِ وَاَخُوْرَسُوْلُہٗ لَمْ یَقُلْھَا اَحَدٌ قَبْلِیْ وَلَا یَقُوْلُھَا اَحَدٌ بَعْدِیْ اِلَّا کَذَّابٌ اَوْ مُفْتَرٍ۔ میں اللہ کا بندہ اور اُسکے رسول کا بھائی ہوں نہ مجھ سے پہلے کوئی یہ کہہ سکتا ہے اور نہ میرے بعد مگر جھوٹا یا مفتری۔ پس ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا جیسا یہ کہا گیا میں کہتا ہوں وہ شخص اُسی وقت زمین پر گر پڑا اور فوت ہو گیا اُس کی قوم کے لوگ آئے انہوں نے اُس پر کپڑا ڈالا اُن سے کہا گیا کیا یہ بات اس میں پہلے بھی کبھی ہوئی؟ قوم کے لوگوں نے کہا نہیں۔

پینتالیسواں باب:
تین خصلتیں دنیا میں تین خصلتیں آخرت میں

۱۷۸۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ربّ نے مجھے علی کے متعلق کچھ دنیا میں خصلتیں اور آخرت میں خصلتیں عطا فرمائیں ہیں دنیا میں وہ ہر مشکل وسخت حالات میں وہ میرا جھنڈا اُٹھانے والا ہے دنیا میں وہ میری آنکھیں بند کرنے والا مجھے غسل دینے والا اور مجھے دفن کرنے والا ہے اور یہ کہ وہ میرے بعد ہرگز کفر کی طرف رجوع نہیں کرے گا اور آخرت میں وہ لواء الحمد اٹھا کر میرے آگے آگے چلے گا اور قیامت والے دن حشر کی لمبی مدت میں وہ میرا تکیہ ہو گا اور آخرت میں وہ جنت کی چابیاں اٹھانے میں میرا مددگار ہو گا۔

فرشتوں نے علیؑ کو سلام کیا

۱۷۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بدر کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو ہمیں پانی پلائے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور مشکیزہ پکڑا اس کے بعد ایک گہرے اور تاریک کنویں کے پاس تشریف لائے پس آپ نے اس سے پانی بھرا پس اللہ تعالیٰ نے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کی طرف وحی فرمائی کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کیلئے اتریں تو وہ آسمان سے اُترے ان کی تیزی کا شور اتنا تھا کہ جس نے سُنا وہ ڈر گیا تو جب فرشتے کنویں کے قریب سے گزرے تو انہوں نے عزت اور بزرگی کی وجہ سے سب سے آخر میں علی کو سلام کیا۔

میں علی پر فخر کروں گا

۱۸۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَفْتَخِرُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ آدَمُ بِابْنِهِ شَیْثَ وَاَفْتَخِرُ اَنَا بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ. قیامت کے روز آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث پر فخر کریں گے اور میں علی بن ابیطالب پر فخر کروں گا۔

یہ کنکریاں آپ نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکیں ہیں

۱۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا میرے ہاتھ میں کنکریاں دی گئیں جب میں نے اُن کو قوم کے چہروں کی طرف پھینکا تو قوم میں کوئی فرد ایسا نہیں جس کی آنکھوں میں وہ نہ پڑھی ہوں پس اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (سورہ الانفال ۱۷،۸) اے محبوب کنکریاں تو نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکیں۔

چھیالیسواں باب:

شہادت علی کے بعد امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

۱۸۲۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو اس شخص نے دنیا سے کوچ کیا ہے جس سے اولین نے سبقت کی تھی اور نہ آخرین اس سے سبقت حاصل کریں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کسی سریہ میں بھیجتے تو جبرئیل آپکے دائیں جانب اور میکائیل آپ کے بائیں جانب جہاد کرتے خدا کی قسم انہوں نے سونا اور چاندی سے کوئی شئی نہیں چھوڑی تھی مگر آٹھ سو درہم کے ان سے آپ اپنے گھر والوں کے لئے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔

عرش کے پائے پر تحریر

۱۸۳۔ حضرت ابی الحمراء رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب مجھے آسمان کی طرف سیر کرائی گئی رَاَیْتُ فِیْ سَاقِ الْعَرْشِ مَکْتُوْباً لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ وَنَصَرْتُہٗ بِہٖ. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور مخلوق میں میرے صفی میں نے اُن کی تائید علی کے ذریعہ سے کی اور علی کے ذریعہ سے اُن کی مدد فرمائی۔

سبز بادام

۱۸۴۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ اچانک ایک پرندہ آیا اُس کے منہ میں سبز بادام تھا اُس نے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ڈال دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے پکڑا پھر

اُسے الٹ پلٹ کیا پھر اُسے توڑا تو دیکھا کہ اُس کے اندر سبز کیڑا ہے اور اُس میں زرد رنگ سے تحریر ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ وَنَصَرْتُہٗ بِہٖ. اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں میں نے علی کے ذریعہ سے اُن کی تائید و نصرت فرمائی اور مخلوق میں جو اُس کی قضا پر راضی نہیں ہوا اور رزق کی شکایت کرے اُس نے اللہ سے انصاف نہیں کیا۔

عرش کے دائیں پایہ پر لکھا ہوا پایا

۱۸۵۔ خادمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابی الحمراءؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا **لیلہ اسری بی رایت علی ساق العرش الایمن مکتوبا انا اللّٰہ وحدی لا الہ غیری غرست جنۃ عدن بیدی لمحمد صفوتی ایدتہ بعلی** معراج کی رات میں نے عرش کے دائیں پایہ پر لکھا ہوا دیکھا میں اللہ واحد ہوں میرے سوا کوئی اللہ نہیں میں نے جنت عدن کو خود اپنے ہاتھ سے محمد کیلئے تیار کیا اور علی کے ذریعہ اُن کی تائید فرمائی۔

سینتالیسواں باب:

جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازوں کی تحریر

۱۸۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف معراج ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ مجھ پر جنت اور دوزخ کو پیش کیا جائے پس میں نے ساری دوزخ اور جنت کو دیکھا میں نے جنت کی نعمات دیکھی اور دوزخ کے عذاب کا مشاہدہ کیا جب میں واپس لوٹا تو جبرئیل نے مجھ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا آپ نے جنت کے دروازوں اور جہنم کے دروازوں پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھا میں نے کہا اے جبرئیل نہیں جبرئیل نے کہا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے پر چار باتیں تحریر ہیں اُن میں سے ہر کلمہ سیکھنے والے کیلئے

دنیا و مافیھا سے بہتر ہے اور جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے پر تین کلمات تحریر ہیں اُن میں سے ہر کلمہ سیکھنے والے اور عمل کرنے والے کیلئے دنیا و مافیھا سے بہتر ہے میں نے کہا اے جبرئیل تم میرے ساتھ واپس لوٹو تاکہ وہ تحریر میں پڑھوں پس جبرئیل میرے ساتھ واپس لوٹے جنت کے دروازوں کو دیکھا جب پہلے دروازے کو دیکھا تو اُس پر لکھا تھا لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے ولی ہیں۔ ہر شے کیلئے حیلہ ہے اور دنیا کی زندگی میں بہترین حیلہ چار خصلتیں ہیں (۱) قناعت (۲) کینہ کا پھینکنا (۳) حسد کا ترک کرنا (۴) اہل خیر کی مجلس۔

دوسرے دروازے پر تحریر تھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے ولی ہیں ہر شے کیلئے حیلہ ہے اور آخرت میں حلیہ کا سرور چار خصلتوں پر ہے (۱) یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنا (۲) بیواؤں پر مہربانی کرنا (۳) مسلمانوں کی ضروریات کیلئے کوشش کرنا (۴) فقراء اور مساکین کو ڈھونڈنا، اور تیسرے باب پر تحریر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے دوست ہیں ہر شے کیلئے حیلہ ہے اور دنیا میں صحت کا حیلہ چار خصلتوں پر ہے (۱) گفتگو کم کرنا (۲) کم سونا (۳) سفر کم کرنا (۴) کم کھانا۔ چوتھے باب پر لکھا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کا دوست ہے (۱) جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ اپنی پڑوسی کی عزت کرے (۲) جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے (۳) جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ اپنے والدین سے نیکی کرے (۴) جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور پانچویں دروازہ پر مکتوب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کا ولی ہے جو ذلت سے برائی سے اور

ظلم سے محفوظ رہنے کا ارادہ رکھے اور جو یہ چاہتا ہے کہ وہ مضبوط رسی سے تمسک رکھے اُسے چاہیے کہ وہ کہے **لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ** ۔

اور چھٹے دروازے پر مکتوب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے دوست ہیں (۱) جو چاہے کہ اُس کی قبر کشادہ ہو اُسے چاہیے وہ مساجد کو صاف رکھے (۲) جو چاہے کہ زمین کے اندر کیڑے اُسے نہ کھائیں اُسے چاہیے وہ مساجد میں جھاڑو دے (۳) جو یہ چاہتا ہے کہ اندھیرے سے محفوظ رہے اُسے چاہیے کہ مساجد کو منور کرے (۴) جو یہ چاہتا ہے کہ وہ زمین کے نیچے باقی رہے اور جسم نہ گلے تو وہ مساجد میں چٹائیاں بچھائے اور ساتویں دروازہ پر تحریر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے ولی ہیں روشن دل کی چار علامات ہیں (۱) مریض کی عیادت کرنا (۲) جنازے کے ساتھ چلنا (۳) میت کے لئے کفن خریدنا (۴) میت کا قرض ادا کرنا۔

آٹھویں باب پر مکتوب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کے ولی ہیں جو ان آٹھ دروازوں سے داخل ہونا چاہتا ہے اُسے چاہیے چار خصلتوں سے وابستہ ہو جائے (۱) سچ کے ساتھ (۲) سخاوت کے ساتھ (۳) حُسنِ اخلاق کے ساتھ (۴) اللہ کے بندوں کو اذیت دینے سے ہاتھ روک لے۔

پھر جہنم کے دروازوں تک آئے پہلے دروازہ پر کلمات تحریر تھے (۱) جھوٹوں پر اللہ کی لعنت (۲) اور اللہ کی لعنت ہے بخیلوں پر (۳) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو دوسرے دروازے پر تین کلمات تحریر ہیں (۱) جس نے اللہ سے رجوع کیا وہ سعادتمند ہوا (۲) جو اللہ سے ڈرا وہ امن پا گیا (۳) مغرور ہلاک ہوا جس نے اللہ کے سوا رجوع کیا اور اس کے علاوہ کسی سے ڈرا اور چوتھے دروازہ پر تین کلمات مکتوب ہیں (۱) جس نے اسلام کی توہین کی اللہ نے اسے ذلیل کیا (۲) جس نے اہل بیت نبی کی توہین کی اللہ نے اُس کو ذلیل کیا (۳) بس اللہ نے اُسے ذلیل کیا جس نے مخلوق پر ظلم میں ظالمین کی مدد کی اور پانچویں

دروازے پر تین کلمات تحریر ہیں (۱) خواہشات کی پیروی مت کرو بے شک خواہشاتِ نفسانی ایمان کو دُور کر دیتی ہیں (۲) جن چیزوں میں تیرا کوئی مقصد نہ ہو ان میں کثرت سے گفتگو نہ کیا کرو ورنہ تم اپنے ربّ کی نظر میں گر جاؤ گے (۳) اور ظالموں کی مددمت کر اس لئے کہ جنت کی تخلیق میں ظالموں کیلئے نہیں ہوئی چھٹے باب پر یہ تین کلمات تحریر ہیں (۱) میں مجتھدین پر حرام ہوں (۲) میں صدقہ کرنے والوں پر حرام ہوں (۳) میں روزہ داروں پر حرام ہوں اور ساتویں دروازہ پر یہ تین کلمات تحریر ہیں (۱) اپنے آپ کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے (۲) اپنے نفسوں کو ڈانٹ لو اس سے پہلے کہ تمہیں ڈانٹا جائے (۳) اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اس سے پہلے کہ تمہیں ردّ کر دیا جائے اور تم اس پر قادر نہ رہو۔

از مترجم:

فضائل و مناقب میں مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے مختلف الفاظ سے روایات وارد ہوئی ہیں پایۂ عرش کی روایات میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد آپ کرم اللہ وجہہ کی نصرت و تائید کا ذکر ہے اسی طرح ایک روایت میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد آپ کرم اللہ وجہہ کی محبوبیت اور حضرت سیّدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا اور حسنین کریمین اور ان کی محبت و بُغض کا ذکر ہے اسی طرح محدثِ سرینگر رحمۃ اللہ علیہ نے مودۃ القربیٰ کی مودۃ السادسہ میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت کو نقل فرمایا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو لواء الحمد کی تعریف اور اس کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا اور اس کا ستون سُرخ یاقوت کا اور اس کا قبضہ سفید موتی کا اور اس کا پھریرا زمرد کا ہوگا اور اس کے تین گیسو ہونگے ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا وسطِ دنیا میں ان کے اوپر تین سطریں لکھی ہوں گی

پہلی سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دوسری سطر الحمد اللہ رب العالمین اور تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ ہوگی ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا اب یہ فرمایئے اس علم کو کون اٹھائے گا فرمایا اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو دنیا میں میرا علم اُٹھاتا ہے یعنی علی بن ابیطالب کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا اب یہ فرمایئے آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہونگے فرمایا مومنین، اولیاء اللہ اور شیعہ حق اور میرے شیعہ اور میرے محبّ اور علی کے شیعہ اور اس کے محبّ اور انصار اِس علم کے سایہ میں ہونگے پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور ان کا انجام بہت نیک ہے اور عذاب ہے اس شخص کیلئے جو علی کے باب میں مجھ کو جھٹلائے یا علی کو میرے باب میں جھٹلائے یا اس مرتبہ میں اس سے جھگڑا کرے جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کو قائم کیا ہے۔

چنانچہ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی ولایت نص حدیث سے ثابت ہے اس کا انکار کُفر ہے ولایتِ علی پر ایمان فرض ہے اور مولائے کائنات کی ولایت اہل سنت کے معتقدات میں شامل ہے۔

فرشتوں نے مجھ پر اور علی پر سات سال درود پڑھا ہے

۱۸۷۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَقَدْ صَلَّتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلَیَّ وَعَلٰی عَلِیٍّ سَبْعَ سَنِیْنَ لِاَنَّ کُنَّا نُصَلِّیْ وَلَیْسَ مَعَنَا اَحَدٌ یُصَلِّیْ غَیْرَنَا ۔ کہ فرشتوں نے مجھ پر اور علی پر سات سال درود پڑھا ہے اس لئے کہ ہم نے اُس وقت نماز پڑھی جب ہمارے علاوہ کوئی نماز پڑھنے والا نہیں تھا۔

علی کا سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنا

۱۸۸۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوموار کے دن نماز پڑھی اور سوموار کے آخری پہر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نماز پڑھی اور منگل کے دن فجر سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی اس سے پہلے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی اور شخص نماز پڑھتا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سات سال اور کچھ دن تک خفیہ طور پر نماز ادا فرمائی۔

۱۸۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوموار کے روز اعلان نبوت فرمایا اور منگل کے روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسلام کی تصدیق فرمائی۔

سب سے پہلا نمازی

۱۹۰۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِنَّ اَوَّلَ مَنْ صَلّٰی مَعِیَ عَلِیٌّ کہ بے شک سب سے پہلے میرے ساتھ جس نے نماز پڑھی وہ علی ہے۔

اڑتالیسواں باب:

میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے

۱۹۱۔ یحییٰ بن سلمہ یعنی ابن کہیل نے کہا میں نے اپنے والد کو حبة العزی سے بیان کرتے ہوئے سُنا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر مسکراتے دیکھا اس سے پہلے میں نے آپ کو اتنا مسکراتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپکی داڑھیں ظاہر ہوئیں اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے حضرت ابو طالب کا قول یاد آ گیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم بطن نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضرت ابو طالب ہم پر ظاہر ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اے بھتیجے آپ کیا کر رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو نماز کی دعوت دی تو انہوں نے کہا جو تم کرتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اللہ

کی قسم میری سیرین کبھی بلند نہیں ہو گی راوی کہتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے والد گرامی کے اس قول پر تعجب کی وجہ سے مسکرائے پھر مولا علی علیہ السلام نے یوں فرمایا اے اللہ میں اعتراف کرتا ہوں بے شک اس اُمت سے مجھ سے پہلے سوائے تیرے نبی کے کسی نے تیری عبادت نہیں کی یہ جُملہ آپ نے تین مرتبہ دھرایا اے اللہ میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

میں صدیق الاکبر ہوں

۱۹۲۔ عباد بن عبداللہ اسدی نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اَنَا عَبْدُاللّٰہِ وَاَخُوْرَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا صَدِیْقُ الْاَکْبَرِ لَایَقُوْلُھَا بَعْدِیْ اِلَّا کَاذِبٌ صَلَّیْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ. میں اللہ کا بندہ ہوں اور رسول اللہ کا بھائی ہوں اور میں صدیق الاکبر ہوں میرے بعد جو یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

میں اتنا کبھی بلند نہیں ہوا جتنا اُس وقت ہوا

۱۹۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں کعبہ میں گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ میں کعبہ کے ساتھ بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں پر سوار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اُٹھنے کو فرمایا میں اُٹھ کھڑا ہوا جب آپ نے دیکھا کہ مجھ میں ضعف ہے تو مجھے بیٹھنے کو فرمایا جب میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے اُتر آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی تم میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر سوار ہو گیا پھر رسول اللہ مجھے کندھوں پر سوار کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور مجھ سے فرمایا قریش کے سب سے بڑے بُت کو گرا دو یہ بُت تانبے کا بنا ہوا تھا جسے لوہے کی میخوں سے چھت میں گاڑا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اس بُت کا قلع قمع کر دو اور آپ یہ فرما رہے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقاً (الاسراء) حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل تو نابود ہونے والا ہی ہے۔ میں اُسے اکھیڑتا رہا حتیٰ کہ اسے اکھیڑنے میں کامیاب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اِسے نیچے گرا دو جب میں نے اِسے گرایا تو وہ بُت پاش پاش ہو گیا پھر میں کعبہ کی چھت سے نیچے اُترا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں وہاں سے چل پڑے ہمیں اندیشہ تھا کہ اگر ہمیں قریش کے کسی فرد نے دیکھ لیا تو فتنہ کھڑا ہو سکتا ہے حضرت علی فرماتے ہیں میں اتنا کبھی بلند نہیں ہوا جتنا اُس وقت تھا۔

لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ

۱۹۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آ کر بیان کیا کہ یمن میں ایک بُت ہے جو لوہے میں پوشیدہ ہے علی کو وہاں بھیج دیجئے اور اُس کو اُکھاڑ کر اس لوہا لے لیجئے حضرت علی علیہ السلام کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بُلا کر یمن کی طرف بھیجا میں نے جا کر اس بُت کو اکھاڑا اور اس کا لوہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے اس لوہے سے دو تلواریں بنوائیں ایک کا نام ذوالفقار رکھا اور دوسری کا نام مخذم رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالفقار کو باندھ لیا اور مخذم مجھے عطا فرمائی پھر بعد میں مجھے ذوالفقار عطا فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس سے جنگ کرتے دیکھا تو فرمایا لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ وَلَا فَتٰى اِلَّا عَلِيّ. ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں اور علی جیسا جوان کوئی نہیں۔

حضرت علیؑ کے اشعار

۱۹۵۔ اسحاق بن یسار نے کہا جب حضرت علی نے اپنی تلوار حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دی تو یہ اشعار پڑھے

أفاطم هاك السيف غير ذميم فلست برعيد و لا بلئيم
لعمري لقد اعذرت في نصر احمد و مرضاة ربّ بالعباد رحيم

اے فاطمہ یہ لو وہ تلوار جس کی طرف کوئی انگلی نہیں اُٹھا سکتا کہ یہ بُری ہے ورنہ نہ تو میں بزدل ہوں اور نہ ہی کم ظرف۔ مجھے میری زندگی کی قسم میں اس تلوار کو اٹھانے کا عذر رکھتا ہوں کہ میں اس سے احمد مرسل کی مدد کرتا ہوں اور رحیم رب کے بندوں کی نصرت کے ذریعے اس کی رضا کا طلبگار ہوتا ہوں۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ

اس دن ہواؤں کے شور میں منادی کی یہ آواز سنائی دے رہی تھی

لا سيف الا ذوالفقار ولافتیٰ الا علی
فاذا ندبتم هالكا فابكوا الوفي واخو الوفي

ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی جوان نہیں اگر تم مرنے والے کو رونا چاہتے ہو تو اس پر گریہ وزاری کرو جو خود بھی وفادار ہو اور اس کا بھائی بھی وفادار ہو۔

خیبر کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علی کو علم عطا کرنا

۱۹۶۔ سھل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا **لا عطين هذا الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله و رسوله و يحبه الله ورسوله.** کہ کل میں علم اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح عطا فرمائے گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اسکا رسول اُس سے محبت کرتے ہونگے۔ لوگوں نے وہ رات جاگتے ہوئے اس امید پر گزاری کہ شاید علم انہیں عطا ہو جب اگلے دن صبح ہوئی تو ہر شخص کی تمنا تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم اُسے عطا کریں گے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُن کو میرے پاس بلاؤ پس حضرت علی تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آنکھوں

پر لعاب لگایا اور اُن کیلئے دعا کی وہ تندرست ہو گئے جیسا کہ آپکو کبھی درد تھا ہی نہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو علم دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اُس وقت ان سے لڑوں جب تک یہ ہماری طرح نہ ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے سے ان میں سے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لئے سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے۔

انچاسواں باب:

غزوہ خندق میں علی کی مبارز طلبی

۱۹۷۔ بہز بن حکیم اپنے والد انہوں نے اپنے جدّ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَمُبَارَزَۃُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ لِعُمَرِوبْنِ عَبْدِ وُدّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. یوم خندق کی علی مبارز طلبی عمرو بن عبدود کے مقابلہ میں قیامت تک میری اُمت کے اعمال سے افضل ہے۔

پچاسواں باب:

غزوہ اُحد میں علی کے حملے

۱۹۸۔ حضرت ابو رافع ؓ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جدّ سے روایت کی انہوں نے کہا اُحد کے دن جب علی نے اصحاب الویہ کو قتل کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے ایک مشرک جماعت کو دیکھا تو علی سے فرمایا ان پر حملہ کرو پس علی نے حملہ کیا اور اُن کو متفرق کر دیا اور ھشام بن اُمیہ المخزومی کو قتل کیا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے قریش سے دوسری جماعت کو دیکھا تو علی سے فرمایا ان پر حملہ کرو پس آپ نے اُن پر حملہ کیا اور متفرق کر دیا اور عمرو بن عبداللہ الجمعی کو قتل کیا اس کے بعد قریش سے ایک اور جماعت کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علی سے فرمایا ان پر حملہ کرو پس آپ نے اُن پر حملہ کیا اور اُس کو متفرق کر دیا اور یشکر بن مالک عمرو ابن لوی کو قتل کیا پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جبرئیل آئے اور کہا بے شک یہ مواسات ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اِنَّهُ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ . فَقَالَ جِبْرَئِيلُ وَاَنَا مِنْكُمَا . وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں آپ دونوں سے ہوں۔ پس منادی کی آواز کو سُنا۔ لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارُ وَلَا فَتٰى اِلَّا عَلِيّ. ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں اور علی جیسا کوئی جوان نہیں۔

موفق بن احمد مکی اخطب خوارزمیؒ کے اشعار

۱۹۹۔ امام ضیاء الدین اخطب خوارزم موفق ابن احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر کہے۔

اسد الالہ وسیفہ وقنائہ — کالصقر یوم صیالہ والناب
جاء النداء من السماء وسیفہ — بدم الکماۃ یلع فی التسمکاب
لا سیف اِلا ذوالفقار ولا فتیٰ — الا علی ہازم الاحزاب

اللہ کے شیر اور اسکی تلوار اور نیزہ نے اس طرح کامیابی حاصل کی کہ لوگ ان پر فریفتہ ہو رہے تھے اور اُس دن ان ہی کی سرداری تھی آسمان سے یہ صدا آئی اس شیر کی تلوار سرخ و سیاہ خون بہاتی ہوئی قلبِ لشکر میں پہنچ جاتی ہے اور اس ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی جوان نہیں ہے کہ جوان تمام گروہوں کو شکست سے دوچار کرتا ہو۔

کل میں علم اُس کو دوں گا جو مرد ہوگا

۲۰۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا تو وہ بزدلی سے واپس لوٹ آیا پس محمد بن مسلمہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے آج تک محمود بن مسلمہ کی لڑائی جیسی جنگ نہیں دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم دشمن کی ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو تمہیں معلوم نہیں کہ جنگ میں تمہیں کس آزمائش سے گزرنا پڑھے جب تمہاری ملاقات دشمن سے ہو تو یوں کہنا اے اللہ تو ہمارا ربّ ہے اور ان کا بھی ربّ ہے ہماری پیشانیاں اور انکی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں انہیں صرف تو ہی قتل کر سکتا ہے پھر تم زمین پر بیٹھنے کو لازم کر لینا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا) جب تم پر حملہ آور ہو جائیں تو اُٹھ جانا اور تکبیر کہنا اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کل میں ضرور ایسے شخص کو علم دوں گا جو مرد ہوگا اللہ اور اسکا رسول اُس سے محبت کرتے ہونگے اور وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہوگا وہ پیٹھ نہیں دکھائے گا جب اگلے دن آپ حضرت علی کے پاس آئے تو حضرت علی آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا تھے حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس تکلیف کی وجہ سے میں اپنے قدموں کی جگہ کو بھی نہیں دیکھ سکتا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا اور اُن کو علم عطا فرمایا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کو کس بات پر قتل کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللّٰہ کی گواہی نہ دیں اور یہ گواہی نہ دیں کہ میں اللہ کا برحق رسول ہوں اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے خون اور مال کا ہم پر حق ہے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

قلعہ کے دروازہ کو ڈھال بنا لیا

۲۰۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو لشکر کا علم دے کر قلعہ خیبر کی طرف بھیجا تو میں بھی ان کے ساتھ تھا جب حضرت علی قلعہ کے قریب پہنچے تو وہاں کے لوگ آپ کے مقابلہ میں لڑنے کیلئے نکلے آپ اُن کے ساتھ لڑائی کر رہے تھے اتنے میں یہودی نے ایسا وار کیا کہ آپ کے ہاتھ سے ڈھال چھوٹ کر گر گئی تو حضرت علی نے قلعہ کے دروازہ کو ڈھال بنا لیا آپ اس دروازہ کو ڈھال بنا کر لڑتے رہے اور جب تک جنگ ہوتی رہی وہ دروازہ آپ کے ہاتھ میں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں پر فتح نصیب فرمائی پھر آپ نے وہ دروازہ پھینک دیا میں نے دیکھا میرے ساتھ سات آدمی تھے اور میں آٹھواں تھا ہم سب نے مل کر اس دروازہ کو اُلٹنا چاہا تو ہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔

۲۰۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں خیبر کے دن حضرت علی نے خیبر کا دروازہ اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان اسے سیڑھی بنا کر اُوپر چڑھے پس قلعہ خیبر فتح ہوا جنگ کے بعد اسے اٹھانے کا تجربہ کیا گیا تو اسے چالیس مرد مل کر اٹھا سکے تھے۔

اکیانوواں باب:

لعابِ رسول ﷺ کی برکت

۲۰۳۔ حضرت ام موسیٰ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ خیبر کے دن جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں میں لعاب لگایا اُس کے بعد میری آنکھوں میں آشوب اور سر میں درد نہیں ہوا اُس کے بعد مجھے علم عطا ہوا۔

۲۰۴۔علی بن عثمان خطابی مغربی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول بیان کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خیبر کے روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم عطا فرمایا اُس دن سے نہ تو میری آنکھیں دُکھیں اور نہ ہی میرے سر میں درد ہوا۔

۲۰۵۔عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام گرمیوں میں سردی والا لباس اور سردیوں میں گرمیوں والا لباس پہنتے تھے ابی لیلیٰ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آشوب چشم میں مبتلا ہوں پس آپ نے میری آنکھوں میں لعاب لگایا اور دعا فرمائی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کردے اُس دن سے نہ میں گرمی محسوس کرتا ہوں اور نہ سردی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کل میں علم اس کو دوں گا جو مرد ہوگا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اُسکا رسول اُس سے محبت کرتے ہونگے وہ فرار اختیار نہیں کرے گا پس لوگوں کی خواہش تھی کہ یہ اعزاز اُنہیں ملے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو بلایا اور اُن کو علم عطا فرمایا۔

۲۰۶۔سوید بن غفلہ نے کہا ہم نے حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ سخت سردی میں دو کپڑوں میں ملبوس تھے ہم نے کہا آپ بے خبری میں ہماری اس سرزمین پر داخل نہ ہونا یہ سردی والی جگہ ہے اور آپ کی زمین کی طرح گرم نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے سردی نہیں لگتی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خیبر کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں تو اپنا دفاع نہیں کر پاؤں گا میں آشوب چشم میں

مبتلا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعاب لگایا اور مجھے سردی سے محفوظ ہونے کی دعا فرمائی اس کے بعد نہ تو مجھے سردی لگی اور نہ میری آنکھیں دُکھیں۔

باونواں باب:

اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو ھادی اور مہدی پاؤ گے

۲۰۷۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابوبکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اُس کو جسم میں ضعیف اور اللہ کے امر میں قوی پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو اُس کو جسم میں قوی اور اللہ کے امر میں بھی قوی پاؤ گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے تو اُس کو ہادی اور مہدی پاؤ گے میں دیکھ رہا ہوں تم ایسا نہیں کرو گے۔

۲۰۸۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس امارت وخلافت کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابوبکر کو والی بناؤ گے تو تم اسکو بدن میں ضعیف اور اللہ کے امر میں قوی پاؤ گے اور اگر تم عمر کو والی بناؤ گے تو اُس کو بدن میں قوی اور اللہ کے امر میں بھی قوی پاؤ گے اور اگر تم علی کو والی بناؤ گے تو اُس کو ھادی اور مہدی پاؤ گے وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہرا سانس بھرا

۲۰۹۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا ایک صبح کو آپ نے بڑا گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اتنا گہرا سانس کیوں بھرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابن مسعود مجھے عنقریب میرے انتقال پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس کو

خلیفہ بناؤں میں نے عرض کیا ابوبکر کو پس آپ خاموش ہو گئے اُس کے بعد پھر گہرا سانس لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے گہرا سانس کیوں بھرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے عنقریب میرے انتقال پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس کو میں نے عرض کیا حضرت عمر کو آپ خاموش ہو گئے اس کے بعد پھر گہرا سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے گہرا سانس کیوں بھرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے عنقریب میرے انتقال پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس کو خلیفہ بنائیں میں نے عرض کیا علی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے اور اللہ کی قسم اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں جنت میں داخل کریں گے۔

میں نے سب سے زیادہ اپنا مطیع علی کو دیکھا ہے

۲۱۰۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے اپنے باپ انہوں نے اپنے جد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف سیر کرائی گئی پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر سدرۃ المنتہیٰ تک میں اپنے رب کے سامنے کھڑا تھا اُس نے مجھ سے فرمایا اے محمد میں نے عرض کیا **لبیک و سعدیک** اُس نے فرمایا تم نے میری مخلوق کی آزمائش کی تو تم نے ان میں سے کس کو اپنا زیادہ مطیع و فرمانبردار دیکھا میں نے عرض کیا میرے ربّ میں نے سب سے زیادہ اپنا مطیع علی کو دیکھا اللہ نے فرمایا اے محمد تو نے سچ کہا کیا آپ نے کوئی اپنا خلیفہ بنایا جو آپ کی طرف سے ادا کرے اور میرے بندوں میں جو نہیں جانتے اُن کو میری کتاب کی تعلیم دے میں نے عرض کیا اے ربّ تو میرے لئے منتخب کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے علی کو منتخب کیا تم علی کو اپنا وصی و خلیفہ بناؤ اے محمد علی ہدایت کا پرچم میری اطاعت کرنے والوں کا امام اور میرے

اولیاء کا نور ہے وہ ایک ایسا کلمہ ہے جس کو متقین نے اپنے لئے لازم کرلیا ہے جس نے اُس سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی جس نے اُس سے بُغض کیا اُس نے مجھ سے بُغض کیا اے محمد اُن کو بشارت دے دو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا اے میرے رب میں نے اُس کو خوشخبری دے دی ہے حضرت علی نے عرض کیا میں اللہ کا بندہ ہوں کہ وہ مجھے میرے انجام سے دوچار کرے اس نے میری خطاؤں کے باعث مجھ پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا اگر وہ میرے وعدے کو پورا کرے تو وہ میرا آقا و مولا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا اے اللہ علی کا دل روشن کر دے اور علی کے ذریعے ایمان کو شادابی عطا فرما اللہ نے فرمایا میں نے علی کی ولایت میں ہی ایمان کی بہار رکھی ہے لیکن میں نے ایک آزمائش اسی سے مختص کی اس کے علاوہ میرے کسی ولی کے ساتھ خاص نہیں۔

نبی اکرام ﷺ کی علی سے ایک لمبی سرگوشی

۲۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی شفیق اور ہمدرد زوجہ تھیں اُنہیں نبی اکرم سے سب بیویوں سے زیادہ محبت تھی ان کا ایک چچا تھا جس نے اُن کو پالا تھا وہ ہر نماز سے پہلے حضرت علی پر سب و شتم کرتا تھا ایک دن حضرت ام سلمہ نے اپنے چچا سے پوچھا اے چچا آپ حضرت علی کو گالیاں کیوں دیتے ہیں اُس نے جواب دیا کیونکہ علی نے عثمان کو قتل کیا تھا اور وہ ان کے خون میں برابر کے شریک ہیں حضرت امہ سلمہ نے کہا اگر آپ میرے چچا نہ ہوتے اور آپ نے مجھے پالا نہ ہوتا جس کی وجہ سے آپ کی میرے نزدیک اپنے باپ کی طرح عزت و عظمت ہے تو میں آپ کو ہرگز رسول اللہ کے اس راز سے مطلع نہ کرتی لیکن آپ بیٹھیں تاکہ میں آپ کو حضرت علی کے متعلق صرف وہ بتاؤں جو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے حضرت ام سلمہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری باری کے دن میرے پاس تشریف

لائے کیونکہ نو دنوں میں سے ایک دن میرے حصے آتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں ڈالے ہوئے اور اپنا ہاتھ اُن پر رکھے ہوئے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ آپ باہر چلی جائیں اور ہم دونوں کو تنہا چھوڑ دیں پس میں باہر نکل گئی اور وہ دونوں آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگے جبکہ میں اُن کی باتیں سُن رہی تھی لیکن میں یہ نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ آپ دونوں کیا گفتگو کر رہے ہیں یہاں تک کہ میں نے کہا آدھا دن تو گزر چکا ہے پھر میں ان کے پاس گئی اور سلام کرنے کے بعد عرض کیا کیا میں اندر آسکتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ابھی آپ اندر نہیں آسکتیں بلکہ اپنی جگہ پر واپس چلے جائیں آپ دونوں نے اتنی لمبی سرگوشی کی کہ ظہر کا وقت ہو گیا میں نے عرض کیا آج کا دن تو جا رہا ہے اور آپ علی کے ساتھ مشغول ہیں پھر میں چلتی ہوئی گئی اور دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کرنے کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ابھی نہیں ابھی آپ اندر نہیں آسکتیں پھر میں واپس لوٹ گئی اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی میں اپنے آپ سے کہنے لگی اب زوال کا وقت ہو گیا ہے اور آپ نماز پڑھنے کیلئے باہر نکلیں گے میرا دن گزرتا جا رہا ہے اور میں اس سے زیادہ دیر انتظار اور صبر نہیں کر سکتی پس میں چلتی ہوئی دروازے پر آکر کھڑی ہو گئی اور انہیں سلام کرنے کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں آپ اندر آسکتی ہیں پھر میں اندر گئی تو دیکھا کہ حضرت علی نے اپنے ہاتھ رسول اللہ کے دونوں گھٹنوں پر رکھے ہوئے ہیں اور کبھی وہ اپنا منہ نبی اکرم کے کان کے قریب کرتے ہیں اور کبھی نبی اکرم اپنا منہ حضرت علی کے کان کے قریب کرتے ہیں اور حضرت علی کہہ رہے تھے کیا میں اس طرح زندگی گزاروں اور یہ کچھ کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا ہاں جب میں کمرے میں داخل ہوئی تو حضرت علی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کے سامنے تھے میرے اندر آنے کے بعد حضرت علی باہر

تشریف لے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پاس بُلایا جس طرح کوئی شوہر اپنی بیوی سے ہمدردی کرتا ہے اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ہمدردی کرنے لگے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اے ام سلمہ مجھے ملامت نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ یہ حکم دے رہا ہے کہ میں اپنے بعد علی کو وصی قرار دوں جبکہ اس وقت میں جبرئیل اور علی کے درمیان بیٹھا ہوا تھا میرے دائیں طرف جبرئیل اور میرے بائیں جانب علی تشریف فرما تھے جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ میرے بعد تا قیامت جو کچھ اس کائنات میں رُونما ہونے والا ہے وہ سب کچھ علی کو بتاؤں پس میں تم سے معذرت خواہ ہوں اور مجھے ملامت نہ کرنا میں تمہارے وقت میں ان کو یاد کیا ہے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر اُمت سے ایک نبی کو چُنا ہے اور پھر ہر نبی کے وصی کو چُنا ہے پس اس کا میں نبی ہوں اور میرے بعد میری اُمت میں میری عترت واہلبیت اور علی وصی ہیں حضرت ام سلمہ کہتی ہیں یہ سب وہ ہے جو میں نے آج تک خود علی کے بارے میں مشاہدہ کیا اور میں خود اس کی گواہ ہوں اے چچا آپ ان پر سب وشتم کرتے ہیں اور اس بات کو اپنے پاس راز رکھیے گا پس اس دن کے بعد ان کا چچا شب وروز مناجات کرتے ہوئے یہی کہتا اے میرے پروردگار میں علی کے متعلق جس امر سے جاہل تھا مجھے اس پر بخش دے بے شک حضرت علی کا دوست میرا دوست اور اُن کا دشمن میرا دشمن ہے پھر اُس نے سچی اور پُختہ توبہ کی۔

ترپینواں باب:

اگر تم علی کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو ضرور جنت میں لے جائے گا

۲۱۲۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک رات کی تاریکی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے پس آپ نے ایک لمبا سانس لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے

عنقریب اپنے انتقال پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے خلیفہ بنا جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس کو میں نے عرض کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آپ خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانس بھرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا اے ابن مسعود مجھے عنقریب میرے انتقال پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا دیں آپ نے فرمایا کس کو میں نے عرض کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے لمبا سانس لیا میں نے عرض کیا آپ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا اے ابن مسعود مجھے عنقریب میرے انتقال پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا دیں آپ نے فرمایا کس کو میں نے عرض کیا علی بن ابیطالب کو آپ نے فرمایا مجھے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میرے جان ہے اگر تم اُس کی اطاعت کرو گے وہ تم سب کو ضرور جنت میں لے جائے گا۔

تمام جنگوں میں مولا علیؑ حق پر ہیں

۲۱۳۔وجیہ الشحامی نے ابو بکر یعقوب بن احمد الصیرفی سے روایت کیا اور ان دونوں نے حاکم محمد بن عبداللہ بن محمد البیع سے روایت کیا کہ مسلمانوں کا اس بات پر اعتقاد ہے کہ امیر المومنین علی بن ابیطالب ناکثین وقاسطین و مارقین کے قتال میں حق اور درست رائے پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُکم کے مطابق خوارج اور نواصب کے قول کے مخالف مسلمانوں پر اس کی معرفت و پہچان لازم ہے جیسا کہ ابوداؤد سجستانی نے کہا

احب ابا بکر و عمر ولا تکن ناصبیا واحب علیا ولا تکن رافضیا

میں ابوبکر و عمر سے محبت کرتا ہوں اس لئے مجھے ناصبی نہ کہو اور میں علی سے محبت کرتا ہوں اس لئے مجھے رافضی نہ کہو۔

خوارج کا بیان

۲۱۴۔ سلمہ بن کھیل نے کہا کہ مجھ سے زید بن عھب الجھنی نے بیان کیا کہ وہ اُس لشکر میں شامل تھے جو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف روانہ ہوئے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرما رہے تھے میری اُمت سے ایک قوم خروج کرے گی جو قرآن پڑھیں گے تمہارا پڑھنا ان کے سامنے کچھ نہ ہوگا اور تمہاری نمازیں ان کے سامنے کچھ نہ ہونگی تمہارے روزے ان کے سامنے کچھ نہ ہونگے وہ قرآن پڑھیں گے اور سمجھیں گے کہ یہ ان کیلئے ہے اور ان پر ہی لازم ہے ان کی نمازیں ان کے حلق سے نیچے نہیں اُتریں گی وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اگر اس لشکر کو جو اُن سے جا ملے ہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی ان کیلئے کیا فیصلہ فرمایا ہے تو عمل کا تکلف نہ کریں اس قوم کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہے اس کا بازو ہے لیکن کلائی نہیں ہے اور اس کے بازو پر عورت کے پستان کے سرے کی طرح نشان ہے اور اس پر سفید بال ہیں کیا تم معاویہ اور اہل شام کی طرف چلے گئے اور ان لوگوں کو اپنی اولاد اور اموال میں خلیفہ چھوڑ گئے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ یہ بھی اسی قوم کی طرح ہوں گے کہ انہوں نے حرام خون بہایا ہے اور لوگوں کے جانوروں پر حملہ کیا ہے پس تم اللہ تعالیٰ کے نام پر چلو۔ سلمہ بن کھیل نے کہا کہ میں اور زید بن وھب ایک جگہ اترے یہاں تک کہ ہم ایک پُل سے گزرے جب ہمارے جنگ ہوئی تو خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وھب راسبی تھا اس نے انہیں کہا کہ اپنے نیزے سیدھے کرلو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال کر سونت لو مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ وہ تم سے قسم لیں گے جس طرح انہوں نے حروراوالے دن قسم لے لی تھی پس وہ اپنے اپنے مقام پر آگئے اور نیزوں سے حملہ کیا اور اپنی تلواریں سونت لیں لوگ ایک دوسرے کو نیزے مارنے لگے اور ان میں سے بعض کو قتل

کیا اس دن صرف دو آدمیوں کو ہی تکلیف پہنچی ،حضرت علی نے فرمایا کہ ان میں سے ڈھو کے باز کو تلاش کرو پس انہوں نے تلاش کیا مگر وہ نہ ملا تو مولا علی خود کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے آپس میں جنگ کی تھی تو مولا علی نے فرمایا کہ ان کو پیچھے ہٹاؤ تو لوگوں نے ہٹا دیا تو اس آدمی کو زمین پر لیٹے ہوئے پایا تب مولا علی علیہ السلام نے تکبیر کہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنچایا پس عبیدہ سلمانی اُٹھے اور عرض کیا اے امیر المومنین وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک ہم نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی مولا علی نے فرمایا ہاں خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں حتیٰ کہ آپ نے اُس شخص سے تین مرتبہ قسم لی اور اُس نے آپ کو تین مرتبہ قسم دی۔

۲۱۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت عبید اللہ بن ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حروریہ نے خروج کیا تو وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے حروریہ نے کہا لا حکم الا للہ کہ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے حضرت علی نے فرمایا یہ کلمہ حق ہے مگر اس سے ان کی مراد باطل ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اوصاف بیان کیے اور میں ان کی صفات کو پہچانتا ہوں جو اس پر متفق ہیں وہ حق بات اپنی زبانوں سے تو کہتے ہیں لیکن ان کے یہاں سے آگے نہیں جاتا اور اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یہ اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ قابل نفرت ہیں ان میں ایک شخص سیاہ فام ہے اس کا بازو عورت کے پستان کی طرح ہل رہا ہے جب خوارج قتل ہو چکے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اُس شخص کو دیکھو پس اُس کو ڈھونڈا مگر نہ پایا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا واپس لوٹ جاؤ خدا کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھے سے جھوٹ بولا گیا ہے یہ جُملہ آپ نے دو یا تین مرتبہ دُہرایا آخر وہ ڈھونڈنے پر ایک گڑھے سے مل گیا

حتیٰ کہ اُس کو آپ کے پاس لے آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا عبید اللہ کہتے ہیں کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ نے جو اُن کے معاملے میں فرمایا میں اُس وقت وہاں موجود تھا۔

۲۱۶۔ حاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوریؒ نے اپنی سند کے ساتھ کہا کہ اُس دن امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب نے خطبہ دیا جس میں کئی خطبے شامل تھے ان میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان خوارج کے جنگ کرنے کے حُکم کا ذکر فرمایا۔

مجھے تین گروہوں سے لڑنے کا حُکم دیا گیا ہے

۲۱۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھے تین گروہوں سے لڑنے کا حُکم دیا گیا اور وہ تین یہ ہیں (۱) قاسطین (۲) ناکثین (۳) مارقین۔ قاسطین اہلِ شام ہیں ناکثین اہل جمل ہیں اور مارقین اہل نہروان یعنی حروریہ ہیں۔

۲۱۸۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے قوم کی خانہ جنگی میں صرف لوگوں کی دین سے دوری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل شدہ کلام کا انکار ہی پایا ہے۔

تم میں ایک شخص تاویل قرآن پر لڑے گا

۲۱۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا اِنَّ مِنۡکُمۡ مَنۡ یُقَاتِلُ عَلٰی تَاوِیۡلِ الۡقُرۡآنِ کَمَا قَاتَلۡتُ عَلٰی تَنۡزِیۡلِهٖ قَالَ اَبُوۡ بَكۡرٍ اَنَا هُوَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ عمر اَنَا هُوَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰکِنۡ خَاصِفُ النِّعَلُ. تم میں ایک شخص تاویل قرآن پر لڑے گا جس طرح میں تنزیل قرآن پر لڑا ہوں حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ

میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جوتے کو پیوند لگانے والا۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نعلین درست کرنے کیلئے علی کو دیا تھا۔

چورنواں باب:

رسول اللہ ﷺ نے ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جہاد کا حُکم دیا

۲۲۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جہاد کرنے کا ہمیں حکم دیا تھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں ان کے ساتھ جہاد کا حکم دیا یہ فرمائیں ہم کس کے ساتھ مل کر ان سے جہاد کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی بن ابیطالب کے ساتھ مل کر اُن کے ساتھ عمار بن یاسر شہید ہوگا۔

۲۲۱۔ مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت ابو ایوب انصاری آئے تو ہم نے کہا کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر مشرکین سے اپنی تلوار سے جہاد کیا پھر اس کے بعد آپ مسلمانوں سے لڑے حضرت ابو ایوب نے فرمایا مجھے رسول اللہ نے ناکثین وقاسطین سے جہاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

۲۲۲۔ عتاب بن ثعلبہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علی بن ابیطالبؑ کے ساتھ ملکر ناکثین، قاسطین اور مارقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا۔

۲۲۳۔علقمہ نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب کے گھر سے نکلے اور حضرت ام سلمہ کے گھر تشریف لائے پس حضرت علی وہاں تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ خدا کی قسم یہ قاسطین، ناکثین اور مارقین قتل کرے گا۔

۲۲۴۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے تین گروہوں سے جہاد کرنے کا حکم ہے قاسطین، ناکثین اور مارقین سے، قاسطین اہل شام ہیں ناکثین اہل جمل ہیں اور مارقین سے مراد اہل نہروان ہیں۔

صفین میں حضرت عمار بن یاسرؓ کا قول

۲۲۵۔عمرو بن سلمہ کہتے ہیں میں نے صفین کے دن حضرت عمار بن یاسر کو دیکھا تھا وہ گندم گوں اور طویل تھے انہوں نے اپنے ہاتھ میں برچھی پکڑی ہوئی تھی اور انکا ہاتھ کانپ رہا تھا وہ کہہ رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر انہوں نے ہمیں ضرب لگائی تو ہم جان لیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ لوگ گمراہی پر ہیں۔

صفین میں پرچم کو دیکھ کر اصحاب کے آنسو گر پڑے

۲۲۶۔زبال بن حرملہ سے روایت ہے کہ میں صعصعہ بن صومان سے سُنا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علم لہرانے کا ارادہ کیا تو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا پرچم نکالا اور جب سے رسول اللہ نے انتقال فرمایا یہ پرچم نہیں دیکھا گیا حضرت علی نے پرچم لہراتے ہوئے قیس بن سعد بن عبادہ کو بلایا اور پرچم اُن کے حوالے کیا اس وقت انصار اور اہل بدر اکھٹے ہو گئے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم دیکھا تو گریہ

کرنے لگے اس وقت قیس بن سعد بن عبادہ یہ شعر پڑھ رہے تھے

هذا اللواء الذی کنا نحف به دون النبی و جبرئیل لنا مدد

ماضر من کانت الانصار عیبة ان لایکون له من غیرهم عضد

یہ وہی پرچم ہے جس کے گرد ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمع تھے اور جبرئیل ہمارے مدد کیلئے نازل ہوئے جس کے انصار مددگار ہوں اُس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اگرچہ ان کا انصار کے علاوہ کوئی دستِ بازو نہ ہو۔

حضرت عمارؓ کے قاتل باغی ہیں

۲۲۷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تقتل عمارا الفئة الباغیة. عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

امام ابوبکر نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت علی کی خلافت میں تنازع کیا وہ سب باغی ہیں اور اس بات پر ہمارے مشائخ نے عہد کیا ہے۔

پل صراط پر ولایت علی کا پروانہ

۲۲۸۔ مالک بن انس نے جعفر بن محمد انہوں نے اپنے والد انہوں نے اپنے اباء اور انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین وآخرین کو جمع کرے گا تو جھنم کے پل پر صراط نصب کرے گا اس کو کوئی پار نہ کر سکے گا مگر وہ جس کے پاس حضرت علی کی ولایت کا پروانہ ہوگا۔

۲۲۹۔ ابوعبیدہ اپنے باپ وہ اپنے جدّ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے وصیت کی گئی جو مجھ پر ایمان لایا اور ولایتِ علی بن ابیطالب کے ساتھ میری تصدیق کی پس جس نے اُن کے ساتھ محبت کی اُس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی اُس نے اللہ کے ساتھ محبت کی۔

قیامت کے دن علی کا قیام

۲۳۰۔ حضرت حسن بصری حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو علی فردوس کے اوپر قیام فرمائیں گے فردوس ایک پہاڑ کا نام ہے جو جنت کے اوپر بلند ہوگا رب العالمین کا عرش اس کے اوپر ہو گا جنت کی نہریں عرش کے دامن سے بہتی ہیں اور نہریں جنت میں الگ الگ بہتی ہیں علی نور کی ایک کرسی پر بیٹھیں گے آپ کے سامنے تسنیم (نہر) جاری ہوگی پل صراط صرف وہ شخص عبور کرسکے گا جس کے پاس علی کی ولایت اور ولایت اہل بیت کا پروانہ ہوگا علی اپنے دوستوں کو جنت میں اور بغض رکھنے والوں کو جہنم میں داخل کریں گے۔

پچپنواں باب:

جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے

۲۳۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِشْتَاقَتُ الْجَنَّةُ اِلَى ثَلاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسِلْمَانَ. کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے علی، عمار اور سلمان۔

اللہ نے مجھے چار آدمیوں کی محبت کا حکم دیا ہے

۲۳۲۔حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں کی محبت کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہیں بیان فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُن میں سے ایک علی ہے اس کے بعد فرمایا باقی تین یہ ہیں ابوذر و مقداد و سلمان مجھے ان کی محبت کا حکم ہے اور مجھے خبر دی گئی کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔

جنت میں علی کا چہرہ

۲۳۳۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَلِیٌّ یَزْهَرُ لَاهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا يَزْهَرُ كَوْكَبُ الصُّبْحِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا علی کا چہرہ اھل جنت کیلئے اس طرح چمکے گا جس طرح صبح کا ستارہ اہل دنیا کیلئے چمکتا ہے۔

علی کا مسلمانوں پر حق

۲۳۴۔حضرت عمار بن یاسر و حضرت ابوایوب انصاری دونوں سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حَقُّ عَلِيٍّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهٖ علی کا حق تمام مسلمانوں پر اس طرح ہے جسطرح والد کا حق اُس کی اولاد پر ہوتا ہے۔

۲۳۵۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حَقُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ کہ علی ابن ابیطالب کا اِس اُمت پر اسطرح حق ہے جسطرح والد کا حق اولاد پر ہوتا ہے۔

جس نے علی کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی

۲۳۶۔عمرو بن شاس اسلمی جو کہ اصحاب حدیبیہ سے تھے سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ یمن کی طرف سفر پر نکلا اور آپ سفر کے دوران مجھ سے سختی سے پیش آئے جسے میں نے اپنے دل میں مخفی رکھا جب میں واپس مدینہ پہنچا تو مسجد میں لوگوں سے اس بات کا شکوہ کیا یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی اور جب میں اگلے دن صبح کے وقت مسجد میں گیا تو اللہ کے رسول اپنے اصحاب کے درمیان موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو اپنی نظروں سے گھورا اور غصے کا اظہار کیا یہاں تک کہ میں بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو اللہ کی قسم تم نے مجھے اذیت دی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں اس چیز سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں آپ کو اذیت دوں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بَلٰی مَنْ آذٰی عَلِیًّا فَقَدْ آذَانِیْ ہاں جس نے بھی علی کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی۔

جو علی سے جُدا ہوا وہ مجھ سے جُدا ہوا

۲۳۷۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَنْ فَارَقَ عَلِیًّا فَارَقَنِیْ وَمَنْ فَارَقَنِی فَارَقَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ عزوجل سے جُدا ہوا۔

۲۳۸۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی جو مجھ سے جُدا ہوا پس وہ اللہ سے جُدا ہوا اور جو تجھ سے جدا ہوا وہ بے شک مجھ سے جدا ہوا۔

چھپنواں باب:

جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی

۲۳۹۔ابوعبداللہ الجدلی نے کہا میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی رسول اللہ کو گالی دیتا ہے میں نے عرض کیا اللہ کی پناہ یا سُبحان اللہ یا اس قسم کا کوئی کلمہ کہا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔

۲۴۰۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا گزر قریش کی ایک مجلس سے ہوا اُس وقت آپ کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو گالیاں دے رہے تھے آپ نے کہا میں کیا سُن رہا ہوں یہ کیا کہہ رہے ہیں ایک شخص نے کہا وہ حضرت علی کو گالیاں دے رہے ہیں آپ نے کہا مجھے اُن کے پاس لے چلو جب آپ اُن کے پاس پہنچے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو گالیاں دے رہا تھا اُنہوں نے کہا سبحان اللہ جس نے اللہ کو گالی دی اُس نے شرک کیا اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جس نے رسول اللہ کو گالی دی اُنہوں نے کہا سبحان اللہ جس نے رسول اللہ کو گالی دی اُس نے کفر کیا آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جس نے علی کو گالی دی اُنہوں نے کہا کیا علی کو گالی دینا اللہ ورسول کو گالی دینا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا خدا کی قسم میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ وَمَنْ سَبَّنِيْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَنْ سَبَّ اللّٰهَ اَكَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْخَرَيْهِ فِي النَّارِ. جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اُس نے اللہ کو گالی دی اور جس نے اللہ کو گالی دی اللہ

تعالیٰ اُسکو اوندھے بل دوزخ میں پھینکے گا۔ پھر وہاں سے چل دیے حضرت عبد اللہ نے اپنے قائد سے پوچھا کہ تم نے انکی باتیں سنیں اس نے کہا وہ کچھ نہیں بولے تو حضرت عبد اللہ نے پوچھا جب میں نے باتیں کی تو تم نے ان کے چہرے تو نہیں دیکھے کیسے تھے اُس نے کہا

نظروا الیک باعین محمرۃ نظر التیوس الی شفا الجازر

وہ آپ کی طرف سُرخ آنکھ سے دیکھ رہے تھے جیسے جنگلی بکرے کی نگاہیں ذبح کرنے والے کی چھری کی دھار کو دیکھتی ہیں حضرت عبد اللہ نے کہا تجھ پر میرا باپ قربان ہو کچھ مزید کہو اُس نے کہا

خزر العیون نوالس ابصارھم نظر الذلیل الی العزیز القاھر

ٹیڑھی آنکھوں سے نظروں کو جھکائے دیکھ رہے تھے جیسے ایک ذلیل آدمی بادشاہ قاہر کے سامنے نظر جھکائے کھڑا ہو حضرت عبد اللہ نے کہا تجھ پر میرا باپ قربان ہو مزید کہو اُس نے کہا میں مزید تو نہیں ہاں اتنا ضرور کہ ان کے زندہ لوگ ان کے مُردوں کیلئے عار ہیں اور انکے مردے گزرے ہوئے وقت کے ذلیل لوگ تھے۔

ستاونواں باب:

علی کو گالی دینے والا پاگل ہو گیا

۲۴۱۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک آدمی کے گرد کھڑے ہیں سعد بن مالک نے کہا یہ کیا ہے وہ بولے یہ شخص حضرت علی کو گالی دیتا ہے سعد بن مالک نے کہا اس سے دُور ہو جاؤ حتیٰ کہ یہ اپنے انجام کو پہنچ جائے سعد بن مالک نے کہا اے اللہ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا مواخذہ فرما، راوی نے کہا وہ شخص اپنے گھر نہیں پہنچا تھا کہ ایک شخص آیا اُس نے بتایا کہ وہ شخص جس کیلئے بد دعا کی گئی تھی اس پر خبط سوار ہو گیا پس وہ پاگل ہو گیا اور اُسے قتل کر دیا گیا۔

علی کی مخالفت سے توبہ کر لی

۲۴۲۔ابو طفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک شخص شدید درد سر میں مبتلا تھا تو وہ اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے بٹھایا اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اپنی انگلیاں رکھیں حتیٰ کہ اُس کو درد سے سکون آ گیا مگر جہاں آقا علیہ السلام نے ہاتھ لگایا تھا وہاں چوہے کے بالوں کی طرح (لمبے لمبے) بال اُگ آئے جب خوارج کے ساتھ مولا علی کی جنگ ہوئی تو اُس آدمی نے خوارج کے ساتھ مولا علی کی مخالفت میں مل جانے کا ارادہ کیا عامر کہتے ہیں کہ اُس کے وہ بال اُس کی آنکھوں کے سامنے گر گئے اُسے اس بات سے گھبراہٹ ہوئی اس کے گھر والے پریشان تھے تو اسے بتایا گیا کہ یہ اس لئے ہوا کہ تم نے مولا علی کے خلاف جانے کا ارادہ کیا تو اس نے استغفار کیا اور توبہ کی اور ارادہ ترک کر کے بیٹھ گیا عامر کہتے ہیں کہ بال اسکی آنکھوں کے سامنے واپس آ گئے ابو طفیل کہتے ہیں کہ جب بال گرے تھے تب بھی میں نے دیکھا اور جب واپس آئے تب بھی میں نے دیکھا۔

علی کو بُرا بھلا کہنے والے کی گردن ٹوٹ گئی

۲۴۳۔سدّی سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں کم عمر لڑکا تھا اور زیتون کے درختوں کے پاس پڑے ہوئے پتھروں سے کھیل رہا تھا کہ ایک شخص اُونٹ پر سوار ہو کر آیا اور کھڑا ہو کر مولا علی کو بُرا بھلا کہنے لگا لوگوں نے وہاں مجمع لگا لیا اور اُسے دیکھتے رہے جس دوران وہ بُرا بھلا کہہ رہا تھا تو اچانک وہاں حضرت سعد آ گئے اُنہوں نے یوں بددعا کی کہ اے اللہ اگر یہ کسی صالح آدمی کو بُرا بھلا کہہ رہا ہے تو مسلمانوں کو اس کی ذلت دکھا دے سدّی کہتے ہیں کہ اس شخص کا وہاں سے اونٹ بھاگا اور وہ نیچے گر گیا پس اُس کی گردن ٹوٹ گئی۔

جنت جانے کیلئے ایمان شرط ہے

۲۴۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور میرے نبی پر اور میرے ولی پر ایمان لایا وہ عمل میں جیسا بھی ہو میں اسکو جنت میں داخل کروں گا۔

جنت کی بشارت

۲۴۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ربّ کی طرف سے میرے پاس جبرئیل آئے انہوں نے کہا میرا ربّ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے کہ آپ اُن مومنین کو جو آپ پر ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اپنی اھل بیت کو جنت کی بشارت دے دیں میرے پاس اُن کیلئے بہترین جزا ہے اور وہ عنقریب جنت میں داخل ہوں گے۔

بخشش کس کیلئے

۲۴۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی بے شک اللہ نے تجھے اور تیرے اہل بیت اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں سے محبت کرنے والے کو اور تیرے شیعوں کے محبین سے محبت کرنے والوں کو بخش دیا ہے تو انزع البطین ہے اور شرک سے الگ ہے اور علم سے پُر ہے۔

خوش قسمتی اور بد بختی

۲۴۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا اے علی خوش قسمت ہے وہ شخص جس نے تجھ سے محبت کی اور تیری تصدیق کی اور ہلاک ہوا وہ شخص جس نے تجھ سے بُغض کیا اور تیری تکذیب کی اے علی تمہارے محبّ ساتویں آسمان اور ساتویں زمین اور اسکے درمیان میں پہچانے جاتے ہیں وہ اہل یقین و اہل تقویٰ ہیں راہ راست والے اور حُسن والے ہیں اللہ تعالیٰ کیلیئے تواضع کرنے والے ہیں اُن کی آنکھوں میں خشوع اور ان کے قلوب اللہ کے ذکر سے روشن ہیں وہ تمہاری ولایت کے حق کو پہچانتے ہیں اُن کی زبانیں تیری فضیلت کا نطق کرتی ہیں اور انکی آنکھیں تیری محبت میں رونے والی ہیں اور تیری اولاد میں جو امام ہیں ان کیلیئے روتی ہیں۔

میں وہ بات کہتا ہوں جو نہ کسی نے پہلے کی اور نہ کوئی بعد میں کہے گا

۲۴۸۔نزار بن حبان بنی ہاشم کے غلام اپنے جدّ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے سُنا میں وہ بات کہتا ہوں جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی اور نہ میرے بعد کہے گا مگر جھوٹا میں اللہ کا بندہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں نبیِ رحمت کا وزیر ہوں میں نے اس اُمت کی خواتین کی سردار سے نکاح کیا اور میں خیر الوصیین ہوں۔

اٹھاونواں باب:

قریش اور انصار سے مولائے کائنات کا خطاب

۲۴۹۔سلیم بن قیس الھلالی سے روایت ہے کہ میں نے خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رسول اللہ کی مسجد میں دیکھا جب وہاں ایک جماعت دوسری جماعت سے علم اور فقہ میں باہم مذاکرہ کر رہی تھی ایک جماعت نے قریش اور اُن کی فضیلت اور اُن کی سابقیت اور اُن کی ہجرت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی فضیلت میں جو فرمایا کا ذکر کیا مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول کہ آئمہ قریش

سے ہیں اور لوگوں نے قریش کی اتباع کی اور قریش آئمۃ العرب ہیں اور یہ کہ قریش کو گالی مت دو اور یہ کہ ایک قریشی اپنے غیر کے مقابلہ میں دو مردوں جتنی قوت رکھتا ہے اور یہ کہ جس نے قریش سے بُغض کیا اُس نے اللہ سے بُغض کیا اور یہ کہ جس نے قریش کی اہانت کی اُس نے اللہ کی توہین کی اور پھر دوسری جماعت انصار اور اُنکی فضیلت اُن کی سابقیت اُن کی نصرت اور اُن کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے جو اپنی کتاب میں فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے حق میں جو کچھ فرمایا کا ذکر کیا ہم فلاں وفلاں زندہ ہیں، قریش نے کہا ہم میں رسول اللہ ہیں ہم میں حمزہ وجعفر وعبیدہ بن حرث وزید بن حارثہ وابوبکر وعمر وعثمان وابوعبیدہ وسالم مولیٰ ابی حذیفہ اور ابن عوف ہیں ان میں سے سو سے زیادہ آدمی جن میں علی بن ابیطالب، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ وزبیر ومقداد وابوزر و ھاشم بن عتبہ وابن عمر وحسن وحسین وابن عباس ومحمد بن ابی اکبر وعبداللہ بن جعفر موجود تھے اور انصار کے حلقہ سے ابی بن کعب وزید بن ثابت وابوایوب انصاری وابو الھیثم ابن التیھان ومحمد بن مسلمہ وقیس بن سعد بن عبادہ وجابر بن عبداللہ وانس بن مالک وزید بن ارقم وعبداللہ بن ابی اوفی وابولیلیٰ اور اُن کے ساتھ اُن کے بیٹے عبدالرحمان موجود تھے جو اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھے تھے اور خوبصورت چہرے والے بے ریش لڑکے تھے تو ابوالحسن بصری تشریف لائے ان کے ساتھ ان کا بیٹا حسن بھی تھا جو کہ نوجوان بے ریش لڑکا تھا جو خوبصورت چہرے والا اور درمیانے قد کا تھا سلیم کہتے ہیں میں اسکی طرف دیکھنے لگ گیا اور عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کو دیکھنے لگ گیا مجھے معلوم نہیں ان دونوں میں سے زیادہ خوبصورت کونسا ہے سوائے اس کے کہ حسن زیادہ لمبے اور بڑے تھے قوم کی تعداد کثیر ہوگئی اور یہ تذکرہ صبح سے زوال تک جاری رہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر میں ہی تھے انہیں اس محفل کے بارے میں کوئی علم نہ تھا اور مولا علی کرم اللہ وجہہ خاموش بیٹھے رہے وہ کچھ نہ بولے اور نہ ہی اہل بیت میں سے کوئی بولا پس لوگ مولا علی کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے اے ابوالحسن

آپ کو گفتگو کرنے سے کیا چیز روک رہی ہے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دونوں قبیلوں کے جتنے فضائل تھے وہ سب بیان ہوئے ہیں اور حق بیان ہوئے ہیں پس میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اے قریش و انصار کے گروہ یہ فضائل اللہ تعالیٰ نے تمہیں کس کے سبب عطا فرمائے کیا تمہارے اپنے نفسوں کے سبب اور قبیلے کے سبب اور تمہارے اہل خانہ کے سبب یا تمہارے علاوہ کسی اور کے سبب؟ سب نے کہا ہمیں یہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے اور ہم پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کے سبب احسان فرمایا نہ کہ اپنے نفسوں کے سبب نہ ہی ہمارے قبیلوں کے سبب اور نہ ہی ہمارے اہل خانہ کے سبب ہوا، تو مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے گروہ قریش و انصار تم نے سچ کہا اور کیا تم جانتے ہو کہ بے شک دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جو بھی تمہیں ملا ہے وہ خاص طور پر ہم اہل بیت کی وجہ سے ملا ہے بے شک میرے چچازاد بھائی جو اللہ کے رسول ہیں انہوں نے فرمایا کہ بے شک میں اور میری اہل بیت ایک نور تھے جو آدم علیہ السلام کی تخلیق سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود تھا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ان کی پشت میں رکھ دیا اور انہیں زمین پر اُتارا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور کو نوح علیہ السلام کی پشت میں کشتی میں اُٹھایا پھر اس نور کو ابراھیم علیہ السلام کے صُلب میں رکھ کر آگ میں پھینکا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس نور کو کریم اصلاب سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا اور پاک رحموں سے کریم اصلاب کی طرف منتقل کرتا رہا باپ اور ماں کی طرف سے ان میں ایک بھی منتقلی زنا سے نہیں ہوئی۔

یہ سُن کر سبقت لے جانے والوں اور قدیم صحابہ نے اہل بدر اور اہل احد نے مل کر کہا ہاں یہ حدیث ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے پھر مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں سابق کو مسبوق پر بغیر کسی نشانی کے فضیلت دی ہے اور

بے شک مجھ سے اس اُمت میں اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف پہنچنے میں کوئی ایک بھی آگے نہیں بڑھ سکا۔ سب بولے اللہ کی قسم ہاں

مولا علی علیہ السلام نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کیا تم نہیں جانتے جب یہ آیت نازل ہوئی وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ (التوبہ ۹.۱۰۰) اور دوسری آیت وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ (الواقعہ ۵۶.۱۰) ان دونوں آیات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر انبیاء اور اوصیاء میں نازل فرمایا پس میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں میں سے افضل ہوں اور علی بن ابیطالب میرے وصی تمام اوصیاء سے افضل ہیں سب نے کہا اللہ کی قسم ہاں پھر مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی یَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء ۴،۵۹) اور جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ (مائدة ۵،۵۵) اور جب یہ آیت نازل ہوئی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً (التوبہ ۹،۱۶) تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ آیات خاص خاص مسلمانوں کیلئے ہیں یا عامۃ المسلمین کیلئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ ان کے امر کی ولایت کے بارے میں ان کو بتا دیں اور انہیں تفصیل ارشاد فرمائیں کہ ان کی نمازوں اور انکی زکوۃ اور ان کی محبت کے حوالے سے کیا تفسیر بیان کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے لوگوں کے سامنے کھڑا کیا غدیر خم پر اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پیغام دیا ہے جو میرے سینے میں ایک بوجھ ہے میں گمان کرتا ہوں کہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے پس اللہ تعالیٰ نے مجھ

سے وعدہ لیا ہے کہ میں اسے ضرور پہنچاؤں یا پھر اللہ تعالیٰ میرا مواخذہ فرمائیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا نماز کیلئے اذان دی گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اے لوگو کیا تم جانتے ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور میں مومنین کی جانوں سے زیادہ اُن پر تصرف رکھتا ہوں سب نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی اُٹھو پس میں اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ هَذَا مَوْلَاهُ کہ جس کا میں مولا ہوں اُس کا یہ علی مولا ہے اے اللہ اُس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اُس کو دشمن رکھ جو علی کو دشمن رکھے۔ تو سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ ولایت کیسی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ولایت میری ولایت کی طرح ہے پس جس کی جان سے میں اولیٰ ہوں اُس اُس کی جان سے علی بھی اولیٰ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسکا ذکر نازل فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ۵/۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی اور فرمایا اللہ اکبر میری نبوت کی تکمیل اور اللہ کے دین کا اختتام ہے میرے بعد ولایتِ علی ہے تو حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ آیات خاص طور پر علی کیلئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے بارے میں ہے اور قیامت تک میرے اوصیاء کے بارے میں ہے دونوں حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی ہمارے لئے وضاحت فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی میرے بھائی ہیں میرے وزیر، میرے وارث اور میری اُمت میں میرے خلیفہ ہیں میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں پھر میرے دونوں بیٹے حسن وحسین ولی ہیں پھر حسین کی اولاد میں نو افراد ایک کے بعد ایک ولی ہے قرآن ان سب کے ساتھ ہے اور وہ سب قرآن کے ساتھ ہیں قرآن سے وہ دور نہیں ہونگے اور نہ ہی قرآن ان سے الگ ہوگا یہاں تک کہ یہ سب مجھ پر حوض پر وارد

ہونگے کیا تم نے یہ سب سن لیا ہے سب نے کہا اللہ کی قسم ہاں ہم سب نے سُنا ہے اور جیسے آپ نے فرمایا درست ہے ہم اس پر گواہ ہیں ان میں بعض نے کہا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں سے اہم باتیں یاد کر لی تھیں ہم سارا مضمون یاد نہیں کر سکے یہ لوگ جنہوں نے سارا مضمون یاد کیا ہے ہمارے اخیار ہیں اور ہم میں سے فاضل ہیں تو مولا علی نے فرمایا تم نے سچ کہا کہ یاداشت میں تمام لوگ برابر نہیں ہوتے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کہ جس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ باتیں سن کر یاد رکھی ہیں جب بھی کھڑا ہو تو اس کی خبر دے تو زید بن ارقم اور براء بن عازب، سلمان، ابوذر اور عمار کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد کیا ہے جبکہ وہ منبر پر کھڑے تھے اور اے علی آپ ان کے پہلو میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حُکم دیا ہے کہ میں تمہارا امام کھڑا کر دوں اور اپنے بعد اپنا قائم مقام مقرر کر دوں اور اپنا وصی اور خلیفہ مقرر کر دوں وہ جس کی اطاعت اپنی کتاب میں مومنین پر فرض کی ہے اور اسکی اطاعت کو اپنی اور میری اطاعت سے ملایا ہے اور تمہیں اس کی ولایت کا حُکم دیا ہے بے شک میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا اہل نفاق کے طعن کے ڈر سے اور انکی تکذیب کے ڈر سے پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں ضرور یہ بات پہنچاؤں یا پھر وہ میرا مواخذہ فرمائے گا اے لوگو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی کتاب میں نماز کا حُکم دیا میں نے وہ تمہارے لئے بیان کر دیا اور زکوۃ کا حُکم دیا روزہ اور حج کا حُکم دیا میں نے تمہیں بیان کر دیا اور تفسیر کر دی اور میں نے تمہیں ولایت کا حُکم دیا بے شک میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ یہ ولایت خاص اسی شخص کیلئے ہے اور اپنا ہاتھ علی بن ابیطالب پر رکھا پھر اس کے بعد اس کے بیٹوں کیلئے ہے پھر ان دونوں کے بعد انکی اولاد میں سے اوصیاء کیلئے ہے یہ لوگ قرآن سے جُدا نہیں ہونگے اور قرآن ان سے دور نہیں ہوگا یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر وارد ہونگے اے لوگو میں نے

تمہارے لئے اپنے بعد تمہاری فریادرسی کرنے والے کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے اور تمہارے امام اور تمہاری دلیل اور تمہارے ھادی کو بیان کر دیا ہے اور وہ میرے بھائی علی ابن ابیطالب ہیں وہ تم میں میرے درجے میں ہے پس اپنے دین میں اس کی تقلید کرو اور تمام معاملات میں اس کی پیروی کرو بے شک اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت وعلم سے مجھے نوازا ہے پس اس سے پوچھو اس سے سیکھو اور اس کے بعد اس کے اوصیاء سے سیکھو اور تم انہیں سکھاؤ نہیں اور نہ ہی ان سے مقدس ہو وہ سب حق سے جُدا نہیں ہونگے اور نہ ہی حق ان سے جُدا ہوگا (یہ روایت بیان کرنے کے بعد صحابہ کرامؓ) بیٹھ گئے سلیم کہتا ہے کہ پھر مولا علی علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو کیا تم جانتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُاللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْراً (الاحزاب ۳۳،۳۳) پس آقا علیہ السلام نے مجھے فاطمہ اور میرے دونوں بیٹوں حسن اور حسین کو جمع کیا پھر ہم پر چادر ڈالی اور یوں فرمایا اے اللہ یہ میری اہلبیت ہیں یہ میرا گوشت ہیں وہ شخص مجھے دکھ دے گا جو انہیں دُکھ دے گا اور وہ شخص مجھے تکلیف دے گا جو انہیں تکلیف دے گا وہ شخص مجھے تنگی میں ڈالے گا جو شخص ان کو تنگ کرے گا پس ان سے پلیدی کو دور کر دے اور انہیں خوب پاک کر دے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مَیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تُو خیر پر ہے یہ آیت صرف میرے اور میری بیٹی کے بارے، میرے دونوں بیٹوں اور میرے بھائی علی بن ابیطالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس میں ہمارے ساتھ اور کوئی شریک نہیں ہے تو سب صحابہؓ بولے ہم گواہی دیتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے یہ حدیث ہم سے بیان فرمائی ہے پس ہم نے رسول اللہ سے پوچھا تو انہوں نے ویسی ہی حدیث بیان فرمائی جیسا کہ ہمیں ام سلمہؓ نے حدیث بیان فرمائی تھی پھر علی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا یَـااَیُّھَـا الَّـذِیْـنَ اٰمَـنُـوْا

اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (التوبہ ۹، ۱۱۹) تو سلمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم عام ہے یا خاص تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین کا لفظ تو عام مومنین کو شامل ہے لیکن رہے صادقین تو وہ خاص طور پر میرے بھائی علی اور اس کے بعد قیامت تک میرے اوصیاء کیلئے خاص ہے سب صحابہؓ بولے کہ ہاں۔ پس مولا علی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم اس بات کو نہیں جانتے کہ میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ آپ نے مجھے کیوں پیچھے چھوڑا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک مدینہ سوائے میرے یا تیرے درست نہیں ہوتا (یعنی مدینہ شہر کا امن یا مجھ سے ممکن ہے یا تجھ سے ممکن ہے) اور تم میرے لئے وہ درجہ رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھا سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو سب بولے کہ ہاں پس مولا علی نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں نازل فرمایا تھا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ

(سورۃ الحج ۷۷، ۷۸)۔ تو سلمانؓ کھڑے ہوئے تھے اور عرض کی تھی یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ لوگوں پر گواہ ہیں جنہیں اللہ نے چن لیا ہے اور ان پر دین میں کوئی تنگی نہیں بنائی اور وہ ملتِ ابراہیم پر ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے لے کر تیرہ آدمی خاص طور پر مراد ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں میرا بھائی علی اور گیارہ آدمی ان کی اولاد سے ہیں تو سب بولے ہاں (فرمایا تھا) (ہم جانتے

ہیں) مولا علی نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ بے شک رسول اللہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تھے کہ جس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب دوسری میری اہل بیت، پس ان دونوں کو تھام لو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے بے شک لطیف و خبیر اللہ نے مجھے خبر دی ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ دونوں مجھ پر میرے حوض پر وارد ہوں گے تو حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے جیسے غصے میں ہوں اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کی ساری اہل بیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر ان میں سے میرے اوصیاء جن میں پہلے میرا بھائی، میرا وزیر، میرا وارث میری اُمت میں میرا خلیفہ اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے اس کے بعد اس کا بیٹا حسن پھر اُن کے بیٹے حسین پھر حسین کی اولاد سے نو افراد ہیں ایک کے بعد دوسرا (یعنی پے در پے) حتیٰ کہ یہ حوض پر میرے پاس وارد ہوں گے یہ اللہ کی زمین پر اُس کے گواہ ہیں اور اُس کی مخلوق پر حجت ہیں اور اس کے علم کا خزانہ ہیں اور اسکی حکمت کی کان ہیں جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو سب صحابہؓ بولے ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا پھر علی کیلئے سوالات کا سلسلہ طویل ہو گیا تو آپ نے ان سے سوال کیے یہاں تک کہ آپ اپنے آخری مناقب تک پہنچے اور وہ فرامین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمائے تھے کثیر تعداد میں تھے اور حاضر صحابہؓ سب سوالات کی تصدیق کرتے رہے اور گواہی دیتے رہے کہ وہ فرمان حق ہیں۔

اصحابِ شوریٰ سے جناب امیر کا احتجاج

۲۵۰۔ عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ شوریٰ کے دن میں دروازے پر کھڑا تھا جب لوگوں کی باہمی آوازیں بلند ہوئیں تو میں نے سُنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرما رہے تھے کہ لوگوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی خدا کی قسم میں ان سے زیادہ اس کا حق دار تھا لیکن میں نے اطاعت کی کیونکہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ لوگ کفر کی طرف جائیں گے اور تلوار سے ایک دوسرے کی گردنیں اُڑائیں گے پھر لوگوں نے عمرؓ کی بیعت کی اور خدا کی قسم میں اس سے زیادہ اس امر کا حق دار تھا لیکن پھر بھی میں نے سُنی اور اطاعت کی کیونکہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ لوگ کفر کی طرف پلٹ جائیں گے اور ایک دوسرے کی تلوار سے گردنیں اُڑائیں گے اب تم چاہتے ہو کہ تم عثمانؓ کیلئے بیعت طلب کرو تو میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا اور عمرؓ نے شوریٰ کے پانچ افراد کے ساتھ مجھے چھٹا فرد رکھا وہ کسی امر کی اصلاح کے حوالے سے ہمارے فضل کو نہیں جانتا اور یہ لوگ بھی میری افضلیت کو نہیں جانتے جیسا کہ ہم سب شوریٰ میں برابر ہیں خدا کی قسم اگر میں بات کرنا چاہوں تو عرب و عجم اور حلیف اور مشرک کوئی بھی میرے اوصاف کا انکار نہیں کر سکتا پھر آپ نے فرمایا میں تم پانچوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں میرے علاوہ کوئی رسول اللہ کا بھائی ہے سب نے کہا نہیں مولا علی نے فرمایا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس کا چچا میرے چچا حمزہ بن عبدالمطلب کی مثل ہو جو اللہ کے شیر اور اس کے رسول کے شیر ہیں سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی میرے چچازاد رسول اللہ جیسا کسی کا چچازاد ہے سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں میرے بھائی جعفر جیسا کسی کا بھائی ہے جو دو پروں سے مزین اور جنت میں ملائکہ کے ساتھ اُڑ رہے ہیں سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس کی زوجہ میری زوجہ فاطمہ جیسی ہو جو رسول اللہ کی بیٹی اور اس اُمت کی خواتین کی سردار ہے سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے بیٹے حسن و حسین جیسے ہیں جو رسول اللہ کے

فرزند ہیں سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے۔ جس نے مجھ سے پہلے قریش کے مشرکوں کو قتل کیا ہو سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے۔ جس نے مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دی ہو سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے۔ جس کی مودّت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہو سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے۔ جس نے مجھ سے پہلے رسول اللہ کو غسل دیا ہو سب بولے نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے۔ جس کے لئے سورج غروب ہونے کے بعد واپس پلٹا ہو یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی ہو سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے جس کیلئے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ جب اُن کیلئے بھُنا ہوا پرندہ پیش کیا گیا تو فرمایا اے اللہ اُس کو بھیج جو تیرے نزدیک مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو وہ میرے ساتھ کھائے پس میں آیا میں نہیں جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا تھا پس میں اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے ربّ میرے لئے بھی اے ربّ میرے لئے بھی (یعنی میرے لئے بھی سب مخلوق سے محبوب یہی ہے) سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ہے جو مشکل گھڑی میں جو رسول اللہ پر آئی مجھ سے زیادہ مشرکین سے لڑا ہو سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جو رسول اللہ کی طرف سے زیادہ بے پرواہ ہو جب میں اُن کے بستر پر سویا تھا اور میں نے اپنی جان کے سبب اُن کی جان بچائی تھی اور اپنی تمام تر قوت لگا دی تھی سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں میرے اور فاطمہ کے علاوہ کوئی ہے جس لئے خمس لیا گیا ہو سب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جسے کتاب اللہ نے پاک کیا ہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام مہاجرین کے دروازے بند کر دیے اور میرے لئے مسجد کا دروازہ کھُلا رکھا یہاں تک کہ آپ کے دونوں چچا حمزہ اور عباس کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے اور علی کا دروازہ کھُلا

رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ ہی میں نے علی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ ہی میں نے تمہارے دروازے بند کیے بلکہ اللہ تعالیٰ نے علی کا دروازہ کھلا رکھا اور تمہارے دروازے بند کیے سب نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نور کو تمام کیا ہو حتیٰ کہ اُس نے فرمایا فَاٰتِ ذَاالْقُرْبیٰ حَقَّهٗ (بنی اسرائیل) کہ قرابت داروں کو اُن کا حق دے دو سب نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ہے میرے علاوہ جس نے رسول اللہ سے سولہ مرتبہ سرگوشی کی ہو حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَا جَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّ مُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَا کُمْ صَدَقَةً (المجادلہ) اے ایمان والو جب تم رسول سے کان میں بات کرنا چاہو تو اپنی بات کہنے سے پہلے صدقہ دو۔ سب نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بوقت وصال آنکھیں بند کرنے کی ولایت ملی ہو سب بولے نہیں آپ نے فرمایا تم میں میرے علاوہ کوئی ہے جس کا آخری وعدہ رسول اللہ سے ہو حالانکہ آپ اپنی قبر میں رکھ دیے گئے تھے سب نے کہا نہیں۔

اللہ کی قسم میں علی سے شدید محبت کرتا ہوں

۲۵۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عباس دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے پس اُنہوں نے سلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور خوشی کے ساتھ اُن کیلئے کھڑے ہو گئے اُن سے گلے ملے اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اُنہیں اپنے دائیں جانب بٹھایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے رسول اللہ کے چچا اللہ کی قسم اس سے اللہ کیلئے شدید محبت کرتا ہوں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ جَعَلَ ذُرِّیَتَهٗ کُلِّ

نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهٖ وَ جَعَلَ ذُرِّيَتِيْ فِيْ صُلْبِ هٰذَا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت اُس کے اپنے صلب میں رکھی اور میری ذریت کو اس کے صلب میں رکھا۔

انسٹھواں باب:

علی جنت و دوزخ تقسیم کرنے والے ہیں

۲۵۲۔ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا یَا عَلِيُّ اِنَّکَ قَسِيْمُ النَّارِ وَاِنَّکَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَتَدْخِلُهَا بِلَا حِسَابٍ اے علی بے شک تو دوزخ تقسیم کرنے والا ہے اور تُو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا اور اس میں بغیر حساب کے داخل کیا جائے گا۔

۲۵۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے آپ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اَنَّا قَسِيْمُ النَّارِ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ هٰذَا لَکَ وَهٰذَالِی. جب قیامت کا دن ہو گا تو میں دوزخ کو تقسیم کروں گا میں کہوں گا یہ تمہارے لئے اور یہ میرے لئے۔ آپ کا یہ قول کہ میں دوزخ تقسیم کرنے والا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے اصحاب دو حصوں میں تقسیم ہیں ایک ہدایت یافتہ اور دوسرے گمراہ اس معنی میں آپ قاسم نار ہیں یعنی اُن میں سے ایک حصہ کیلئے آپ قاسم نار ہیں اور لوگوں کا ایک حصہ آپ کے ساتھ جنت میں ہوگا وہ لوگ جو گمراہ ہیں وہ جھنم کی آگ میں ہوں گے اور وہ جو آپ سے ہدایت لیکر ہدایت یافتہ ہو گئے وہ جنتِ نعیم میں ہونگے۔ امام شافعیؒ نے آپ کی مدحت میں یوں کہا

علی حبہ جنة قسیم النار والجنة
وصی المصطفیٰ حقا امام الانس والجنة

علی کی محبت ڈھال ہے علی جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والے ہیں بے شک آپ وصی مصطفیٰ ہیں اور جن وانس کے امام ہیں۔

لوگ اُس کے عیب نکالتے ہیں جن جیسا کوئی بھی نہیں

۲۵۴۔ عمرو بن میمون نے بیان کیا کہ میں عبداللہ ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ نو آدمیوں کا ایک گروہ آیا اور کہنے لگا اے ابو العباس کیا تم ہمارے ساتھ اُٹھ کر چلو گے یا ہمارے لئے ان کو نکال کر اکیلے ہوتے ہو۔ راوی کہتا ہے کہ ابن عباس نے کہا بلکہ میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں راوی کہتا ہے یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن عباس کی بینائی ختم ہونے سے پہلے کا ہے جب آپ صحیح سلامت تھے پس اُن آدمیوں نے گفتگو شروع کی تو ابو العباس ان باتوں کو نہیں جانتے تھے جو انہوں نے کہیں راوی کہتا ہے آپ اپنے کپڑوں کو جھاڑتے ہوئے واپس تشریف لائے آپ نے کہا اُف افسوس ہے کہ یہ لوگ اس بندے میں عیب نکال رہے ہیں جس کے دس سے زیادہ فضائل ایسے ہیں جو ان کے علاوہ کسی کے بھی نہیں ہیں یہ لوگ اس میں عیب نکال رہے ہیں جسے خیبر والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا میں کل ایسے آدمی کو بھیجوں گا جسے اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرے گا جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ہیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو ڈھونڈا جو اس عزت کے لائق تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے تو صحابہ کرام نے کہا وہ چکی پر دانے پیس رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جو چکی پیسے۔

راوی کہتا ہے علی آئے تو اُن کو آشوب چشم تھا اور نظر کچھ نہیں آ رہا تھا آپ صلی اللہ نے اُن کی آنکھوں میں لعاب ڈالا پھر علم کو تین بار لہرایا اور انہیں عطا فرمایا پس مولا علی صفیہ بنت حیی کو ساتھ لائے تھے عبداللہ ابن عباس نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو سورہ توبہ دے کر بھیجا اور اس کے پیچھے مولا علی کو بھیجا کہ اس سے وہ سورہ واپس لے آؤ اور آپ نے فرمایا کہ اسے صرف وہی شخص لے کر جائے گا جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا

زاد بھائیوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہو گا مولا علی بھی اُن کے ساتھ بیٹھے تھے تو سب نے انکار کیا پس مولا علی نے عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا مددگار رہوں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات پر توجہ نہ دیتے ہوئے ان میں ایک اور آدمی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا تم میں سے کون ہے جو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہو گا تو اُس نے بھی انکار کیا تو مولا علی نے دوبارہ عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی ہوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے۔

عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مولا علی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد پہلے شخص ہیں جو لوگوں سے سب سے پہلے ایمان لائے اس کے بعد کہا علی نے اپنی جان بیچ دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس پہن لیا پھر اُن کی جگہ پر سو گئے مشرکین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارتے رہے پس ابوبکر نے پکارا یا نبی اللہ تو مولا علی نے انہیں بتایا کہ اللہ کے نبی تو بئر میمون کی طرف چلے گئے ہیں پس جاؤ ان سے مل جاؤ حضرت ابوبکر چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار میں جا ملے عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں مولا علی کو پتھروں سے مارا جانے لگا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مار رہے تھے علی تڑپتے تھے اور انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر آپ نے سر سے کپڑا اتارا تو مشرکین کہنے لگے تم تم (نعوذ باللہ) لئیم ہو تمہارے صاحب تو تڑپتے نہیں تھے حالانکہ ہم انہیں پتھر مارتے تھے اور تم تڑپ رہے ہو اس بات سے ہمیں شک گزرتا تھا۔

عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کیلئے نکلے لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے تو مولا علی نے پوچھا میں بھی آپ کے ساتھ نکلوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں تو علی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کیا تُو اس بات سے راضی نہیں کہ تو میرے لئے اس درجے میں ہو جس میں ہارون موسیٰ علیہما السلام کیلئے تھے سوائے اس کے میرے بعد کوئی نبی نہیں میرا جانا اس صورت میں مناسب ہے کہ تُو میرا خلیفہ ہے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی سے فرمایا تُو میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کا ولی ہے اس کے بعد کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیے سوائے علی کے دروازہ کے وہ مسجد میں جنبی حالت میں داخل ہو جایا کرتے تھے یہ مسجد والا راستہ ہی ان کا راستہ تھا اس کے علاوہ کوئی متبادل راستہ نہ تھا اس کے بعد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں یہ خبر تو دی ہے کہ وہ اصحاب شجرہ سے راضی ہے اور جو ان کے دلوں میں ہے اُسے معلوم ہے تو کیا ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ بعد میں ان سے ناراض ہو گیا، عبداللہ بن عباس نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا تھا جب انہوں نے عرض کی تھی کہ مجھے اجازت دیجیے میں اسکی گردن اُڑا دوں یعنی حاطب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اہل بدر کے بارے میں اطلاع دی ہے کہ جو چاہے کرو۔

ساٹھواں باب:

علی بستر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

۲۵۵۔حضرت علی بن الحسین نے فرمایا بے شک سب سے پہلے جس نے اپنی جان کو اللہ کی رضا کی خاطر بیچ ڈالا وہ علی بن ابیطالب ہیں جب حضرت علی بسترِ رسول پر سوئے تو آپ نے یہ اشعار بیان کئے۔

وقیت بنفسی خیر من وطاء الحصی ومن طاف بالبیت العتیق و بالحجر

رسول الہ خاف ان یمکروا بہ تنجاہ ذوالطول الا لہ من المکر

و بات رسول اللّٰہ فی الغار آمنا موقی و فی حفظ الا لہ و فی ستر
وبت اراعیھم وما یثبتوننی وقد و طنت نفسی علی القتل و الاسر

میں نے اس ہستی کو اپنی جان کو مشکلات میں ڈال کر بچایا ہے جو ہستی زمین پر چلنے والے انسانوں میں سب سے بہترین ہے اور جس ہستی نے کعبہ اور حجر کا طواف کیا ہے خدا کے رسول کو اندیشہ تھا کہ قریش مکر ان سے چالیں چلیں گے صاحب کرم معبود نے ان کو مکر و فریب سے نجات دلائی رسول اللہ پر امن غار میں سو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکی جان محفوظ رکھی اور وہ ایک پردے کے حصار کی حفاظت میں تھے حضرت علی نے کہا میں ان کفار و مشرکین کا سامنا کروں گا اور میری ثابت قدمی کے آگے ٹھہر نہ سکیں گے کیونکہ میں نے خود کو دوسرے کے قتل اور اسے قید کرنے پر مائل کیا ہوا ہے۔

اکسٹھواں باب:

گواہ ہو جاؤ علی میری سنت کو زندہ کرنے والا ہے

۲۵۶۔ علقمہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کے گھر سے نکلے اور حضرت ام سلمہؓ کے گھر تشریف لائے اس دن اُنہی کی باری تھی آپ بیٹھے نہیں تھے کہ مولا علی نے آ کر ہلکا سا دروازہ کھٹکھٹایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دستک کی آواز سنائی دی لیکن حضرت ام سلمہ نے انکار کیا تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھڑی ہو جاؤ اور اس کیلئے دروازہ کھولو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کون ہے جو اپنے بلند مرتبے کو پہنچا ہے (یعنی مجھ سے زیادہ اہم ہے) میں اس کیلئے دروازہ نہیں کھولوں گی کیا آپ میری کلائیاں پکڑ کر اس سے ملیں گے حالانکہ کل ہی میرے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غصہ میں ان سے فرمایا بے شک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے جس نے رسول اللہ کی حُکم عدولی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی حُکم عدولی کی بے شک دروازے پر کوئی

خفیف العقل آدمی نہیں ہے اور نہ ہی طیش میں آنے والا ہے وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ہیں لیکن اس کیلئے مناسب نہیں تھا کہ داخل ہوتا یہاں تک کہ ہم بستری مکمل ہو جاتی (بہر حال دروازہ کھولو) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اُٹھی اور میری چال میں اکڑ تھی اور میں کہہ رہی تھی بخ بخ کون ہے یہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور دروازے کے دونوں پلڑے پکڑ لئے یہاں تک کہ میں نے کوئی آواز نہیں سُنی میں پردے میں چلی گئی اُس شخص نے اجازت مانگی اور اندر داخل ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے سلمہ تُو اسے پہچانتی ہے میں نے عرض کی ہاں یہ علی بن ابیطالب ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تُو نے سچ کہا یہ سیّد ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کا گوشت میرا گوشت ہے اس کا خون میرا خون ہے یہ میرے علم کا راز دان ہے پس تم سُن لو اور گواہ ہو جاؤ یہ وعدہ توڑنے والوں، ظلم کرنے والوں اور دین سے نکل جانے والوں کا میرے بعد قتل کرے گا پس تم سُن لو اور گواہ ہو جاؤ یہ میرے وعدے پورے کرنے والا ہے تم سن لو اور گواہ ہو جاؤ اللہ کی قسم یہ میری سنت کو زندہ کرنے والا ہے تم سن لو اور گواہ ہو جاؤ اگر ایک آدمی ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور ہزار سال رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عبادت کرے پھر وہ اللہ سے ملاقات کرتے وقت علی سے بُغض رکھتا ہو اور میری عترت سے بُغض رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن جہنم کی آگ میں اُوندھے مُنہ گرائے گا۔

باسٹھواں باب:

علی کو جو فضائل عطا ہوئے ہیں وہ کسی کو نہیں

۲۵۷۔ نبیط بن شریط نے کہا کہ میں حضرت علی بن ابیطالب کے ساتھ باہر نکلا اور ہمارے ساتھ عبداللہ ابن عباسؓ بھی تھے جب ہم انصار کے ایک باغ کے قریب پہنچے تو

ہم نے وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ زمین کو ہاتھ سے کرید رہے تھے تو مولا علی نے ان سے پوچھا اے امیر المومنین کس چیز نے آپ کو یہاں اکیلے بٹھا رکھا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایک بات نے مجھے پریشان کر رکھا ہے تو مولا علی نے پوچھا کیا آپ ہم میں سے کسی کو بتانا چاہیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر عبداللہ آ جائیں تو راوی کہتا ہے عبداللہ ابن عباسؓ ان کے پاس رہ گئے اور میں مولا علی کے ساتھ چلا گیا عبداللہ بن عباسؓ نے ہمارے پاس آنے میں بڑی دیر لگا دی پھر وہ ہمارے ساتھ آ ملے مولا علی نے ان سے پوچھا کیا ہوا انہوں نے کہا کہ اے ابوالحسن عجائب میں سے ایک عجوبہ ہے مولا علی نے فرمایا امیر المومنین نے تمہیں خبر دے دی ہے اور مجھ سے چھپا لیا فرمایا آگے بتاؤ انہوں نے کہا اے علی جب آپ واپس مُڑے تو حضرت عمرؓ نے کہا حالانکہ وہ آپ کو پیچھے دے دیکھ رہے تھے اور ہائے افسوس کہہ رہے تھے میں نے کہا اے امیر المومنین آپ کس وجہ سے افسوس کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ تمہارے صاحب علی کی وجہ سے اے ابن عباس علی کو جو فضائل عطا کئے گئے ہیں وہ آل نبی میں کسی کو نہیں ملے اگر ان میں یہ تین باتیں نہ ہوتیں تو اس امر (خلافت) کا ان سے زیادہ حق دار کوئی نہ تھا میں نے کہا امیر المومنین وہ کونسی چیزیں ہیں کہا ایک تو ان کا کثرت سے مزاح کرنا دوسرا قریش کا ان سے بُغض کرنا اور تیسرا ان کی چھوٹی عمر ہونا پس میں نے انہیں واپس نہیں لوٹایا انہوں نے کہا کہ مجھے انہوں نے اس میں داخل کر دیا جس کے لئے چچازاد بھائی نے چچازاد بھائی کو داخل کیا ہے میں نے کہا امیر المومنین رہی یہ بات کہ ان کے کثرت مزاح کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مزاح کیا کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق بات ہی ارشاد فرمایا کرتے تھے اور آپ اس وقت کہاں تھے جب فرما رہے تھے آپ کے گرد بچے بھی تھے اُدھیڑ عمر بھی تھے بوڑھے اور نوجوان بھی تھے تو آپ ایک بچے سے کہہ رہے تھے بڑھے پیٹ والے ہر کسی کو جو اللہ نے سکھایا ہوتا ہے وہی اس کے دل میں ہوتا ہے اور رہی یہ بات ان سے قریش کے بُغض

کرنے کی تو انہوں نے کبھی اپنے لئے قریش کے بغض کی پرواہ نہیں کہ جب سے انہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ عطا کیا ہے اور قریش کے سینگوں اور بتوں کو توڑا ہے اور ان کی عورتوں کے بچوں کو گم کر دیا ہے انہیں وہی ملامت کرتا ہے جو خود ملامت کے لائق ہے اور باقی رہی یہ بات انکی عمر کی تو آپ کو معلوم ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ نازل فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ اپنے صاحب (یعنی ابوبکرؓ) کی طرف کیا تا کہ وہ اس سورہ کی (مکہ میں جا کر) تبلیغ کریں تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرما دیا تھا اس سورہ کی تبلیغ وہی کرے جو اُن کے اہل بیت سے ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف توجہ کی تھی تو کیا اللہ تعالیٰ کو علی کی کم عمری معلوم نہ تھی تو اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بات میں نے اپنے پاس محفوظ رکھی تھی اور چھپائی ہوئی تھی اگر یہ جواب میں تمہارے علاوہ کسی اور سے سُنتا تو میں مدینہ کے دونوں کونوں میں سو نہ پاتا۔

تریسٹھواں باب:

اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا

۲۵۸۔ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے اپنے آباء سے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا لانے والوں نے کہا کہ ہم نے اس شخص سے پوچھا ہے کہ تمہاری صبح کیسی ہوئی تو اس شخص نے کہا میری صبح ایسی حالت میں ہوئی ہے کہ میں فتنہ سے محبت کرتا ہوں حق کو ناپسند کرتا ہوں اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں جو میں نے نہیں دیکھا اور جو چیز ابھی پیدا نہیں ہوئی اس کا اقرار کرتا ہوں تو حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کو بُلایا آپ تشریف لائے تو آپ نے یہ باتیں سُن کر فرمایا اس شخص نے سچ کہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاعْلَمُوا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (انفال) کہ بے شک

تمہارے اموال اور اولاد فتنہ ہیں ۔اور یہ شخص حق کو ناپسند کرتا ہے اس سے مراد موت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ (قاف) اور وہ آئی بے ہوش موت کی حق کے ساتھ ۔اور یہود ونصاری کی تصدیق کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ (البقرہ) اور یہود کہتے کہ نصاری کسی رستے نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کسی راہ پر نہیں ۔اور یہ اس پر ایمان رکھتا ہے جسے اس نے نہیں دیکھا اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور جو چیز ابھی پیدا نہیں ہوئی اس کا اقرار کرتا ہے اس سے مراد قیامت ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا ۔

آیت میں گواہ سے مراد علی ہیں

۲۵۹۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے اس قول اَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ (ہود ۱۷،۱۱) ایک شخص جو ہے اپنے ربّ کے صاف رستہ پر اور انکے ساتھ ساتھ ہے ایک گواہ اللہ کی طرف سے ۔میں مخصوص طور پر علی کو مراد لیتا ہوں ۔

۲۶۰۔زادان نے کہا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے سُنا وہ جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا اگر میرے لئے مسند بچھا دی جائے تو میں اُس پر بیٹھا تو اہل تورات کے درمیان تورات کے مطابق اور اہل انجیل کے درمیان انجیل کے مطابق اور اہل زبور کے درمیان زبور کے مطابق اور اہل قرآن کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کروں وہ جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا فرمایا قریش میں ایک شخص کھڑا ہوا اُس نے کہا اے امیر المومنین آپ کی شان میں کونسی آیت نازل ہوئی آپ نے فرمایا

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِنْ رَّبِہٖ یَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِنْہُ (ھود ۱۷،۱۱) ۔پس رسول اللہ اپنے ربّ کی طرف سے روشن دلیل ہیں اور میں انکا گواہ ہوں میں اُن کے ساتھ متصل ہوں اور میں اُن کی اتباع کرنے والا ہوں۔

۲۶۱۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابیطالب نے فرمایا قریش میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس کے حق میں ایک یا دو آیتیں نازل نہ ہوئی ہوں آپ سے ایک شخص نے پوچھا آپ کے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی آپ نے اس آدمی سے فرمایا کیا تم نے سورۃ ہود کی آیت نہیں پڑھی وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِنْہُ.

مجھ سے پوچھ لو اس سے پہلے کے تم مجھے کھو دو

۲۶۲۔ ابوالبختری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ وہ کوفہ کے منبر پر تشریف لے گئے جبکہ آپ نے رسول اللہ کی قمیض زیب تن کی ہوئی اُن کی تلوار حمائل کی ہوئی ان کا عمامہ سر پر سجایا ہوا اور اُن کی انگوٹھی انگلی میں پہنی ہوئی تھی پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنے باطن میں چھپی ہوئی بات کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ مجھ سے پوچھ لو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھو دو بے شک اس سینے میں علم کا ٹھاٹھے مارتا سمندر ہے یہ رسول اللہ کے لعاب کی تاثیر ہے یہ علم غیر علم وحی ہے خدا کی قسم اگر میرے لئے مسند قضاوت بچھادی جائے اور میں اُس پر مسند نشین ہو کر اہل تورات کو تورات اہل انجیل کو انجیل کے مطابق فیصلہ سناؤں تو تورات و انجیل بول اٹھیں علی نے صحیح فرمایا ہے اور تم لوگوں کو اس کے مطابق فیصلہ سُنایا ہے جو حکم ہم پر نازل ہوا ہے اور تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو مگر اُس میں غور نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِنْہُ.

چونسٹھواں باب:

حالتِ احرام میں شتر مرغ کے انڈے کھانے پر علی کا فیصلہ

۲۶۳۔ محمد بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں مسجدِ دمشق میں داخل ہوا وہاں میں نے ایک بزرگ کو دیکھا میں نے غور کیا تو ان کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی میں نے ان سے پوچھا آپ نے کس سے ملاقات کی ہے تو اس بزرگ نے کہا میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ہوں میں نے پوچھا کس غزوہ میں شامل ہوئے انہوں نے کہا یرموک میں میں نے عرض کیا کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے سُنی ہو انہوں نے کہا میں حاجیوں کے ساتھ نکلا ہم نے حالت احرام میں شُتر مرغ کے انڈے کھائے جب ہم نے مناسک حج ادا کر لئے تو ہمیں ان انڈوں میں کچھ شک لاحق ہوا ہم نے یہ مسئلہ امیر المومنین عمر بن خطابؓ سے ذکر کیا تو وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑے اور کہا میرے پیچھے آؤ تو ہم ان کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجروں کے پاس آئے تو آپ نے ایک حجرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک خاتون نے جواب دیا کیا بات ہے حضرت عمر نے پوچھا کیا ابوالحسن گھر میں ہیں تو اُنہوں نے کہا نہیں وہ کسی کام سے گئے ہیں تو حضرت عمر واپس ہو لئے اور کہا میرے پیچھے آؤ ہم ان کے ساتھ چل پڑے یہاں تک کہ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس پہنچ گئے اس وقت ان کے ساتھ دو کالے رنگ کے غلام بھی تھے اور مولا علی اپنے ہاتھ سے مٹی برابر کر رہے تھے تو حضرت عمر نے کہا یہ لوگ عک (جگہ کا نام ہے) اور اشعر کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے حالت احرام میں شتر مرغ کا انڈہ کھایا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ نر اونٹ کو کنواری اونٹنی پر انڈوں کی تعداد کے برابر چڑھائیں اُس سے جو کچھ حاصل ہو وہ ہدیہ دے دیں حضرت عمرؓ نے کہا اُونٹ کبھی دھوکہ بھی دے جاتا ہے یعنی حمل نہیں ٹھہرتا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا انڈہ بھی تو کبھی ٹوٹ کر بہہ جاتا ہے جب عمر رضی اللہ عنہ واپس چلنے لگے تو کہا اے اللہ مجھ

پر کوئی آزمائش ہرگز نہ اُتارنا مگر یہ کہ علی میرے پاس موجود ہوں۔

فضائل علیؑ بقول حضرت عمرؓ

۲۶۴۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اٹھارہ فضیلتیں ہیں اُن میں تیرہ علی کے لئے خاص ہیں اور باقی پانچ میں بھی وہ شریک ہیں۔

مجھ کو ایسی مشکل میں نہ ڈال جس کیلئے علی نہ ہوں

۲۶۵۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سُنا اَللّٰهُمَّ لَا تُبْقِنِيْ لِمُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ حَيًّا اے اللہ مجھے ایسی مشکل کیلئے باقی نہ رکھ جس کیلئے علی بن ابیطالب زندہ نہ ہوں۔

۲۶۶۔ حضرت سعید بن مسیّبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا اَبُو الْحَسَنِ میں ایسی مشکل سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے حل کیلئے ابوالحسن یعنی علی بن ابیطالب نہ ہوں۔

اگر تین خصلتیں مل جاتیں تو سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب جانتا

۲۶۷۔ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا حضرت علی علیہ السلام کو تین ایسی خصلتیں عطا ہوئی ہیں اگر مجھے اُن تین میں سے ایک بھی خصلت مل جاتی تو میں اُسے سُرخ اونٹوں کے عطا سے زیادہ محبوب جانتا آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین وہ کونسی ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اُن کی زوجہ فاطمہ بنت رسول ہیں، ان کا مسجد رسول

اللہ میں ٹھہرنا اور ان کیلئے وہ چیز حلال ہونا جو رسول اللہ کیلئے حلال ہے اور خیبر کے دن علم عطا ہونا۔

پینسٹھواں باب:

لوگ سنگسار کرنے والے تھے کے علی پہنچ گئے

۲۶۸۔ ابوالاسودؒ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کے دربار میں ایک ایسی عورت کو لایا گیا جس نے شادی کے چھ مہینے بعد بچہ جنا تھا لوگ اسے سنگسار کرنے والے ہی تھے کہ حضرت علی علیہ السلام پہنچ گئے آپ نے فرمایا اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا جب حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کے متعلق پتہ چلا تو انہوں نے حضرت علی کی خدمت میں ایک شخص بھیجا جو اس بارے میں دریافت کرے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جواب دیا ارشاد باری تعالیٰ ہے **والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ** (البقرہ) جو شخص اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **حَمۡلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهۡرًا** (احقاف) حمل اور دودھ کے درمیان تیس ماہ ہوتے ہیں۔ پس ان میں چھ ماہ حمل کے اور پورے دو سال دودھ پلائی کے ہیں اس لئے ایسی عورت پر حد جاری نہیں ہوگی یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے کہا اس عورت کو چھوڑ دیا جائے۔

میرے قول کو علیؑ کے قول کی طرف پلٹا دو

۲۶۹۔ مسروق سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے دربار میں ایک ایسی عورت کو لایا گیا جس نے عدت کے دن ختم ہونے سے پہلے کسی شخص سے نکاح کر لیا تھا لہذا حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جائے اور مہر کی رقم اس آدمی سے وصول کر کے بیت المال میں داخل کر دی جائے کیونکہ باطل نکاح کا مہر جائز نہیں ہے اور یہ ہمیشہ

کیلئے اکٹھے نہیں ہو سکتے جب علی علیہ السلام وہاں پہنچے تو آپ نے فرمایا مہر ہر حال میں عورت کا حق ہے کیونکہ وہ اس پر تصرف کر چکا البتہ ان دونوں میں جدائی ڈال دی جائے مگر ایام عدت گزر جانے کے بعد اس کو حق ہو گا کہ وہ اس عورت کی خواستگاری پر اقدام کرے حضرت عمرؓ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور کہا جہالتوں کو سنت کی طرف اور میرے قول کو علی کے قول کی طرف پلٹا دو۔

اے کملی والے میری مدد فرمائیے

۲۷۰۔ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ بادشاہ کتنی شادیاں کرسکتا ہے پھر حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا اے کملی والے کیونکہ اُس وقت آپ کے دوش پر چادر تھی آپ میری مدد فرمائیں حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا دو۔

حضرت عمرؓ کی مشکل کشائی

۲۷۱۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ہم ایک جنازہ میں تھے تو حضرت علی بن ابیطالب نے غلام کی ماں کے خاوند سے فرمایا اپنی بیوی سے دُور رہنا تو حضرت عمر نے پوچھا اپنی بیوی سے دُور کیوں اس کی وضاحت کیجئے جو آپ نے بیان فرمایا تو آپ نے فرمایا اے امیر المومنین ہم چاہتے ہیں کہ وہ استبراء رحم کرے یعنی عورت کے رحم کو صاف کرے تا کہ اس میں کوئی بچہ نہ ہو گرنہ یہ اپنے بھائی کی میراث کا حق دار ہو گا حالانکہ اس کی میراث کوئی نہیں تو حضرت عمر نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ مُعْضِلَۃٍ لَا عَلِیَّ لَھَا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی مشکل سے جس کا مشکل کشا علی نہ ہو۔

اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت بخشی

۲۷۲۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بُغض رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ اُس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے حضرت علی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے ابوالحسن آپ اُٹھیے اور اپنے مخالف کے ساتھ بیٹھ کر مناظرہ کریں پس حضرت علی کھڑے ہوئے اور اس شخص کے پاس جا کر آمنے سامنے مناظرہ کیا یہاں تک کہ آپ کا مخالف پسپا ہو کر واپس چلا گیا اور حضرت علی دوبارہ واپس اس جگہ پر تشریف لائے جہاں پہلے تشریف فرما تھے حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر دیکھ کر پوچھا اے ابوالحسن کیا وجہ ہے میں آپ کو بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں کیا جو کچھ ہوا ہے آپ نے اسے ناپسند کیا ہے حضرت علی نے جواب دیا ہاں حضرت عمر نے پوچھا کیوں آپ نے فرمایا کیونکہ تم نے میرے مخالف کی موجودگی میں مجھ سے کہا کہ اے علی آپ اُٹھیے اور اپنے مخالف کے ساتھ بیٹھ کر مناظرہ کریں یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے حضرت علی کے سر کو پکڑ کر آپ کی پیشانی پر بوسہ دے کر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت بخشی اور آپ کے ذریعے ہمیں ظلمتوں سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کیا۔

۲۷۳۔ یحییٰ بن عقیل سے روایت ہے کہ مولا علی علیہ السلام سے ہر مسئلہ جو ان سے پوچھا جاتا تھا اسے حل فرماتے تو حضرت عمر بن خطابؓ کہا کرتے تھے لَا اَبْقَانِیَ اللّٰہُ بَعْدَکَ یَا عَلِیُّ اے علی تیرے بعد اللہ تعالیٰ مجھے باقی نہ رکھے۔

ایک مجنونہ کا فیصلہ

۲۷۴۔ ایک مجنونہ عورت کو حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا

تھا حضرت عمرؓ نے اسے سنگسار کرنے کا حُکم دیا تو حضرت علی نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا آپ نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو نہیں سُنا حضرت عمرؓ نے کہا ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین افراد مرفوع القلم ہیں (۱) پاگل شخص یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے (۲) بچہ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے (۳) سویا ہوا شخص یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔

ایک حاملہ عورت کا فیصلہ

۲۷۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں ایک حاملہ عورت کو لایا گیا تو اس سے حضرت عمرؓ نے اس کے حمل کے بارے میں پوچھا اس نے گناہ کا اعتراف کیا اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا حُکم دیا جب اس عورت کو سنگسار کرنے کیلئے لے جایا جا رہا تھا تو آگے سے حضرت علی علیہ السلام تشریف لا رہے تھے آپ نے پوچھا اس عورت کو کہاں لے جا رہے ہو لوگوں نے جواب دیا حضرت عمر نے اسے سنگسار کرنے کا حُکم دیا ہے حضرت علی نے فرمایا اس عورت کو آزاد کر دو پھر حضرت عمر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے حضرت عمر نے کہا جی ہاں کیونکہ اس نے میرے سامنے زنا کرنے کا اعتراف کیا ہے حضرت علی نے فرمایا آپ کی سلطانی اور حاکمیت اس عورت پر ہے لیکن وہ بچہ جو اس عورت کے شکم میں ہے اس پر حاکمیت کرنے کا آپ کو کس نے حق دیا ہے پھر آپ نے فرمایا آپ نے اس عورت پر دباؤ ڈالا ہو گا یا اسے خوفزدہ کر کے یہ اعتراف کروایا ہو گا حضرت عمرؓ نے کہا جی ہاں ایسا ہی ہوا ہے حضرت علی نے فرمایا کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سُنا کہ آزمائش اور مصیبت کے بعد گناہ کا اعتراف کرنے والے پر حد

جاری نہیں ہوتی اور جسے قید کیا گیا ہو یا ڈرایا دھمکایا گیا ہو تو اُس کے اقرار کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور کہا عورتیں علی بن ابیطالب جیسا بیٹا پیدا کرنے سے عاجز ہیں اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

چھیاسٹھواں باب:

آؤ ہمارا یہ کھانا کھاؤ

۲۷۶۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت علی علیہ السلام کے دولت کدہ پر حاضر ہوا تو حضرت علی بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک پیالہ تھا جس میں دودھ تھا جس میں جو اور آٹا ملا ہوا تھا مجھے اس کی کھٹاس دور سے محسوس ہوئی ان کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا مجھے اُن کے چہرے پر جو کے ذرات نظر آرہے تھے آپ نے گھٹنے سے ٹکڑا توڑا اور دودھ میں پھینک دیا آپ نے مجھے فرمایا قریب آؤ اور ہمارا یہ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا روزہ دار ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے جس شخص کو روزہ اس کھانے سے روکے جسے وہ کھانا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذمے کرم ہے کہ ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ جنتی کھانا کھلائے اور جنتی شراب پلائے میں نے ان کی لونڈی سے کہا جو اُن کے قریب کھڑی تھی تمہاری تباہی ہو کیا تم اس شیخ کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتی تم کیوں ان کے کھانے کو چھان پیس کر پیش نہیں کرتی میں نے ان کے کھانے میں چھان کے ذرات دیکھے ہیں مولا علی نے مجھ سے پوچھا تم نے اسے کیا کہا میں نے بتا دیا تو انہوں نے فرمایا میرے ماں باپ اس ہستی پر قربان ہو جائیں جن کا کھانا چھان کر پیش نہیں کیا جاتا تھا اور جنہوں نے گندم کی روٹی تین دن مسلسل پیٹ بھر نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمالی۔

جنابِ امیر نے لنگوٹ پہنا

۲۷۷۔ علی بن ربیعہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مختصر کپڑوں میں دیکھا پس میں نے انہیں لنگوٹ پہنے دیکھا۔

۲۷۸۔ بنی کاھل کے ایک شخص سے روایت ہے اُس نے کہا میں نے حضرت علی کو دیکھا ان پر لنگوٹ تھا راوی کہتا ہے کہ کتنا اچھا کپڑا ہے جو عورت کو ڈھانپ لیتا ہے اور اس سے تکلیف بھی کم ہوتی ہے۔

یہودی لڑکے کے سوالات اور جنابِ امیر کا جواب

۲۷۹۔ ابو طفیلؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے جنازے میں حاضر تھا جس دن وہ فوت ہوئے اور میں اس دن بھی موجود تھا جب حضرت عمرؓ کی بیعت لی گئی اور مولا علی علیہ السلام ایک کونے میں بیٹھے تھے کہ ایک یہودی لڑکا آیا اس نے خوبصورت کپڑے پہنے تھے اور وہ حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا یہاں تک کہ وہ حضرت عمرؓ کے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا اور بولا اے امیر المومنین کیا آپ اس اُمت میں ان کی کتاب اور ان کے نبی کے احکامات کو جاننے والے بڑے عالم ہیں تو حضرت عمرؓ نے اپنا سر نیچے کر لیا تو لڑکے نے دوبارہ عرض کیا آپ میری مدد کیجئے اور بات کو دوبارہ دہرایا تو حضرت عمرؓ نے اسے پوچھا کیا مسئلہ ہے اس لڑکے نے عرض کیا کہ میں اپنے لئے اپنے دین میں کچھ شکوک وشبہات لے کر آیا ہوں تو حضرت عمرؓ نے کہا اس نوجوان کے پاس چلے جاؤ اس لڑکے نے پوچھا وہ نوجوان کون ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ وہ علی بن ابیطالب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں حسن اور حسین کے والد ہیں بنتِ رسول حضرتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر ہیں تو وہ یہودی علی بن ابیطالب کی طرف متوجہ ہوا اور

آ کر پوچھا کہ آپ کا یہی تعارف ہے آپ نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال کرنا چاہتا ہوں مولا علی مسکرائے اور فرمایا اے ہارونی تمہیں سات کہنے سے کون سی چیز روک رہی ہے تو اس نے کہا کہ میں تین چیزیں پوچھوں گا اگر آپ جانتے ہونگے تو بعد والی چیزیں پوچھ لوں گا اگر آپ ان تینوں کو نہ جانتے ہوئے تو مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے پاس علم نہیں ہے تو مولا علی علیہ السلام نے فرمایا خبر دار بے شک تمہیں اس ذات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو کہ اگر میں نے تمہارے سوالوں کا جواب دے دیا تو کیا تم اپنا دین چھوڑ دو گے اور تم میرے دین میں داخل ہو جاؤ گے تو اس نے کہا کہ میں آیا ہی اسی لئے ہوں مولا علی نے فرمایا پوچھو اس نے کہا مجھے اس پہلے قطرے کے بارے میں خبر دیجیے جو زمین پر گرا وہ قطرہ کونسا تھا اور اس پہلی آنکھ کے بارے میں بتائیے جو زمین پر روئی وہ کونسی آنکھ تھی اور اس پہلی چیز کے بارے میں بتائیے جو زمین پر حرکت میں آئی امیر المومنین نے جواب دے دیا تو اُس نے کہا کہ آپ تین بعد والی چیزوں کے بارے میں بتائیے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خبر دیجئے کہ ان کے بعد کتنے عادل امام ہوں گے اور وہ کس جنت میں ہونگے اور ان کے ساتھ جنت میں کون ہوگا آپ نے فرمایا اے ہارونی بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عادل امام بارہ ہونگے ان کی بے ادبی کرنے والا انہیں کوئی نقصان نہیں دے سکے گا اور نہ ہی وہ اپنے مخالف کی مخالفت سے خوفزدہ ہونگے وہ دین میں زمین میں موجود بلند پہاڑوں سے بھی زیادہ ثابت قدم ہوں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جنت میں انہیں بارہ عادل اماموں کے ساتھ رہیں گے تو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ بات اپنے بابا ہارون علیہ السلام کی کتاب میں پائی تھی جسے انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور موسیٰ علیہ السلام نے املاء لکھوائی تھی اس نے کہا کہ ایک آخری بات بھی بتا دیجئے مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی کے بارے میں بتائیے ان

کے بعد وہ کتنا عرصہ زندہ رہیں گے کیا وہ فوت ہونگے یا شہید کیے جائیں گے تو آپ نے فرمایا اے ہارونی وہ ان کے بعد تیس سال زندہ رہیں گے نہ ایک دن زیادہ ہوگا نہ ایک دن کم پھر آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہاں ضرب لگائی جائے گی اور اس داڑھی کو خضاب ہوگا راوی کہتا ہے کہ یہ سُن کر ہارونی چیخ اُٹھا اور اپنی تسبیح توڑ دی اور کلمہ شہادت پڑھا۔

مولا علی قرآن کے ظاہر و باطن کو جانتے ہیں

۲۸۰۔حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے روایت ہے آپ نے فرمایا بے شک قرآن سات حروف پر نازل ہوا اور اُس میں کوئی ایسا حرف نہیں جس کا ایک ظاہر اور ایک باطن نہ ہو بے شک علی بن ابیطالب کے پاس اُس کے ظاہر کا بھی علم ہے اور باطن کا بھی۔

مولائے کائنات کا انفاق فی سبیل اللہ

۲۸۱۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول **اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَرَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ** (البقرہ ۲۷۴) جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنا مال اللہ کی راہ میں رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر میں ان کا ثواب اپنے ربّ کے پاس ہے اور نہ اُن کو کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔کے متعلق فرمایا کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں نازل ہوئی آپ کے پاس چار دینار تھے ایک دینار رات کو خرچ کیا ایک دینار دن کو خرچ کیا ایک دینار چھپ کر اور ایک دینار علانیہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔

آیت نجویٰ پر سوائے علی کے کسی نے عمل نہیں کیا

۲۸۲۔امام واحدیؒ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا **یَـا اَیُّهَـا**

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰاکُمْ صَدَقَةً (المجادلہ)
اے ایمان والو جب تم رسول سے کان میں بات کرنا چاہو تو بات کرنے سے پہلے صدقہ دو۔ ابن عباسؓ نے روایت میں کہا کہ مسلمان کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوال کرنے لگے حتیٰ کہ آپ پر گراں گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے تخفیف کے ارادہ سے یہ آیت نازل فرمائی جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگ کثیر سوالات سے رُک گئے، امام واحدیؒ نے کہا مفسرین نے کہا لوگوں کو سرگوشی سے روکا گیا جب تک وہ صدقہ نہ دیں پس سوائے علی ابن ابیطالب کے کسی نے سرگوشی نہیں کی آپ نے صدقہ دیا اور سرگوشی فرمائی۔

۲۸۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جس پر نہ مجھ سے قبل کسی نے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد میں کرے گا اور وہ آیت نجویٰ ہے میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اُسکو خرچ کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درھم خرچ کرتا اس طرح میں نے رسول اللہ سے دس مسئلے پوچھے پھر اس آیت سے وہ منسوخ ہوگئی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰاکُمْ صَدَقٰتٍ (مجادلہ) کیا تم ڈر گئے کہ آگے بھیجا کرو کان کی بات سے پہلے خیراتیں۔

وہ دس کلمات جنکے ساتھ علی نے سرگوشی فرمائی

۲۸۴۔ مولّف کہتے ہیں وہ دس کلمات جن کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی فرمائی اُن کو امام حسام الدین محمد بن عثمان بن محمد التعلی آبادی نے اپنی تفسیر مطلع المعانی میں تحریر کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے دس مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس کلمات سے سرگوشی فرمائی اور اس سے پہلے دس مرتبہ صدقہ دیا آپ نے پہلا سوال کیا کہ وفا کیا ہے تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا توحیداور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا پھر حضرت علی نے سوال کیا فساد کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک اور کفر کرنا، حضرت علی نے عرض کیا حق کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت، حضرت علی نے عرض کیا ہوشیاری کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہوشیاری ترک کرنا، حضرت علی نے عرض کیا مجھ پر فرض کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت، حضرت علی نے عرض کیا میں خدا سے کیسے دعا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدق اور یقین سے حضرت علی نے عرض کیا میں اللہ سے کیا مانگوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عافیت، حضرت علی نے عرض کیا میں کونسا کام کروں جس سے میرے ذات کو نجات ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حلال کھاؤ اور سچ بولو، حضرت علی نے عرض کیا سرور کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت، حضرت علی نے عرض کیا راحت کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی ملاقات، پس جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی کرم اللہ وجہہ کے سوالوں کے جوابات سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ کے ساتھ سرگوشی سے پہلے صدقہ کے وجوب کا حکم منسوخ ہو گیا۔

سرسٹھواں باب:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے ستر عہد کئے

۲۸۵۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ہم بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ سے ستر عہد کیے آپ کے علاوہ کسی سے نہیں کیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے عہد علی سے کئے اتنے کسی سے نہیں کئے

۲۸۶۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم گروہ اصحاب محمدؐ بیان کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابیطالب سے اسی عہد کیے اتنے عہد آپ کے علاوہ کسی سے نہیں کیے۔

یوم حدیبیہ کاتب علی ہیں

۲۸۷۔حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے حدیبیہ کے دن کاتب حضرت علی علیہ السلام تھے عبدالرزاق نے کہا ایک معمر شخص نے کہا میں نے زہری سے اس کے متعلق پوچھا تو وہ ہنسے یا مسکرائے اور کہا وہ علی تھے اور اگر تم ان سے یعنی بنوامیہ سے پوچھتے وہ کہتے وہ عثمانؓ تھے۔

جنابِ امیر کی چار خصلتیں جو عرب وعجم کے کسی فرد میں نہیں

۲۸۸۔حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں علی کرم اللہ وجہہ میں چار خصال ایسے ہیں جو عرب وغیر عرب کسی میں نہیں ہیں وہ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ عربیوں اور عجمیوں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور وہ وہ ہیں کہ ہر جنگ میں رسول اللہ کا جھنڈا ان کے پاس ہوتا اور حضرت علی وہ ہیں جو اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جبکہ اُن کے علاوہ لوگ ثابت قدم نہ رہے حضرت علی وہ شخص ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا اور اُن کو قبر میں اُتارا۔

صالح المومنین سے مراد علی بن ابیطالب ہیں

۲۸۹۔حضرت اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سُنا وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَ جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (التحریم) اور اگر تم دونوں چڑھائی کروگی ان پر تو اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک بخت ایمان والے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صالح المومنین علی بن ابیطالب ہیں۔

وعدً احسنًا سے مراد علی وحمزہ ہیں

۲۹۰۔مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول اَفَمَنْ وَّعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنَاهُ (القصص) بھلا ایک شخص جس سے ہم نے وعدہ کیا ہے اچھا وعدہ سو وہ اُس کو پالینے والا ہے جس کو ہم نے فائدہ دیا دنیا کی زندگی کا۔مجاہد نے کہا یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی كَمَنْ مَّتَّعْنَاهُ سے دنیوی زندگی کا نفع ہے اور میں اس سے ابوجہل مراد لیتا ہوں۔

مناقبِ جناب امیر علیہ السلام

۲۹۱۔عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا سبحان اللہ حضرت علی علیہ السلام کے مناقب وفضائل بہت زیادہ ہیں میں نے اُن کا حساب کیا ہے کہ وہ تین ہزار ہیں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم یہ نہ کہو بلکہ حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب تیس ہزار کے قریب ہیں۔

منافق کی پہچان بغض علی سے ہوتی تھی

۲۹۲۔ابی الذناد سے روایت ہے کہ انصار کہتے ہم ایسے شخص کو جو اپنے باپ کا نہیں بلکہ کسی غیر سے ہوتا تو اُس کو بُغض علی سے پہچانتے تھے۔

۲۹۳۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں منافقوں کی پہچان بُغض علی سے کرتے تھے۔

۲۹۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم گروہِ انصار منافقوں کی پہچان بُغضِ علی سے کرتے تھے۔

اڑسٹھواں باب:

جناب امیر کے متعلق حضرت عائشہؓ سے سوال

۲۹۵۔ عوام بن حوشب نے کہا مجھ سے میرے چچازاد جن کا تعلق بنی حرث سے تھا نے بیان کیا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تو میری والدہ نے اُن سے کہا آپ کی جمل کے دن کے متعلق کیا رائے ہے انہوں نے فرمایا پس یہ اللہ کی طرف سے تھا پھر میری والدہ نے حضرت عائشہؓ سے حضرت علی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تم نے ایسے شخص کے متعلق پوچھا ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو جمع کر کے اُن پر چادر اوڑھی اس کے بعد فرمایا اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں تو ان سے ہر رجس کو دور کر دے اور ان کو پاک و پاکیزہ کر دے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی اہل بیت سے ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو بھلائی پر ہے۔

علی تم سب سے زیادہ سُنت کو جاننے والا ہے

۲۹۶۔ جسرہ نے کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا تمہیں یوم عاشورا کے روزے کا کس نے فتویٰ دیا ہم نے کہا علی بن ابیطالب نے حضرت عائشہؓ نے فرمایا ھُوَ اَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ علی تم سب سے زیادہ سنت کو جاننے والا ہے۔

علم کے چھ حصے ہیں قول ابن عباسؓ

۲۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا علم کے چھ حصے ہیں اُن میں سے علی کے پاس پانچ حصے ہیں اور تمام لوگوں کے پاس ایک حصہ ہے اور اُس چھٹے حصہ میں بھی علی ہمارے ساتھ شریک ہیں حتیٰ کہ اُس ایک حصہ میں بھی وہ ہم سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

مَعَ الصَّادِقِیۡنَ سے مراد علی بن ابی طالب ہیں

۲۹۸۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کے متعلق فرمایا یَآاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اتَّقُوۡااللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصَّادِقِیۡنَ (التوبہ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مع علی بن ابیطالب و اصحابہ کہ علی اور اُن کے اصحاب کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲۹۹۔ حضرت امام محمد باقر کا اس آیت کُوۡنُوۡا مَعَ الصَّادِقِیۡن کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ کے متعلق قول ہے مع آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ آل محمد کے ساتھ ہو جاؤ۔

آیت میں نسب و سھر سے مراد علی بن ابیطالب ہیں

۳۰۰۔ ابوقتیبہ تیمی نے بیان کیا کہ میں نے ابن سیرین کو اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق کہتے ہوئے سُنا وَھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَباً وَصِھۡرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیۡراً (الفرقان) اور وہی ہے جس نے بنایا پانی سے آدمی پھر ٹھہرایا اُس کیلئے نسب اور سُسرال اور تیرا ربّ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کہ یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی بن ابیطالب کے متعلق نازل ہوئی وہ حضرت فاطمہ کے شوہر ہیں اور نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے شوہر ہیں۔ وَكَانَ نَسَباً وَكَانَ صِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْراً۔ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب وصہر کا باعث ہیں اور تمہارا ربّ قادر ہے۔

علی سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں

۳۰۱۔ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ایک شخص معاویہ کے پاس آیا پس اُس شخص نے ایک مسئلہ پوچھا تو معاویہ نے کہا تم علی بن ابیطالب سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اُس شخص نے کہا میں آپ سے جواب چاہتا ہوں معاویہ نے کہا وائے ہو تجھ پر کیا تو اس شخص سے کراہت کرتا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم سے بھر دیا اور جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی عمر بن خطابؓ ان سے پوچھتے ہیں اور جواب لیتے ہیں عمرؓ کو جب کوئی اشکال پیدا ہوتا تو وہ کہتے کیا یہاں علی ہیں۔ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تیرے قدموں کو کھڑا نہ کرے اور دیوان سے اس سائل کا نام مِٹ چکا ہے۔

شہادتِ علی پر معاویہ کا استرجاع کہنا

۳۰۲۔ مغیرہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ کے پاس مولا علی کی وفات کی خبر پہنچی تو اُس نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اس وقت وہ اپنی بیوی بنت قرطہ سے محو گفتگو تھا کہا کہ لوگوں نے علم وفضل وخیر کو کھو دیا ہے یہ سُن کر اس کی بیوی نے کہا تم علی کی وفات پر کلمہ استرجاع کہہ رہے ہو اُس نے جواب دیا تم پر افسوس ہے تم جانتی ہو کہ آج اس کے علم و فضل اور خیر میں سبقت لے جانے سے کیا کچھ رخصت ہو گیا۔

۳۰۳۔ جب حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی وفات کی خبر معاویہ تک پہنچی تو وہ اپنی بیوی کے ساتھ سو رہا تھا پھر بیٹھ کر کلمہ استرجاع کہا یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون کہا فاختہ نے معاویہ سے کہا تم کل اُن پر طعن کرتے تھے اور آج اُن پر رو رہے ہو تو معاویہ نے کہا تم پر افسوس ہے میں اسلئے روتا ہوں کہ لوگوں میں علم و حلم ختم ہو گیا۔

یہ تھیلی اُس کو دوں گا جو علی کے متعلق حق بات کہے گا

۳۰۴۔ طرماح طائی اور ہشام مرادی اور محمد بن عبداللہ حمیری معاویہ کے پاس جمع تھے کہ معاویہ نے درہموں کی ایک تھیلی نکالی اور اُسے سامنے رکھ کر کہا اے عرب کے شعراء تم علی کے متعلق وہ بات کہو جو حق پر مبنی ہو اور یہ تھیلی اُس کو دوں گا جو علی کے متعلق حق بات کہے گا طرماح اُٹھا اور اُس نے حضرت علی کی عیب جوئی کی تو معاویہ نے کہا بیٹھ جاؤ اللہ تیری نیت کو جانتا ہے اور تیرے مکان کو دیکھ رہا ہے اس کے بعد ھشام مُرادی اُٹھا وہ بھی عیب جوئی کرنے لگا معاویہ نے کہا اپنے ساتھی کے ساتھ بیٹھ جاؤ اللہ تم دونوں کی نیت سے واقف ہے اس کے بعد عمر بن عاص نے محمد بن عبداللہ حمیری سے کہا وہ اس کا خاص آدمی تھا اب تم علی کے متعلق وہ بات کہو جو حق ہے حمیری اُٹھا اور کہا اے معاویہ تم نے کہا میں یہ تھیلی اُس کو دوں گا جو علی کے متعلق حق بات کہے گا معاویہ نے کہا ہاں میں صخر بن حرب کو لاجواب کرنا چاہتا ہوں میں یہ تھیلی صرف علی کے بارے میں حق بات کہنے والے کو ہی دوں گا پس محمد بن عبداللہ اُٹھے اور وہ سیّد مرتضٰی کے آباء اجداد میں سے تھے وہ یوں بولے

بحق محمد قولوا بحق	فان الافک من شیم اللئام
ابعد محمد بابی و امی	رسول اللّٰہ ذی الشرف التمام
الیس علی احلم خلق ربی	واشرف عند تحصیل الکلام
ولایتہ ھی الایمان حقا	فز رنی من اباطیل الانام
فطاعۃ ربنا فیھا و فیھا	شفاء للقلوب من السقام

علی امامنا بابی و امی | ابو الحسن المطهر من آثام
امام هدی مهیب الناس خیر | به عرف الحلال من الحرام
فلو انی قتلت النفس حباً | له ما کان فیها من آثام
یحل النار قوم ابغضوه | وان صلو و صاحو الف عام
فلا واللّٰه لا تزکو صلاة | یغیر ولایة العدل الامام
امیر المومنین بک اعتصامی | وبعدک بالآئمة لی اعتصام
فهذا القول لی دین و هذا | الی لقیاک یا ربی کلام

تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ ہے حق بات کہو اس لئے کے جھوٹ بولنا کمینے لوگوں کی خصلت ہے کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں کے بعد علی تمام لوگوں سے زیادہ شرف والے نہیں ہیں (یقیناً ہیں) کیا علی میرے ربّ کی مخلوق میں سب سے زیادہ حلم والے نہیں ہیں اور گفتگو کے حصول کے وقت زیادہ شرف والے نہیں ہیں ان کی ولایت ہی سچا ایمان ہے پس مجھے مخلوق کے باطل عقائد سے دُور کر لیجئے ہمارے ربّ تعالیٰ کی اطاعت ان کی ولایت میں ہے اور اس میں بیماریوں سے شفا ہے علی ہمارے امام ہیں میرے ماں باپ ان پر قربان، وہ ابوالحسن ہیں اور نجاستوں سے پاک ہیں وہ ہدایت کے امام ہیں اور لوگوں کو خیر عطا کرنے والے ہیں انہی کے سبب سے حلال وحرام پہچانا گیا اگر میں اُن کی محبت میں اپنی جان دے دوں تو اس میں کوئی برائی نہیں ہوگی ایسی قوم کیلئے دوزخ کی آگ حلال ہے جو اُن سے بُغض رکھے اگرچہ وہ ہزار سال نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں خدا کی قسم بغیر امام عدل کی ولایت کے نمازیں مقبول نہیں اے امیر المومنین آپ کے ساتھ میرا مضبوط تعلق ہے اور آپ کے بعد آئمہ اطہار کے ساتھ میری وابستگی ہوگی یہ قول میرے لئے دین ہے اور میرے پروردگار تیری ملاقات تک میرا یہی عقیدہ ہے۔ معاویہ نے کہا تم نے اُن کے متعلق سچ کہا یہ تھیلی لے لو۔

صفین میں جب جناب امیر نے معاویہ کو میدان میں بُلایا

۳۰۵۔اصحابِ تواریخ نے ذکر کیا ہے کہ صفین کے دن امیر المومنین علی بن ابیطالب کے ساتھ ربیعہ کے لشکر سے دس سے بارہ ہزار تک کا لشکر تھا آپ اُن کے آگے دلدل نامی مضبوط خچر پر سوار تھے آپ نے لشکر شام پر حملہ کیا اور آپ کے ساتھ ایک آدمی نے بھی حملہ کیا تو اہل شام میں کوئی صف ایسی نہ تھی جو ٹوٹی نہ ہو اور وہ بھاگے نہ ہوں جب آپ معاویہ کے خیمہ کے پاس پہنچے تو فرمایا

اضـــر بهـم ولا اری مـعـاوية   الا خـزر العين العظيم الخاوية
يهـوى بـــه فـى النـار اُم هـاوية

میں انہیں مار رہا ہوں لیکن مجھے معاویہ نظر نہیں آرہا جو چھوٹی آنکھ والا ہے اور بڑا نقصان اُٹھانے والا ہے جسے اُم ھاویہ یعنی دوزخ لیکر آگ میں جا گری ہے۔پھر مولائے کائنات علی بن ابیطالب نے پکارا اے معاویہ اختلاف میرے اور تمہارے درمیان ہے لوگوں کو کیوں قتل کروا رہے ہو آؤ ہم اللہ تعالیٰ کو حاکم بناتے ہیں تو ہم میں سے کون ہے جو اپنے ساتھی کو قتل کرتا ہے اور اس سے چھٹکارہ حاصل کرتا ہے تو عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا انصاف کرو (یعنی میں میدان جنگ میں ہوں اور تم خیمہ میں آرام سے بیٹھے ہو) تو معاویہ نے عمرو بن عاص سے کہا تم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہو کہ علی نے جس سے بھی مبارزت کی ہے اسکو قتل ہی کیا ہے عمرو نے کہا آپ کو علی سے مبارزت ضرور کرنی چاہیئے شرقی بن قطامی نے کہا جنگ ختم ہونے کے بعد معاویہ نے عمرو سے کہا کیا تو نے مجھے خلاف مصلحت مشورہ دیا تھا عمرو نے کہا نہیں معاویہ نے کہا کیوں نہیں جس دن تو نے مجھے علی سے مبارزت کا اشارہ کیا تھا حالانکہ تم جانتے تھے کہ علی کیا ہے۔

انہترواں باب:

ابوتراب کو بُرا بھلا کہنے سے تجھے کس نے روکا

۳۰۶۔ معاویہ ابن ابی سفیان نے حضرت سعدؓ کو حکم دیتے ہوئے کہا ابوتراب کو بُرا بھلا کہنے سے تجھے کس چیز نے روکا حضرت سعدؓ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی کے حق میں تین باتیں یاد ہیں جن کی وجہ سے میں ہرگز علی کو گالی نہیں دوں گا اس لئے کہ اگر اُن میں سے مجھے ایک بھی مِل جائے تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہونگی میں نے علی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جب مولا علی کو بعض غزوات میں پیچھے چھوڑا تو مولا علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تو مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے اور میں نے خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں کل اُس شخص کو علم دوں گا جو مرد ہوگا اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہوگا پس ہم سب کی خواہش تھی کہ علم مجھے ملے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کو میرے پاس بُلاؤ پس ہم نے بُلایا اور وہ تشریف لائے جبکہ وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں لعاب لگایا اور اُن کو علم عطا فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی اور پھر اُن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ (آل عمران) پس آپ فرما دیجیے آؤ لے آئیں ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور تم اپنے نفس اور ہم اپنے نفس پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی

، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُ لَاءِ اَھْلِیْ ۔ اے اللہ بس یہی میرے اہل بیت ہیں۔

فاطمہ بنت اسد ابو طالب کے بعد سب سے زیادہ مجھ سے اچھی تھیں

۳۰۷۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ فوت ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قمیص اُتاری اور اُن کو پہنائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی قبر میں لیٹے اور جب اُن کی قبر پر مٹی کو درست کیا تو بعض نے کہا یا رسول اللہ جو چیز ہم نے دیکھی ہے وہ کسی کے متعلق نہیں دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے انہیں اپنی قمیص پہنائی تا کہ اُن کو جنت کا لباس پہنایا جائے اور میں اُن کے ساتھ اُن کی قبر میں لیٹا تا کہ قبر کی سختی اُن پر آسان ہو وہ ابو طالب کے بعد اللہ کی مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ اچھی تھیں۔

قول احمد بن حنبل در بابِ فضائل علی بن ابیطالب

۳۰۸۔ ہارون حضرمی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سُنا انہوں نے کہا کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی کے اتنے فضائل نہیں آئے جتنے علی بن ابیطالب کے فضائل آئے۔

حضرت جنید بغدادی کا قول

۳۰۹۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ سے حضرت علی کرم وجہہ کے متعلق جب علم تصوف کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت جنیدؒ نے فرمایا اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنگوں سے فارغ ہوتے تو آپ سے یہ علم اتنا نقل ہوتا کہ دل اس کے متحمل نہ ہوتے۔

صفین میں جناب امیر کا حوشب الحمیری کی بات کا جواب دینا

۳۱۰۔عبدالواحد قرشی نے کہا کہ حوشب الحمیری نے صفین والے دن علی کو ندا دی اے ابن ابیطالب ہم سے روگردانی کر لو میں تمہیں اپنے خون اور تمہارے خون میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں ہم تمہارے اور اپنے درمیان عراق کو چھوڑ دیتے ہیں اور تم ہمارے اور اپنے درمیان شام خالی کر دو اس طرح ہم مسلمانوں کے خون محفوظ کو کر لیں گے تو حضرت علی بن ابیطالب نے فرمایا ام ظلیم کے بیٹے اللہ کی قسم کاش تجھے معلوم ہو جائے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے دین میں دھوکا دینا مجھے زیب دیتا تو میں ضرور ایسا کر لیتا اور یقیناً مصلحت میرے لئے آسان تھی لیکن اللہ تعالیٰ اہل قرآن سے دھوکہ دینے پر اور خاموش رہنے پر راضی نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ مخالفت کرتا ہے۔

سترہواں باب:

اللہ کی قسم اللہ کے ترکش سے ایک تیر لوگوں نے گم کر دیا ہے

۳۱۱۔عنبسہ النحوی سے روایت ہے کہ میں حسن بن ابوالحسن کے پاس حاضر تھا کہ کسی بستی سے ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے ابوسعید ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ اگر علی مدینہ کی ٹھنڈی برف کھایا کرتے ہوتے تو یہ ان کیلئے بہتر تھا اس کام سے جو انہوں نے کیا تو امام حسن نے فرمایا اے بھتیجے یہ باطل کلمہ ہے جس کے ذریعے سے خون محفوظ کیا گیا ہے اللہ کی قسم اللہ کی ترکش سے ایک تیر کو لوگوں نے گم کر دیا ہے اللہ کی قسم انہیں یعنی علی کو اللہ کے حکم سے کوئی چیز روکنے والی نہیں تھی قرآن کے عظیم مقاصد انہیں دیے گئے تھے ان کے ذمے لازم تھا کہ وہ حلال کو حلال کرتے اور حرام کو حرام کرتے یہاں تک کہ یہ عمل انہیں میٹھے حوض اور صاف باغات تک لے جاتا اور اے بے وقوف یہ علی بن ابیطالب ہیں۔

تم اس اُمت کے عالم ربانی کے بارے میں سوال کر رہے ہو

۳۱۲۔عوف اعرابی نے کہا کہ ایک آدمی نے حضرت امام حسنؑ سے کہا کہ آپ علی کے بارے میں کیا کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کیا تمہاری ماں نہیں ہے کہ تم اس اُمت کے ایک ربانی عالم کے بارے میں سوال کر رہے ہو اللہ کی قسم وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کو چوری کرنے والے نہیں تھے یقیناً انہیں قرآن پاک کے عظیم مقاصد کی ذمہ داری دی گئی تھی یہاں تک کہ انہیں یہ ذمہ داری صاف باغات اور میٹھے باغات تک لے جاتی اے بے وقوف یہ علی بن ابیطالب تھے۔

تھوڑی مدت بعد تمہارے دو رُکن تم سے جدا ہو جائیں گے

۳۱۳۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات سے تین دن پہلے حضرت علی سے یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خدا کی قسم تھوڑی مدت کے بعد تمہارے دو رکن تم سے جدا ہو جائیں گے اور اللہ کی قسم میری خلافت تمہارے ذمے ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے انتقال فرمایا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ پہلا رُکن ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا نے انتقال فرمایا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ دوسرا رکن ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

علی وحید شہید ہیں

۳۱۴۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت علی کو بغل میں لیا ہوا ہے اور آپ علی کو چوم کر فرما رہے ہیں میرے باپ قربان علی وحید شہید ہیں۔

کیا میں تمہیں دو بدترین آدمیوں سے خبردار نہ کروں

۳۱۵۔حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور علی ذات العشیر ہ کی لڑائی میں باہم رفیق تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نزول اجلال فرمایا تو ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیوں کو ایک نخلستان میں ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا حضرت علی نے مجھ سے فرمایا اے ابو یقظان اگر تمہاری مرضی ہو تو ہم ان کے قریب جا کر دیکھیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں پس ہم ان کی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور ہم نخلستان میں مٹی کے ڈھیر پر سو گئے اللہ کی قسم ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نے بیدار نہ کیا آپ نے اپنے پاؤں سے ہلایا ہم مٹی میں اٹے ہوئے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو مٹی میں اٹا ہوا پایا تو فرمایا اے ابوتراب اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دو بدترین آدمیوں سے خبردار نہ کروں ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے ناقہ صالح کی کونچیں کاٹی تھیں اور ایک وہ ہے اے علی جو تیرے سر کے ایک طرف ضرب لگائے گا حتیٰ کہ اسکے خون سے تمہاری داڑھی تر ہو جائے گی۔

۳۱۶۔ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا تو جانتا ہے پہلے لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت کون تھا حضرت علی نے کہا میں نے عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ناقہ کی کونچیں کاٹنے والا پھر ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آنے والے لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت کون ہو گا حضرت علی نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا قاتل۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کی سلامتی ایمان کی خبر دی

۳۱۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا عنقریب میرے بعد تجھے سخت امتحان سے گزرنا پڑے گا حضرت علی نے عرض کیا کیا میرا دین سلامت رہے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا دین سالم رہے گا۔

حضرت علی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو فراموش نہیں کیا

۳۱۸۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے عراق کا ارادہ کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا تو عبداللہ بن سلامؓ نے آکر مجھ سے کہا آپ عراق نہ جائیں کیا آپ عراق اس لئے جا رہے ہیں کہ آپ کو وہاں تلوار کی دھار کا زخم لگے حضرت علی نے فرمایا خدا کی قسم تم سے پہلے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کا فرما چکے ہیں۔

ابوالاسود کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ خدا کی قسم میں نے آج کی طرح کسی تجربہ کار آدمی کو نہیں دیکھا جس نے لوگوں سے اس کی مثل بات فرمائی ہو۔

اس اُمت کا بدبخت ترین انسان

۳۱۹۔ زید بن اسلم نے کہا ابوسنان دوئلی نے اُن سے بیان کیا وہ حضرت علی کی عیادت کیلئے گئے اور عرض کیا اے امیر المومنین ہمیں آپکی اس بیماری سے ڈر لگ رہا ہے آپ نے فرمایا مجھے اپنی جان کے بارے میں اس بیماری سے کوئی ڈر نہیں کیونکہ میں نے صادق مصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سُنا ہے کہ تمہیں یہاں چوٹ لگائی جائے گی آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا اور تمہارے سر سے اس قدر خون بہے گا کہ اس سے تمہاری داڑھی خضاب ہو جائے گی اس ضرب کا لگانے والا بدبخت اس اُمت کا بد

بخت ترین انسان ہوگا جسطرح قوم ثمود میں ناقۂ صالح کی کونچیں کاٹنے والا اگلی اُمت کا بد بخت تھا۔

میرے پاس اللہ کا امر پہنچ چکا ہے

۳۲۰۔عثمان بن مغیرہ سے روایت ہے کہ جب چالیس ہجری کا ماہ رمضان آیا تو حضرت علی ایک رات امام حسنؑ کے پاس گزارتے ایک رات امام حسینؑ کے پاس رہتے ایک رات ابن عباسؓ کے پاس گزارتے آپ تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے اور فرماتے میرے پاس اللہ کا امر پہنچ چکا میں چاہتا ہوں کہ بھوکا رہوں میں اس دنیا میں ایک یا دو دن ہوں۔

جنابِ امیر علیہ السلام اکیس رمضان کو شہید ہوئے

۳۲۱۔معتمر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سُنا انہوں نے کہا میں نے حریث بن مخش سے سُنا انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علی رمضان کی اکیس تاریخ کی صبح کو شہید ہوئے میں نے حسن بن علی سے سُنا آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور حضرت علی کے مناقب کا ذکر کیا اور فرمایا اُن کو اس رات کو شہید کیا گیا جس رات میں قرآن نازل ہوا یہ وہی رات ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کو سیر کرائی گئی اور راوی نے کہا یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔

خلافتِ ظاہری کا عرصہ و مدفن

۳۲۲۔عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے سُنا انہوں نے کہا کہ حضرت علی نے پانچ سال حکومت کی اور ہجرت رسول سے چالیس سال کے بعد شہید ہوئے اُس وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی آپ اکیس رمضان جمعہ کے دن ضرب لگی اور ہفتہ کے روز فوت ہوئے آپ کو کوفہ میں دفن کیا گیا۔

شہادتِ علی کے دن بیت المقدس میں ہر پتھر کے نیچے تازہ خون

۳۲۳۔ ابن شہاب نے کہا میں دمشق میں گیا اور میرا عراق کی طرف جانے کا ارادہ تھا پس میں عبدالملک بن مروان کے پاس سلام کرنے کو گیا میں نے اُسے ایک قبہ میں ایک طرف کھڑے دیکھا اور لوگ اُس کے ساطین کے نیچے تھے میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا عبدالملک مجھ سے کہنے لگا اے ابن شہاب تجھے معلوم ہے کہ جس دن علی بن ابیطالب شہید ہوئے تھے اس دن صبح کو بیت المقدس میں کیا ہوا تھا میں نے کہا مجھے معلوم ہے عبدالملک نے کہا میرے پاس آؤ میں لوگوں کے پس پشت ہو کر قبہ کی پشت کی طرف سے اُس کے پاس گیا اُس نے میری طرف منہ پھیر لیا اور کہنے لگا کیا ہوا تھا میں نے کہا اس دن بیت المقدس کا کوئی ایسا پتھر نہیں تھا جس کے نیچے تازہ خون نظر نہ آیا ہو عبدالملک نے کہا میرے اور تیرے علاوہ کسی کو اس راز کے خبر نہیں ہونی چاہیے اور تجھ سے یہ بات کوئی نہ سُنے ابن شہاب زہری کہتے ہیں میں نے عبدالملک کے مرنے تک اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کیا۔

۳۲۴۔ اسماء الانصاریہ کہتی ہیں جب حضرت علی قتل ہوئے تو کوئی ایسا پتھر نہیں جس کو اُٹھایا ہو اور اُس کے نیچے خون نہ نکلا ہو حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی نے کہا میں کہتا ہوں جسطرح یہ دو روایات زہری سے صحیح سند کے ساتھ روایت کی گئی ہیں اور یہ معاملہ اُس وقت ہوا جب امام حسین شہید ہوئے اور یہ بھی ہوسکتا ہے باپ بیٹے دونوں کی شہادت پر پتھروں کے نیچے سے خون نکلا ہو۔

میں نہیں مروں گا جب تک قتل نہ ہو جاؤں

۳۲۵۔ فضالہ انصاری سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ ینبع (مقام کا نام ہے) میں حضرت علی بن ابیطالب کی عیادت کیلئے گیا وہ بیمار تھے میرے والد نے ان سے عرض کیا آپ کس لئے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہوگئے تو جہینہ کے

جنگلی بدوؤں کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہیں کرے گا میں آپ کو مدینہ لے چلتا ہوں اگر آپ وہاں انتقال فرمائیں گے تو آپ کے دوست احباب آپ کی تجہیز و تکفین کریں گے اور آپ پر نماز جنازہ پڑھیں گے آپ نے فرمایا میرے حبیب اور میرے ابن عم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی تھی کہ میں نہیں مروں گا جب تک قتل نہ ہو جاؤں حتیٰ کہ میری ریش میرے خون سے رنگین نہ ہو جائے آپ نے اپنے ہاتھ سے ریش اور سر کی طرف اشارہ فرمایا یہ قضا جاری ہو چکی ہے اور عہد بندھ چکا ہے۔

قاتل علی کی اس دنیا میں سزا

۳۲۶۔ منصور بن عمار بیان کرتے ہیں کہ اُن سے اُن کے والد نے بیان کیا کہ میں دریا کے کنارے پر تھا میں نے وہاں صومعہ میں ایک راہب دیکھا میں راہب سے ملا اور اُس سے پوچھا کہ تمہارے لئے کھانا کہاں سے آتا ہے راہب نے کہا ایک مہینہ کی مسافت سے میں نے کہا وہ عجیب و غریب واقعہ جو تم نے اس دریا میں دیکھا وہ مجھ سے بیان کیجئے راہب نے کہا وہ پتھر دیکھ رہے ہو اور اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں راہب نے کہا اس دریا سے روزانہ ایک بہت بڑا پرندہ مثل چیل کے نکلتا ہے اور اس پتھر پر آتا ہے پھر سیدھے کھڑے ہو کر قے کرتا ہے جس سے آدمی کا سر گرتا ہے پھر قے کرتا ہے جس سے آدمی کے ہاتھ نیچے گرتے ہیں پھر قے کرتا ہے جس سے آدمی کے پیر گرتے ہیں پھر وہ سارے اعضاء جُڑ جاتے ہیں پھر پورا انسان بن کر کھڑا ہو جاتا ہے میں یہ دیکھ کر بڑا فکر مند ہوا پھر وہ پرندہ اُس آدمی کا سر لے کر اُڑ جاتا ہے اسی طرح ایک ایک اعضاء لے کر اُڑ جاتا ہے جس طرح وہ قے کے ذریعے گراتا ہے ایک دن میں نے اُس آدمی سے پوچھا تم کون ہو اُس نے میری طرف دیکھ کر کہا میں عبد الرحمٰن ابن ملجم ہوں میں نے علی بن ابیطالب کو قتل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ پرندہ مسلط کر دیا ہے جو مجھ کو قیامت تک یہی عذاب دیتا رہے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سجدے میں گر گئے

۳۲۷۔حکم بن عباس کلبی نے حضرت زیدؓ کی شہادت پر یہ شعر کہا

صلبنا لکم زیدا علی جزع نخلة ولم ارمهدیا علی الجذع یصلب

و قسم بعثمان علیاً سفاهة و عثمان خیر من علی و اطیب

ہم نے تمہارے زید کو کھجور کے تنے پر پھانسی دے دی اور میں نے کوئی مہدی نہیں دیکھا جس کو تنے پر پھانسی دی جائے تم نے حماقت کے باعث علی کو عثمان سے بڑھا دیا حالانکہ عثمان علی سے زیادہ پاکیزہ اور بہتر تھے۔حکم بن عباس کی یہ بات ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق کے پاس پہنچی تو انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے آپ کے ہاتھ کانپ رہے تھے آپ نے عرض کیا اے اللہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس پر اپنا کُتا مسلط فرما جب بنواُمیہ نے اسے کوفہ کی طرف بھیجا تو اس کو شیر نے پھاڑ ڈالا جب یہ خبر امام جعفر صادق علیہ السلام کو پہنچی تو آپ سجدے میں گر گئے اور فرمایا الحمدللہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے کیئے ہوئے وعدہ کو پورا فرمایا۔

جنابِ امیر علیہ السلام نے پانچ چیزوں کی ہدایت فرمائی

۳۲۸۔داؤد بن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے پانچ چیزیں حاصل کرو (۱) تم میں سے ہر ایک اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے خوف نہ کھائے (۲) اپنے ربّ کے علاوہ کسی سے امید نہ رکھو (۳) جو شخص جاہل ہو وہ تعلیم حاصل کرنے میں شرم محسوس نہ کرے (۴) جو شخص عالم ہے اگر اس سے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے جس کا اُسے علم نہ ہو تو وہ یہ کہنے میں شرم محسوس نہ کرے کہ مجھے اس کا علم نہیں خدا بہتر جانتا ہے (۵) صبر کی ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کی جسم سے ہے اگر صبر چلا جائے تو ایمان بھی چلا جاتا ہے جیسے سر چلا جائے تو جسم بھی چلا جاتا ہے۔

اللہ کی قسم تم قیامت تک جو بھی پوچھو گے میں تمہیں بتاؤں گا

۳۲۹۔ابوطفیل سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا مجھ سے پوچھ لو اللہ کی قسم تم قیامت تک جو بھی مجھ سے پوچھو گے میں تمہیں بتاؤں گا مجھ سے اللہ کی کتاب کے متعلق سوال کرو ایسی کوئی آیت نہیں جس کا مجھے علم نہ ہو کہ وہ رات کو نازل ہوئی یا دن کو میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔ابو طفیل عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ ابن کوا نے سوال کرنے کیلئے کہا حالانکہ میں سائل اور مولا علی کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اور سوال کرنے والا میرے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اُس نے وَالذّٰرِیَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا فَالْجَارِیَاتِ یُسْرًا فَالْمُقَسِّمَاتِ اَمْرًا (الزاریات ۱ تا ۴) قسم ہے اُڑا کر بکھیرنے والیوں کی پھر اُٹھانے والیاں بوجھ کو پھر چلنے والیاں نرمی سے پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں۔کے متعلق پوچھا تو مولا علی علیہ السلام نے فرمایا وہ پوچھو جن سے تمہارا کوئی مقصد ہے بے مقصد چیزوں کو ترک کرد و سائل نے کہا اللہ کی قسم یہ پوچھنا کسی مقصد سے ہے تو آپ نے فرمایا" اَلذّٰرِیَات ذَرْوًا " سے مراد ہوائیں" فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا " سے مراد بادل "فَالْجَارِیَات یُسْرًا" سے مراد کشتیاں " فَالْمُقَسِّمَاتِ اَمْرًا " سے مراد فرشتے ہیں،اُس نے دوسرا سوال کیا چاند میں جو کالا ہے وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا اندھے نے اندھیرے کے بارے میں ہی پوچھا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے سُنا ہے "اور ہم نے رات اور دن دو نشانیاں بنائی ہیں پھر رات کی نشانی کو مٹا دیا (سورہ اسراء ۱۲) پس اللہ تعالیٰ کا مٹانا وہ سیاہی ہے جو چاند میں ہے اس نے پھر سوال کیا ذوالقرنین کے بارے میں کیا رائے ہے کیا وہ نبی تھے یا بادشاہ؟ مولائے کائنات نے فرمایا دونوں میں سے کچھ نہیں بلکہ وہ نیک آدمی تھے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا تھا وہ اللہ تعالیٰ کیلئے خالص تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے خالص تھا انہوں نے اپنی قوم کو ہدایت کی دعوت دی تو انہوں نے ان کے ایک سینگ پر مارا لیکن اُن کے سینگ بیل کے

سینگوں کی طرح نہیں تھے اس سائل نے پھر پوچھا قوس قزح کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ نوح علیہ السلام اور ان کے ربّ کے درمیان غرق ہونے سے امان کی علامت تھی سائل نے پوچھا یہ بیت المعمور کیا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک مقام ہے جو سات آسمانوں سے اوپر عرش کے نیچے ہے جہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کیلئے داخل ہوتے ہیں پھر قیامت تک ان میں سے کوئی لوٹ کر نہیں آئے گا۔ سائل نے پوچھا " اَلَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (سورہ ابراھیم ۲۸، ۱۴) سے مراد کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا قریش کے دو فاجر لوگ ہیں بنو امیہ اور بنو مخزوم اور میں نے انہیں بدر والے دن سبق سکھا دیا تھا اس نے پوچھا " اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (سورہ الکھف ۱۰۴) سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ان میں سے اہل حروراء ہیں۔

حقیقی فقیہ کی پہچان

۳۳۰۔ عاصم بن ضمرہ سے روایت کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کیا میں تمہیں ایسے فقیہ کی خبر نہ دوں جو حقیقت میں فقیہ ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں اے امیر المومنین آپ نے فرمایا جس نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اُن کو ڈھیل نہ دے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اُن کو اطمینان نہ دلایا۔

۳۳۱۔ ابی ملیکہ اور ابی اسحاق نے حضرت علی سے روایت کی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو مکمل فقیہ کی خبر نہ دوں عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کیا اور اُس کی طرف

سے حاصل ہونے والی راحت وآسائش سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اُن کو اطمینان نہ دلایا اور قرآن کو چھوڑ کر کسی اور چیز میں رغبت نہ کی ہو آگاہ ہو جاؤ اُس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس کی حقیقت کا علم نہ ہو اور ایسے علم میں کوئی فائدہ نہیں جس میں غور فکر نہ ہو اور قرآن کی قرآت کا کوئی فائدہ نہیں جس میں تدبر نہ ہو۔

اے کمیلؓ میں جو کچھ کہوں اسے محفوظ کرلو

۳۳۲۔ حضرت کمیل بن زیاد نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جبان کی طرف لے گئے جب آپ صحرا میں پہنچے تو بیٹھ گئے اور ایک لمبی سانس لی پھر فرمایا اے کمیل بن زیاد میں جو کچھ تم سے کہوں اسے محفوظ کرلو یہ دل ظروف ہیں ان میں سے بہترین وہ ہیں جو ان ظروف کی حفاظت کرنے والا ہو لوگ تین قسم کے ہیں عالم ربانی، تعلیم حاصل کرنے والا جو نجات کی راہ پر چلنے والا ہے تیسرے وہ لوگ فضول اور بے وقوف ہیں وہ ہر ہانکنے والے کے حُکم پر چلتے ہیں وہ ہر ہوا کے ساتھ مائل ہو جاتے ہیں انہوں نے علم کے نور کے ذریعے روشنی حاصل نہیں کی اور باوثوق رکن کو اپنی پناہ گاہ نہیں بنایا اے کمیل علم مال سے بہت بہتر ہے علم تمہاری حفاظت کرتا ہے تم مال کی حفاظت کرتے ہو علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے عالم کی محبت وہ دین ہے جس پر اللہ تعالیٰ جزا دے گا اور اس کے ذریعے سے انسان اپنی زندگی میں اطاعت کسب کرتا ہے اور ابو عبداللہ حضرت امام جعفر صادق کی روایت میں یوں ہے عالم کی صحبت وہ دین ہے جس کے ذریعے زندگی میں اطاعت کسب کی جاتی ہے اور مرنے کے بعد اچھی یادیں باقی رہتی ہیں علم حاکم اور مال محکوم ہے مال جمع کرنے والے زندگی میں مرجاتے ہیں اے کمیل مال کو جمع کرنے والے مرجاتے ہیں لیکن علماء رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں ان کے جسم مفقود ہوتے ہیں لیکن ان کی تصویریں دلوں میں باقی رہتی ہیں پھر آپ نے

اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ھائے افسوس یہاں بہت زیادہ علم موجود ہے اگر اس بار کو اٹھانے والے مل جائیں تو میں ان تک منتقل کروں ہاں ایسے لوگ ملتے ہیں جو اس علم کیلئے امین نہیں ہیں اور وہ دین کو دنیا کا آلہ کار بناتے ہیں وہ اللہ کے احسانات کے ذریعے اس کے بندوں پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جو اہل حق سے عداوت رکھتے ہیں انہیں علم کے احیاء میں کوئی بصیرت نہیں اور جو شُبہ انہیں پیش آتا ہے اس سے ان کے دل میں شک پیدا ہوتا ہے وہ حامل علم نہیں بن سکتا بلکہ وہ دنیا کی لذتوں کا حریص ہوتا ہے اور ابو عبداللہ کی روایت میں یوں ہے دنیا نرمی سے خواہشوں کی طرف کھینچ لے جاتی ہے یہ لوگ مال جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے دھوکے میں آگئے ہیں وہ دین کے کسی حصے میں نہیں ان کیلئے زیادہ بہتر تشبیہ یہی ہے کہ یہ جنگل میں چرنے والے جانوروں کی طرح ہیں اس طرح حاملین ِ علم کے مرنے سے علم ختم ہو جائے گا لیکن ہاں زمین کبھی ایسے شخص سے خالی نہیں رہ سکتی جو خدا کی حجت کو قائم رکھے تاکہ خدا کی حجتیں اور واضح نشانیاں لوگوں کے سامنے باطل نہ ہو جائیں ایسے لوگ تعداد میں تو بہت کم ہیں لیکن خدا کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اللہ تعالیٰ انہی کے ذریعے اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ عالم علوم و معارف کو اپنے جیسوں تک پہنچاتے ہیں اور اپنے جیسے اشخاص کے دلوں میں اس کی نشو و نما کرتے ہیں ان پر حقیقی علم وارد ہونے کی وجہ کی بنا پر یہ چیز آسان ہو جاتی ہے کہ جنہیں نعمتوں کے پلے ہوئے مشکل سمجھتے ہیں یہ اُن چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں جن سے جاہل دور بھاگتے ہیں وہ اپنے جسموں کے ساتھ تو دنیا میں رہتے ہیں لیکن ان کی روحیں عالم اعلیٰ سے تعلق رکھتی ہیں یہ لوگ اُس کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہیں اور اُس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں آہ کس قدر ان لوگوں کو دیکھنے کا مشتاق ہوں میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت کا طلبگار ہوں اور جب تمہارا جی چاہے تم اُٹھ کر جا سکتے ہو۔

دنیا و آخرت پانچ کلمات میں جمع ہے

۳۴۳۔ ابراھیم سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا دنیا اور آخرت پانچ کلمات میں جمع ہیں وہ پانچ یہ ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مَا اَسُدُّ بِہٖ لِسَانِیْ وَاُحْصِنُ بِہٖ فَرْجِیْ وَاُؤَدِّیْ بِہٖ اَمَانَتِیْ وَاَصِلُ بِہٖ رَحْمِیْ وَاَنْجَرُّ بِہٖ لِاٰخِرَتِیْ. اے اللہ میں تجھ سے دنیا و مافیھا سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جس سے میری زبان کو راست گوئی نصیب ہو اور جس سے میں اپنی شرمگاہ کی برائی سے حفاظت، اپنی امانت کی ادائیگی اور صلہ رحمی کرسکوں اور اس کے ذریعہ سے اپنی آخرت کا سامان مہیا کرسکوں۔

اقوال حکیمانہ

۳۴۴۔ نزال بن سبرہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو اپنی غذا کی ابتدا نمک سے کرے اللہ تعالیٰ اُس سے ستر قسم کی بیماریاں دور کردیتا ہے اور جو شخص ہر روز سات عجوہ کھجوریں کھائے گا تو وہ کھجوریں اسکے پیٹ کے ہر کیڑے (جراثیم) کو ماردیں گی۔

- جو شخص ہر روز اکیس سُرخ انجیر کھائے گا تو اس کے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں رہے گی۔
- گوشت، گوشت کو پیدا کرتا ہے۔
- ثرید عرب کا کھانا ہے۔
- بشارجات (ایک درخت ہے جس پھل بینگن کی طرح ہوتا ہے) پیٹ بڑھاتا ہے اور عمر کو کم کرتا ہے۔
- گائے کے گوشت میں بیماری ہے اور اس کے دودھ میں شفا ہے اس کا گھی دوا ہے اور لوگ کسی بھی چیز سے شفا طلب کریں وہ گائے کے گھی سے افضل نہیں ہوگی۔

- مچھلی جسم کو کمزور کرتی ہے۔
- قرآن کی قرأت اور مسواک بلغم دور کرتی ہے۔
- نفاس والی خواتین تر کھجور سے زیادہ کسی چیز سے شفایاب نہیں ہوتیں
- مرد اپنی طاقت کے حساب سے کوشش کرتا ہے اور تلوار اپنی دھار کے حساب سے کاٹتی ہے
- جو شخص لمبی زندگی چاہتا ہے تو اُسے بقا نہیں ملے گی سوائے اس کے کہ ناشتہ جلدی کرے اور عورتوں سے جماع کم کرے اور چادر ہلکی رکھے پوچھا گیا لمبی زندگی میں ہلکی چادر رکھنے کا مطلب کیا ہے تو آپ نے فرمایا قرض۔

۳۳۵۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نہار منہ سات عدد عجوہ کھجور کھائے گا اُس دن اُس کو زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۳۳۶۔ مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ نے اپنے شیعوں سے فرمایا تم شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ پرندوں میں کوئی ایسا نہیں جو اُس کے مقابلہ میں کمزور ہو اور اگر پرندے اُس کے پیٹ میں برکت کو جان لیتے تو وہ اس کے ساتھ ایسا نہ کرتے ،لوگوں سے اپنی زبانوں اور جسموں سے ملو اور اپنے قلوب و اعمال سے اپنی طرف کھینچو بے شک ہر شخص کیلئے وہی ہے جو وہ کماتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

۳۳۷۔ فتح بن شجرف کہتے ہیں میں نے خواب میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تواضع فقیر کو غنی سے بلند کر دیتی ہے اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ مالدار فقراء سے تواضع کا اظہار کریں۔

۳۳۸۔ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ مجھے ایسی چیز بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے تو آپ نے فرمایا دولت مندوں کا اللہ تعالیٰ سے ثواب کی خاطر فقراء پر مہربانی اور شفقت کرنا کس قدر بہترین ہے اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ فقراء خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے دولت مندوں سے بے رغبتی کا مظاہرہ کریں میں نے عرض کیا اے امیر المومنین ہمارے لئے کچھ مزید فرمایئے تو حضرت علی نے فرمایا

قد کنت میتا فصرت حیا وعن قلیل تصیر میتا

عز بدار الفناء بیت فاین بدار البقاء بیتا

تم بے جان تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں زندگی عطا فرمائی اور تھوڑے عرصہ بعد تم پھر بے جان ہو جاؤ گے فانی گھر میں اپنے لئے مضبوط گھر تعمیر کیا تو ہمیشہ رہنے والے جہاں میں تمہارا گھر کہاں ہے۔

دنیا کا قیام چار اشخاص پر ہے

۳۳۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں بعض امور کیلئے حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا اے جابر بن عبد اللہ انصاری دنیا کا قیام چار اشخاص پر ہے (۱) وہ عالم جو اپنے علم کو استعمال کرے (۲) وہ جاہل جو علم حاصل کرنے سے انکار نہ کرے (۳) وہ سخی جو اپنی نیکیوں میں بخل نہ کرے (۴) وہ فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض فروخت نہ کرے، اے جابر جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا تو جاہل اس کے حصول میں عار سمجھے گا اور اگر مالدار نیکی واحسان میں بخل کرے گا تو فقیر بھی آخرت کو دنیا کے عوض بیچنے پر آمادہ ہو جائے گا اے جابر جب ایسا ہوگا تو پھر ہلاکت ہی ہلاکت ہے یہ لفظ آپ نے ستر مرتبہ کہے اے جابر جس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں تو لوگوں کی اس

سے حاجتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں لہذا جو شخص اپنے مال پر قائم ہونے والے فرائض وحقوق کو اللہ تعالیٰ کی خاطر ادا کرے گا وہ اس کے بقا اور دوام کا سامان فراہم کر لیتا ہے اور جو ان فرائض کو پورا نہیں کرتا وہ اسے زوال اور فنا کے راستے پر لگا دیتا ہے حضرت جابرؓ نے فرمایا اس کے بعد امیر المومنین نے یہ اشعار پڑھے

ما احسن الدنیا و اقبالها	اذا اطاع اللہ من نالها
من لم یواس الناس من فضله	عرض للا دبار اقبال
فاحذروا زوال الفضل یا جابرا	واعط من الدنیا لمن سالها
فان ذا العرش جزیل العطا	یضعف بالجنة امثالها

جو شخص دنیا کے مل جانے پر خدا کی اطاعت کرے تو دنیا اور اسکا قبول کرنا کس قدر اچھا ہے اور جو شخص اپنے رزق سے لوگوں کی مدد نہ کرے تو اُس نے دنیا کی نعمتوں کو پس پشت ڈال دیا اے جابر رزق اور نعمتوں کے زوال سے ڈرو اور مال دنیا سے جو کچھ سوالی مانگے تو اُسے عطا کرو بے شک عرش عظیم کا مالک نیکی کی جزا دینے والا ہے اور جنت میں اس کا اجر کئی گنا زیادہ عطا فرمائے گا۔ حضرت جابر کہتے ہیں پھر آپ نے مجھے بازو سے پکڑ کر اس طرح کھینچا کہ مجھے ایسا لگا جیسے کندھا اتر گیا ہو پھر آپ نے فرمایا اے جابر بن عبداللہ لوگوں کی ضروریات کا تم سے وابستہ ہونا تم پر اللہ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے لہذا نعمتوں سے ہرگز نہ اکتاؤ ورنہ تم پر اُس کی سختیاں اور مصیبتیں نازل ہوں گے اور یاد رکھو بہترین مال وہ ہے جسے کسب کرنے پر تمہاری تعریف کی گئی ہو اور اسے خرچ کرنے پر تمہیں اجر وثواب ملے پھر آپ نے یہ اشعار پڑھے

لا تخضعن لمخلوق علی طمع	فان ذلک وهن منک فی الدین
وسل الهک مما فی خزائنه	فانما هی بین الکا ف والنون
اما تری کل من ترجو و تامله	من البریة مسکین ابن مسکین
مااحسن الجود فی الدنیا و فی الدین	و اقبح البخل ممن صیغ من طین

مخلوق کے سامنے لالچ وطمع کی خاطر نہ جھکو یہ بات تمہارے دین کیلئے نقصان دہ

ہے اپنے معبود سے اس کے خزانہ میں رزق طلب کرو کیونکہ وہ کاف اور نون کے درمیان ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو مخلوق سے امید وابستہ کرتا ہے وہ مسکین ابن مسکین ہے دین و دنیا میں سخاوت کس قدر خوبصورت اور لائق تحسین ہے اور بخل کرنے والا جس مٹی سے خمیر ہوا ہو اس کی برائی اور مذمت کی جاتی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں سمجھ گیا ہوں اب مجھے جانے کی اجازت ہے آپ نے فرمایا میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں پھر آپ نے اپنے نعلین پہنے اور کندھے پر عبا ڈالی جب ہم کوفہ میں جبانہ کے پاس پہنچے تو آپ نے اہل قبور کو سلام کیا تو میں نے وہاں چیخ و پکار سُنی میں نے عرض کیا اے امیر المومنین یہ چیخ و پکار کیسی ہے آپ نے فرمایا یہ ہمارے بھائی ہیں جو کل تک ہمارے ساتھ تھے اور آج ہم سے جدا ہو چکے ہیں اب ہمارے ان بھائیوں کی ملاقات کیلئے کوئی نہیں آتا اس کے بعد امیر المومنین نے اپنے جوتوں کو اُتارا اور اپنا سر برہنہ کیا اور آستینوں کو اوپر چڑھایا پھر فرمایا اے جابر بن عبد اللہ اپنی فانی دنیا میں سے باقی رہنے والی آخرت کیلئے کچھ عطا کرو اپنی زندگی سے موت کیلئے اپنی تنگدستی کیلئے کچھ عطا کرو کیونکہ آج تم اپنے گھروں میں ہو اور کل ان قبروں میں ہو گے اور تمہارے امور کی بازگشت اللہ کی طرف ہے پھر امیر المومنین نے یہ اشعار پڑھے

سلام علی اهل القبور الدوارس — کانهم لم یجلسو فی المجالس
ولم یشربوا من بارد الماء شربة — ولم یاکلو من کل رطب و یابس

ان اہل قبور پر سلام ہو کہ جن کے آثار مٹ چکے ہیں گویا یہ کبھی بیٹھکوں میں نہیں بیٹھے اور ایسے لگتا ہے جیسے انہوں نے کبھی ٹھنڈا پانی نہ پیا ہو اور خشک و تر میں سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت جابر کہتے ہیں یہ وہ کچھ ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفے میں سُنا۔

فرموداتِ علی علیہ السلام

۳۴۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء اور انہوں نے اپنے جد سے روایت کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا جان لو اسلام سے بڑھ کر کوئی شرف نہیں تقویٰ سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں ورع سے بڑھ کر کوئی عقلمندی نہیں اور توبہ سے بڑھ کر کوئی شفیع نہیں اور عافیت سے بڑھ کر کوئی خوبصورت لباس نہیں اور کوئی تحفظ سلامتی سے زیادہ دفاع کرنے والا نہیں اور کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ غنی نہیں اور کوئی بھی مال روزی پر راضی رہنے سے زیادہ فاقہ کو دُور کرنے والا نہیں جان لو کوئی شرف اسلام سے زیادہ اعلیٰ نہیں اور کوئی کرم تقویٰ سے زیادہ معزز نہیں۔

- جو شخص کم روزی پر کفایت کرے گا تو گویا اس نے راحت کا انتظام کر لیا اور خوشحالی کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا۔
- رغبت تھکاوٹ کی چابی اور تھکاوٹ کی سواری ہے لالچ تباہی میں پڑنے کی اور گناہ کمانے کی دعوت دیتا ہے اور اس کا شر تمام عیبوں کے برابر ہے۔
- بہت سارے خواہشمند خسارے میں ہیں اور بہت سارے امید لگانے والے جھوٹے ہیں امید کرنا محرومی کی طرف لے جاتا ہے اور نفع کمانا نقصان کی طرف لے جاتا ہے۔
- جس نے امور کے انجام کی طرف نظر نہ کرتے ہوئے ان میں کثرت کی تو اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔
- حسد دین کی آفت ہے اور سرکشی ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔
- پاکدامن مومن کیلئے بُرا اپنا قرض کا پٹا ہے۔
- دل خطرات کا محل ہے۔
- عقل ڈانٹتی اور روکتی ہے۔

- تجربات علم کی ابتدا ہیں۔
- اعتبار تمہیں بھلائی تک لے جائے گا۔
- تمہارا اپنے نفس کیلئے اتنا ادب ہی کافی ہے جو تم دوسروں کیلئے ناپسند کرتے ہو۔
- تمہارے بھائی کیلئے تم پر اتنا ہی لازم ہے جتنا اس پر تمہارے لئے لازم ہے۔
- خزانوں میں سے زیادہ نفع بخش دلوں کی محبت ہے۔
- جو اپنی رائے سے مستغنی ہوا خطرے میں پڑا۔
- عمل سے پہلے تدبیر تمہیں شرمندگی سے بچائے گی۔
- جو فضول باتوں سے بچا رہے گا اس کی رائے اہل عقل کے نزدیک وزنی ہوگی۔
- جو حکمت کے سبب مشہور ہے اسے نظریں عزت سے دیکھتی ہیں۔
- غنا میں سب سے اشرف خواہش کا ترک کرنا ہے۔
- جو گردش ایام کو پہچان گیا وہ تیاری سے غافل نہ رہا۔
- صبر فاقہ کی جنت ہے۔
- لالچ فقر کی علامت ہے۔
- بردباری کرنا ذلت سے اجتناب ہے۔
- محبت میں فائدہ مند قربت ہے۔
- شروع سے ہی فقیر ہونا کثرت دیکھنے کے بعد فقیر ہونے سے بہتر ہے۔
- نصیحت ایک غار ہے اس کیلئے جو اس میں داخل ہوگا۔
- جس نے اپنا پہلو کھلا چھوڑا اس کا افسوس زیادہ ہوگا۔
- جس شخص نے ایسے بندے سے محبت کی جسے وہ پہچانتا نہیں تو وہ اپنے آپ سے مذاق کرنے والا ہے۔
- جس نے اپنی شہوت کی حفاظت کی اس نے اپنی قدر محفوظ کر لی۔

- جس شخص کی زبان غالب ہے تو اس کی قوم اسے حکم دے گی۔
- بہت سارے جملے ایسے ہیں جو نعمت کو سلب کر لیتے ہیں۔
- جس کا اخلاق تنگ ہے اُس سے گھر والے اُکتا جاتے ہیں۔
- جس نے مقصد پالیا گویا اس کی زندگی لمبی ہے۔
- جس کے حالات بدلتے رہتے ہیں وہ مردوں کے جوہر خوب جان لیتا ہے۔
- قلیل خواہشات ہیں جو تجھے انصاف دلائیں گی۔
- گردش ایام تجھے چھپی ہوئی خوشیوں سے روکیں گے۔
- عاجزی تجھے سلامتی کا لباس پہنائے گی۔
- اخلاق کی وسعت میں رزق کے خزانے ہیں۔
- ہر صاحب حیات کی روزی ہے اور تم موت کی روزی ہو اور موت ہر موجود چیز کیلئے ہے۔
- توبہ کا دروازہ کھلا ہے بخشش مانگنے میں کوئی خرج نہیں بہت سارے گناہ کے عادی لوگ اپنی عمر کے آخری حصے میں توبہ کرتے ہیں۔
- جو شخص حیا کو بطور لباس پہنے گا تو نظروں سے اس کے عیب کم ہو جائیں گے۔
- جو اپنے مقصد کیلئے کوشاں رہتا ہے اسے محنت کم کرنا پڑتی ہے۔
- نفس کی مخالفت میں ہدایت ہے۔
- صبر مشکلات سے دفاع کرتا ہے بے صبری زمانے کی مشکلات کی مددگار ہے۔
- سخاوت لوگوں کی عزتوں کی محافظ ہے۔
- بردباری بے وقوف کا ادب ہے۔
- مشورہ کرنے میں ہی صحیح راستہ ملتا ہے جو امور پر قیاس آرائی کرتا ہے وہ چھپی چیزوں میں سمجھ لیتا ہے۔

- حق سایہ دار کا سایہ ہے۔
- اپنے حصے سے زیادہ کا احتمال رکھنا غضبناک ہونے سے بہتر ہے۔
- تجربے کو محفوظ کرنا بھی دانائی ہے۔
- آزمائش کرنے سے پہلے اطمینان لینا عقلمندی کی ضد ہے۔
- آیت قطعی (پختہ نشانی) کی دلیل انتخاب کرنا ہے۔
- تنگدل پر ہرگز احسان نہ کرو۔
- تیرے دوست کا گم ہونا تیرے اعضاء میں سے کسی کے کٹ جانے کے مترادف ہے
- دوسروں کے عیبوں کو نظر انداز کرو وگرنہ تم کبھی راضی نہیں رہ سکو گے۔
- مکافات اعمال میں بُراترین بدلہ کسی کے ساتھ برا سلوک کرنا ہے۔
- مرد کا اپنی عقل کے سبب خود کو پسند کرنا اپنی عقل کو ختم کرنے والے اسباب میں سے ایک ہے۔
- جس کے اخلاق اچھے نہیں اس کا ادب بھی نا قابل قبول ہے۔
- جس کا تنا نرم ہو اس کی شاخیں بھاری ہوتی ہیں۔
- جس کی طبیعت سخت ہو اس کا صحن بے آباد ہوتا ہے۔
- مرد کا گھٹیا ترین شعار اس کی جہالت ہے۔
- فراغت سے ہی شوق پیدا ہوتا ہے۔
- مخالفت رائے کو ختم کر دیتی ہے۔
- کبھی کبھی گمان بھی درست ثابت ہو جاتا ہے۔
- برابری کے سبب تم وہ بھی پالو گے جو تم کھو چکے ہو۔
- فحش گوئی بلندی کو نیچ دیتی ہے۔
- شکر کرنا انتقام سے حفاظت کرتا ہے۔

- عقل علم کی چابی ہے۔
- عدل پسندیدہ فعل ہے اور خواہش کی پیروی کرنا ظلم ہے۔
- جو شخص جلدی کے گھوڑے پر سوار ہوا وہ گرنے سے نہیں بچ پائے گا۔
- دوری ہمت کو بڑھاتی ہے۔
- انصاف پر بھائی چارہ پختہ ہوتا ہے۔
- دوست کا حسد کرنا محبت کی بیماری ہے۔
- اخلاق کے جوہر رکھنے والے کو معاشرہ محروم رکھتا ہے۔
- عقلیں رغبت کی سواریاں ہیں۔
- عقل کے اکثر دھوکے چمک دمک کی وجہ سے ہوتے ہیں۔
- جو اپنے موقف پر زیادہ دیر قائم رہے اسکی محبت ہرگز لمبی نہیں ہوتی۔
- تمام لوگ مصافحہ کر کے ہلاکت میں پڑتے ہیں۔
- باہم مسکرانے کا حُسن تیری بغاوت سے حفاظت ہے۔
- خوبصورت آدمی دشمنی کی آگ کو بُجھا دیتا ہے۔
- نرمی مخالفت کی گرمی کو بُجھا دیتی ہے۔
- عنایت کرنا مودّت کی علامت ہے۔
- رسوا شخص لوگوں کی زبانوں پر کبھی بھی عزت نہیں کما سکتا اور تم اس وقت تک صاحب عزت ہو جب تک قناعت سے لپٹے ہوئے ہو۔
- ذلت والا ہے وہ شخص جسے لوگوں سے کوئی حاجت ہو۔
- باہمی مدد کرنے سے زیادہ کوئی چیز عظیم قدر والی نہیں ہے۔
- سخت مزاجی کی سزا سب کا چھوڑ جانا ہے۔
- ہر پل میں ایک خطرہ ہے اور خطرہ ہر حرکت کی اصل ہے اور شک کے وقت ٹھہر جانا عقلمندی ہے

- بہت ساری محبتیں ایسی ہیں جو ایک لمحے میں جنم لے لیتی ہیں اور بہت ساری لڑائیاں ایسی ہیں جو ایک لفظ سے بھڑک اُٹھتی ہیں۔
- دنیا و آخرت ابن آدم کیلئے پیدا کی گئی ہے۔
- حکمت والا ایسا شخص جو قدرت کے فیصلے سے حیران نہ ہو۔
- وہ مضبوط دل وال ہیں جو مخلوق کے دل میں اُترتے ہیں۔
- تم آج کے بیٹے ہو کل تمہارے لئے نہیں خوشی والی جانب میں خوشی کامل نہیں ہوتی
- امید کی مدت آج اور کل میں ہے وقت گزر جائے تو رُک جاؤ اور قریب ہے کہ آنے والا کل تیرے علاوہ کسی اور کا ہو۔
- بہت سارے لوگ اپنی نیند میں ہی ہلاک ہوئے کیونکہ ان کا دل بیماریوں کی آماجگاہ تھا۔
- تجھ سے غناء دور چلی جائے گی جب تم نے اپنے پاس موجود چیز پر قناعت نہ کی۔
- اپنے نفس کو قناعت کا عادی بنا اور اسے امید دلائے رکھ اور اچھی امید اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے۔
- مصائب مخلوق کے درمیان برابر تقسیم کئے گئے ہیں۔
- ہر آنے والا لمحہ گویا آ ہی گیا ہے۔
- مُدت پوری ہونے سے پہلے دی گئی مہلت میں اپنے آپ کو تبدیل کرو۔
- آنکھ میں خواہش رکھنا ایسی چیز کو چاٹنا ہے جو تمہارے غیر کو ملی ہے۔
- زبان کی پاکیزگی خاموشی ہے لیکن کبھی کلام کرنا اپنے مدمقابل پر غالب کرتا ہے۔
- عزت والے کاموں میں سے زیادہ عزت والا فعل اس چیز سے درگزر کرنا جو تمہارے علم میں ہو۔
- جو حسن نیت میں آگے ہوا وہ توفیق پالے گا۔

- سخت طبیعت والے کو نہ تو شمولیت ملتی ہے نہ ہی الفت۔
- کوئی حیلہ کر کے خود کام کرنا وسیلہ تلاش کرنے سے بہتر ہے۔
- اہل شرف کیلئے بلند شان ادب کرنا ہے۔
- اپنی حرمت وعزت سے استغنا کمال درجہ ہے۔
- دل کی فرط محبت کبھی نہیں مانے گی جب محبوب نرم مزاج ہوگا۔
- انسان اس وقت تک سچا نہیں جب تک وہ کچھ چیزیں چھپا نہ لے جنہیں وہ جانتا ہو۔
- لوگوں سے قربت ان کی عقلوں کے حساب سے رکھو اس سے تم ان کی لغویات سے محفوظ رہو گے۔
- بے شک دل ان لوگوں سے دھوکہ کھا جاتے ہیں جو ان سے بلند ہوتے ہیں۔
- ہر بولنے والے زبان کا ایک قائد ہوتا ہے عاجزی میں نجات ہے۔
- مضبوط پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹانا دلوں کی تالیف سے زیادہ آسان ہے۔
- حسد وراثت میں غم دیتا ہے اور اسی سے جسم کی تمام تر بیماریاں لگتی ہیں میں نے کوئی ایسا حاسد نہیں دیکھا جو کسی کو سلامت دیکھ سکتا ہو۔
- صحیح تجربے سے تم مشکلات پر قابو پا سکتے ہو۔
- بے وقوف سے تمہارا حلم اس کے خلاف تمہارے مددگار زیادہ کرتا ہے۔
- سچائی اور وفاداری لوگوں کیلئے تحفظ ہیں۔
- بدکردار لوگوں کو زمانہ مثالیں دیتا ہے۔
- ہر دن تجھے کوئی نہ کوئی علم دیتا ہے۔
- لوگوں میں سے (اللہ تعالیٰ پر) راضی ہونے کا حق سب سے زیادہ اُسے ہے جس نے دنیا کے نقصان کو پہچان لیا۔
- ہر دل کیلئے کوئی مصروفیت ہوتی ہے۔

● لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی خواہش اعضاء میں قوت پیدا کرتی ہے اور جو شخص خواہش کی پیروی کرے گا یقیناً گمراہ ہوگا۔

من کتاب فضائل امیر المومنین علی کرم اللہ وجھہ

تصنیف شیخ السنّۃ ابی بکر احمد بن حسین بن علی البیھقیؒ

یہ دعا اپنے اصحاب کو تعلیم فرمائی

۳۴۱۔ عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب کو تعلیم فرمائے اور آپ نے ہمیں یہ بھی دعا تعلیم فرمائی اے میرے معبود تو نے اپنا نور مکمل کر دیا پس میں نے ہدایت پالی تیرے لئے ہی حمد ہے اور تیرا حلم عظیم ہے تو نے معاف کر دیا پس تیرے لئے ہی حمد ہے تو نے اپنا دستِ قدرت پھیلایا اور عطا کر دیا پس تیرے لئے ہی حمد ہے اے ہمارے پروردگا تیری ذات چہروں کو عزت دیتی ہے اور تیری وجاہت بہترین وجاہت ہے اور تیرا عطا کرنا بلیغ عطا ہے اور بغیر مشقت کے حاصل ہونے والی ہے اے ہمارے پروردگار تیری اطاعت کی جاتی ہے تو اسے قبول فرماتا ہے اے ہمارے پروردگار تیری نافرمانی کی جاتی ہے لیکن تو معاف فرما دیتا ہے اور تو مجبور کی دعا قبول فرماتا ہے اور تکالیف کو دور کرتا ہے اور تو بیماریوں سے شفا دیتا ہے اور درد سے نجات عطا کرتا ہے اور توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے کوئی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں چکا سکتا اور نہ ہی تیری نعمتوں کو شمار کر سکتا ہے۔

دوران طواف عبدِ خدا کی دعا

۳۴۲۔ محمد بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص کعبہ کے پردے سے لپٹ کر یوں کہہ رہا تھا اے وہ ذات جسے سائلوں کی کثرت مغالطے میں نہیں ڈال سکتی اے وہ ذات

جسے بار بار سوال کرنے والوں کا اصرار اکتاہٹ میں نہیں ڈال سکتا مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک کا ذائقہ چکھا اور اپنی رحمت کی حلاوت کا ذائقہ چکھا، مولائے کائنات علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے کہا اے شخص کلام دوبارہ کہہ اُس نے کہا کیا تم سنو گے میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا اس کلام کو ہر نماز کے بعد پڑھا کر پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں خضر کی جان ہے اگر تمہارے ذمے بارش کے قطروں کے برابر گناہ بھی ہونگے اور زمین پر موجود کنکریوں اور مٹی کے برابر بھی ہونگے تو وہ اسے ضرور معاف فرمادے گا۔

ارشاداتِ امیر علیہ السلام

۳۴۳۔عاصم سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت سے زیادہ معزز کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی اور اسے اللہ تعالیٰ نے صرف عاجزی والے دل میں ہی ٹھہرایا ہے۔

- بہترین غنا خواہش کا ترک کرنا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق پر راضی ہو گیا وہ بے نیاز ہو گیا۔
- جس نے دل سے حسد نکال دیا اور اسے بامقصد کاموں میں مصروف رکھا تو اس کے دل سے بے مقصد چیزیں نکال دی جائیں گی۔
- جس شخص نے اپنے نفس کو دنیاوی خواہشات سے روک لیا تو وہ گویا آزاد ہے۔
- جس شخص نے دل سے حسد نکال دیا تو اس کے لئے محبت ظاہر ہوگی۔
- جس نے تنگدستی کے ایام میں صبر کیا وہ دائمی نعمتوں تک پہنچا۔
- جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی حلاوت نہیں پائی اُس نے دنیا میں زُہد نہیں پایا۔
- کوئی بندہ ایک خصلت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مشغول نہیں ہو سکتا اور چار کتابیں تورات، انجیل، زبور اور قرآن نے وہ بیان کیں اور وہ خصلت ہر عقلمند اور سچے انسان کی سنت ہے پوچھا گیا وہ خصلت کیا ہے تو آپ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

وہ کل کے غم کو اپنے دل سے نکال دینا ہے۔

- توبہ کرنے والا زاہد کی چراگاہ میں چرتا ہے (یعنی فیض حاصل کرتا ہے) اور زاہد عارف کی چراگاہ میں چرتا ہے اور عارف اللہ کی چراگاہ میں چرتا ہے۔
- عارف اس دنیا میں لوگوں سے منفرد ہے اور آخرت میں بھی لوگوں سے منفرد ہوگا۔

اے لوگو پانچ چیزیں محفوظ کرلو

۳۴۴۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو تم مجھ سے پانچ چیزیں محفوظ کرلو (۱) تم میں سے ہر ایک اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے خوف نہ کھائے (۲) اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید نہ رکھے (۳) تم میں سے جو شخص جاہل ہے وہ تعلیم حاصل کرنے میں شرم محسوس نہ کرے (۴) تم میں سے کسی شخص سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے جس کا اُسے علم نہیں تو وہ یہ کہنے میں شرم محسوس نہ کرے کہ اس کا مجھے علم نہیں (۵) بے شک صبر کی ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کی جسم سے اگر سر جدا ہو جائے تو جسم فاسد ہو جاتا ہے اسیطرح اگر صبر چلا جائے تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک مکمل فقیہ کی خبر نہ دوں لوگوں نے عرض کیا ہاں اے امیر المومنین آپ نے فرمایا جس نے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کیا اور اُس کی طرف سے حاصل ہونے والی راحت سے نا امید نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اُن کو اطمینان نہ دلایا اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں لوگوں کو مزین نہ کیا اور نہ عارفین موحدین کو جنت میں اُتارا اور نہ عاصیوں اور گنہگاروں کو آگ میں اُتارا جب تک ربّ تعالیٰ اُن کے درمیان فیصلہ نہ کردے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ (اعراف ۷،۹۹) پس نہیں ڈرتے اللہ سے مگر خسارے میں پڑنے والے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّهٗ لَا يَاْيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ (یوسف ۱۲،۸۷) بے شک نا امید نہیں ہوتے اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔

دنیا میں غم ضروری ہیں

۳۴۵۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ مولائے کائنات نے فرمایا

لابد فی الدنیا من الغم عش موسرا ان شئت اور معسرا

زندگی خوشحالی والی گزار یا تنگ دستی والی دنیا میں غم ضروری ہے۔

وعیشک بالھم مقرونة فلا تقطع الدھر الا بھم
حلاوة دنیاک مسمومة فلا تاکل الشھد اِلا بسم
محامدک الیوم مذمومة فلا تکسب الحمد الا بذم
اذا تم امر بدا نقصه تسوقع زوالا اذا میتل تم
اذا کنت فی نعمة فارعھا فان المعاصی تذیل النعم
وداوم علیھا بشکرا لا له فان الاله سریع النقم

تیری زندگی غم سے ملی ہوئی ہے تو تجھے قطع تعلق کر کے بھی اس کے ساتھ رہنا ہے تیری دنیا کی مٹھاس زہریلی ہے پس یہ شہد زہر سے ملا کر ہی کھانا ہوگی تیری آج دنیا کی تعریف بری ہے پس تجھے اپنی تعریف مغموم ہی کمانی ہوگی جب کوئی کام مکمل ہوگا تو اس کا نقص شروع ہو جائے گا جب تم سے کہا جائے کہ مکمل ہو گیا ہے تو پھر اس کے زوال کی امید رکھو جب تم کسی نعمت کے مزے میں ہو تو اس پر کفایت کرو کہ گناہ نعمت کو زائل کر دیتے ہیں ہمیشہ اپنے معبود کا شکر ادا کرو اس لئے کہ معبود بڑی جلدی بدلہ لینے والا ہے۔

تکالیف سے درگزر کر

۳۴۶۔عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی کو یہ فرماتے ہوئے سُنا

وکن معد نا للحلم وا صفح عن الا ذی　　فانک لاق ما عملت و سامع
واحبب اذا احببت حبا مقاربا　　فانک لاتدری متی الحب نا فع
وابغض اذا بغضت بغضنا مقاربا　　فانک لاتدری متی الحب راجع

حلم کا خزانہ بن جا اور تکالیف سے درگزر کر اس لئے کہ تو اپنے اعمال کو سننے اور ماننے والا ہے اور محبت کر اس لئے کہ جب بھی تو کسی قریبی سے محبت کرے گا تو بے شک تو نہیں جانتا کہ محبت کس وقت فائدہ مند ہے (اس لئے ہر وقت محبت سے رہ) اور نفرت کر جب تو کسی قریبی سے نفرت کرے گا تو بے شک تو نہیں جانتا کہ اس کی محبت کب واپس آ جائے۔

تقویٰ سے کیا ہوا عمل تھوڑا نہیں ہوتا

۳۴۷۔ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا عمل کی قبولیت کیلئے سخت اہتمام کرو اس لئے کہ تقوی کے ساتھ کیا گیا عمل ہرگز تھوڑا نہیں ہوتا اور مقبول ہونے والا عمل تھوڑا کیونکر ہو سکتا ہے۔

۳۴۸۔ عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا نیکی وخیر یہ نہیں کہ تمہاری اولاد مال کثرت سے ہو بلکہ نیکی وخوبی یہ ہے کہ تمہارا عمل کثرت سے ہو اور تمہارا حلم بڑا ہو اور تم لوگوں پر اپنے ربّ کی عبادت پر ناز کر سکو اور اگر تم اچھا کام کرو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو اور اگر برائی کا ارتکاب کرو تو توبہ استغفار کرو اور دنیا میں صرف دو شخصوں کیلئے بھلائی ہے ایک وہ جو گناہ کرے تو توبہ سے اُس کی تلافی کرے اور دوسرا وہ شخص جو نیک کاموں میں تیز ہو اور تقویٰ کے ساتھ عمل کیا گیا تھوڑا نہیں ہوتا اور مقبول ہونے والا عمل تھوڑا کیسے ہو سکتا ہے۔

گناہ کی ذلت اور تقویٰ کی عزت

۳۴۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسکو گناہ کی ذلت سے تقویٰ کی عزت میں ڈالتا ہے اُس کو بغیر مال کے غنی کرتا ہے اور خاندان کے بغیر معزز کرتا ہے اور انس کرنے والوں کے بغیر اس کو مانوس کرتا ہے جو اللہ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اُس کا ڈر ہر شے میں ڈال دیتا ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اُس کے اندر ہر شے کا ڈر ڈال دیتا ہے جو تھوڑے رزق پر اللہ سے راضی ہوا اللہ اُس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوا جس نے دنیا میں زہد کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اُس کے دل میں حکمت و دانائی ثبت کر دی اور اسکی زبان پر حکمت کو جاری فرما دیا اور وہ دنیا سے سالم نکل کر دارِ آخرت میں پہنچا۔

انبیاء اور فقہاء

۳۵۰۔ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیاء قائدین ہیں اور فقہاء سردار ہیں اور انکی مجلس ثواب کی زیادتی کا باعث ہے اور گردش لیل ونہار میں تمہاری اموات گنی ہوئی ہیں اور اعمال محفوظ ہیں اور تمہارے پاس موت اچانک آئے گی پس جس نے بھلائی کاشت کی وہ بھلائی کاٹے گا اور جس نے برائی کاشت کی وہ برائی کاٹے گا۔

امام تاج الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث شریف جلیل انبیاء علیہم السلام کی صفت اور فقہاء کی نعت پر مشتمل ہے اور ان کے علمی ذخیرہ سے اقتباس کرنے میں ترغیب پیدا کرتی ہے اور ایسے موعظہ پر مشتمل ہے جو دنیا و آخرت کی مصلحتوں کو گھیرے ہوئے ہے اور فرمایا اس حدیث کو امام القفال الشاشی نے اپنی کتاب ''جوامع الکلم و بوالغ الحکم'' میں امام المتقین وقدوۃ المھتدین کی احادیث سے وارد کیا ہے وہ امام جو خفیہ مناقب

کے مالک ہیں اور بلند مراتب اور پسندیدہ سبقتوں اور پسندیدہ لاحقوں کے مالک ہیں جو مشکلات کو کھولنے والے اور مبہم اشیاء کو کھولنے والے اور مشکلات کو حل کرنے والے ہیں پس ان کا بیان کرنا حلال وحرام سے متعلق ہے اور ان کا بیان اسلام کی برھان ہے انہوں نے مفرد باریکیوں کے بارے میں خبر دی اور توحید کے حقائق ظاہر کئے انہوں نے آخرت کی رغبت پیدا کی تو اس کیلئے عطا بچھادی اور دنیا میں زہد اختیار کیا تو اس سے پردہ اٹھادیا اور وہ شجرۂ نبوت کا حصہ ہیں جس کی ٹہنیاں عظمت کے شعار سے لبریز ہیں اور شرعی فتاویٰ جات کے پہاڑ کی چوٹی کا حصہ ہیں جس کے ارکان کرامت سے لبریز ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سعادت کا لباس پہنایا ہے پس وہ اس سعادت کے حُلوں کی خوبصورتی میں ناز سے چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سرداری کے پہاڑ پر چڑھایا ہے پس وہ اس سرداری کے پہاڑ کی چوٹیوں کی چمک میں چمکتے ہیں باقی رہی مخلوق تو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو حسن دیا اور ایام کے چہرے کو روشن کیا اور اخلاقیات جیسا کہ اسلام تقاضا کرتا ہے ویسے اخلاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور رہی وصایت تو اس کے گلے میں رسی ڈال دی اور رہی خلافت تو اس کیلئے سبز رفرف بچھایا خوبصورت عبقری کا اہتمام کیا جو ہر مشکل کو کھولنے والے ہیں اور اس شان سے مشرف ہیں کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ شریعت کے سرادر ہیں اور اس کے ایسے دروازے ہیں کہ جس کے بارے میں کہا گیا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا.

آپ نے کوئی مبارزت ایسی نہیں کی جس میں کامیاب نہ ہوئے ہوں اور نہ کوئی ایسا ملا جو ہارا ہوا واپس نہ گیا ہو وہ مال سے ایسے روگردانی کرتے تھے کہ ان کے علاوہ کسی دوسرے پر مشکل ہے اور ان پر آسان ہے یہانتک کہ ان کے بارے میں آیت نازل ہوئی قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ (الشوریٰ ۲۳) اللہ تعالیٰ نے بلندی کی اقسام میں ان کا حصہ وافر فرمایا اور انہیں مخلوق میں بلند مرتبت دی اور ان کے بارے میں

انکی پاک اولاد کے بارے میں یہ آیت بھیجی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا اور مجتھدین اور آئمہ مہدیین میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کی آپ نے دین میں حاجت روائی نہ کی ہو اور قبولیت میں آپ کی طرف مائل نہ ہو اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اہل بیت طاہرین کی ولایت سے وابستہ تھے اور ان میں سے چھپے اور ظاہر پر خرچ کرنے کی قربانی دینے والوں میں سے ایک تھے یہاں تک کہ کہا گیا ہے کہ آپ نے اپنے زمانے میں ایک چھپے ہوئے اہل بیت کے فرد کو ان کی عزت کی خاطر ایک ہزار درہم ایک دفعہ ہی بھیج دیا اور آپ اپنے اصحاب کو اہل بیت سے رعایت کرنے اور انکی امیدوں کی تحقیق کرنے اور ان کی احادیث سے استفادہ کرنے اور ان کے انوار سے ہدایت حاصل کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے اور امام معظم شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت کے شیعہ کے بارے میں وضاحت کی ہے یہاں تک کہ ان سے پوچھا گیا کہ ان کی کیا شان ہے تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا

قالوا ترفضت قلت كلا ما الرافض دینی ولا اعتقادی

لكن تولیت غیر شكّ خیر امام و خیر هادی

ان كان حب الولی رفضاً فاننی ارفض العبادی

وہ کہتے ہیں میں رافضی ہوں میں کہتا ہوں ہرگز نہیں رفض میرا دین و اعتقاد نہیں لیکن میں بہترین امام و بہترین ھادی کی ولایت کا بغیر شک کے قائل ہوں اگر ولی کی محبت رفض ہے تو میں بندوں میں سب سے بڑا رافضی ہوں امام شافعیؒ نے مزید فرمایا

یا راكب قف بالمحصب من منیٰ واهتف بقاعد خیفها والناهض

سحرا اذا فاض الحجیج الی منی فیضا كملتطم القرات الفائض

انی احب بنی النبی المصطفیٰ واعده من واجبات فرائضی

لو كان رفضا حب آل محمد فلیشهد الثقلان انی رافضی

اے سوار منیٰ کے مقام پر ٹھہر جا اور وہاں کے رہنے والوں کو آواز دے جب صبح

کے وقت حاجی منیٰ کی طرف فرات کے دریا کی طرح موجیں مارتے ہوئے جائیں کہ میں نبی مصطفیٰ کے بیٹوں سے محبت کرتا ہوں اور اس محبت کو واجبات اور اپنے فرائض میں شمار کرتا ہوں اگر آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رفض ہے تو تمام جن وانس گواہ رہیں میں رافضی ہو گیا ہوں۔

جنابِ امیر علیہ السلام نے اپنا نسب بیان فرمایا

۳۵۱۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو کیا میرا نسب جانتے ہو جو میرا نسب پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہے جو نہیں جانتا اُس کیلئے میں خود بیان کرتا ہوں میں زید بن عبد مناف بن عامر بن عمرو بن المغیرہ بن زید ہوں۔ ابن الکواء اُٹھے اور عرض کیا میں اس نسب کے علاوہ آپ کو نہیں جانتا کہ آپ علی بن ابیطالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں، حضرت علی نے فرمایا اے لکع میرے والد نے اپنے جد قصی کے اسم پر میرا نام زید رکھا اور میرے والد کا نام عبد مناف ہے پس اُن کی کنیت نام پر غالب آ گئی اور عبد المطلب کا نام عامر ہے اُن کا لقب نام پر غالب آ گیا اور ہاشم کا نام عمرو ہے اُن کا لقب اسم پر غالب آ گیا عبد مناف کا نام مغیرہ ہے پس اُن کا لقب اسم پر غالب آ گیا اور قصی کا نام زید ہے وہ عرب کو جمعہ کے دن قصی سے مکہ میں جمع کرتے تھے پس اُن کا لقب اسم پر غالب آ گیا اور کہا گیا ہے کہ عبد مناف ایک فیصلہ میں اپنی قوم سے دور تھے پھر وہ واپس آئے تو قریش قبائل میں متفرق تھے انہوں نے سب کو کعبہ کے اردگرد جمع اور اکٹھا کیا اور عبد المطلب کی کنیت ابوالحارث ہے اور نام شیبہ ہے اور شیبۃ الحمد بھی کہا جاتا ہے اور ہاشم کا نام عمرو ہے جیسا کہ شاعر کا قول اس پر گواہ ہے

عمرو العلا ھشم الثرید لقومہ ورجال مکہ مسنتون عجاف

عمرو بلند شان والے ہیں انہوں نے اپنی قوم کے لئے ثرید بنایا اور مکہ کے لوگ قحط

زدہ تھے اور بھوک کی وجہ سے کمزور تھے۔اور حضرت کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ھاشم بن عبد مناف وہ پہلی ھاشمیہ ہیں جنہوں نے ھاشمی کو جنم دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قمیص حضرت فاطمہ بنت اسد کو پہنانا

۳۵۲۔ روایت ہے کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد کو دردِ زہ کی تکلیف شروع ہوئی تو وہ خانہ کعبہ میں داخل ہوگئیں اور رات میں کچھ دیر بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت ہوئی لَمْ یُوْلَدْ فِی الْکَعْبَۃِ اِلَّا عَلِیٌّ کہ حضرت علی کے علاوہ کوئی شخص کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ حضرت فاطمہ بنت اسد نے اسلام کو قبول کرنے کے بعد مدینہ کی ہجرت فرمائی اور مدینہ ہی میں وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی گواہی دی اور خود اُن کو دفن کیا اور اپنی قمیض بطور کفن عطا فرمائی اور اُن کی قبر میں لیٹے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی قبر پر مٹی درست کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ہم نے جو بات حضرت فاطمہ بنت اسد کے متعلق دیکھی ہے وہ کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اُن کو اپنی قمیض پہنائی تا کہ اُن کو جنت کا لباس پہنایا جائے اور میں اُن کی قبر میں لیٹا تا کہ اُن پر قبر کی سختی میں تخفیف ہو اور ابو طالب کے بعد اللہ کی مخلوق سے وہ میرے ساتھ سب سے زیادہ اچھی تھیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خوبصورت ترین چہرے والے تھے دور سے آپ سخت گندمی رنگ کے نظر آتے تھے قریب سے آپ سُرخی مائل نظر آتے تھے میانہ قد تھا ابرو علیحدہ علیحدہ تھے سر کے پیشانی سے بال جھڑے ہوئے بزرگ شکم تھے ریش مبارک گنی اور کندھوں سے ملتی تھی ایک مرتبہ سرخ مہندی کا خضاب کیا تھا آپ کے اعضاء مبارکہ نہایت متناسب اور خوبصورت تھے بعثت سے پہلے جب مکہ میں قحط پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے ساتھ ملائے رکھا اور انکی تربیت کے متولی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی آپ کو

تعلیم دی اور ایک قول کے مطابق جب آپ نے اسلام کا اعلان کیا اُس وقت آپ کی عمر سات سال تھی ایک قول کے مطابق آٹھ سال سے کم تھی ایک قول کے مطابق دس سال سے کم تھی ایک قول کے مطابق چودہ سال ایک قول کے مطابق پندرہ یا سولہ سال تھی صحیح یہ ہے کہ آپ نے بلوغت سے پہلے اسلام کی تصدیق کی۔

معاویہ بن ابی سفیان کے خط کا جواب

۳۵۳۔ معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت علی کی طرف لکھا اما بعد بے شک میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہو گیا اور میں مومنین کا ماموں ہوں اور میں کاتب وحی اور رسول اللہ کا سالہ ہوں حضرت علی نے فرمایا وہ کلیجہ چبانے والی کا بیٹا مجھ پر فخر کرتا ہے اے قنبر لکھو ہمارے پاس بدری تلواریں ہیں اور ہاشمی تیر ہیں اور میں بدر والے دن تیرے اقارب اور قبیلہ پر واقع ہونے والے بھالوں کی دھار کو جانتا ہوں اے قنبر اس کے بعد لکھو

محمّد النّبی اخی و صهری — و حمزة سید الشهداء عمّی
وجعفر الذی یضحی و یمسی — یطیر مع الملائکة ابن امّی
و بنت محمّد سکنی وعرسی — منوط لحمها بدمی و لحمی
وسبطا احمد ولدای منها — فمن لکم له سهم کسهمی
وا وصانی النبی علی اختیار — لا متہ رضی منه بحکمی
وا وجب لی ولایته علیکم — رسول اللّٰه یوم غدیر خمّ
سبقتکم الی الاسلام طراً — غلاماً ما بلغت او ان حلمی

محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بھائی اور میرے خسر ہیں سید الشہداء حضرت حمزہ میرے چچا ہیں اور جعفر جو صبح و شام فرشتوں کے ساتھ اُڑتے رہتے ہیں میرے ماں کے فرزند ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی میری زوجہ ہیں جن کا گوشت میرے خون اور گوشت میں

ملا ہوا ہے احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں فرزند فاطمہ سے میرے فرزند پیدا ہوئے ہیں تم میں سے کسی شخص کا حصہ میرے حصے کی مانند ہوسکتا ہے؟اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت کیلئے منتخب فرمایا اور اپنی امت کیلئے میری حاکمیت سے راضی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیرخم کے مقام پر میری ولایت تم پر واجب کردی تھی میں ابھی رُشد کے زمانے کو بھی نہیں پہنچا تھا کہ تم سب سے پہلے اسلام کی طرف سبقت لے گیا تھا۔

قال المؤلّف:

مولّف نے کہا کہ ان فوائدِ شریفہ اور کلمات منفیعہ کو مجھ سے میرے والد شیخ السلام سعد الحق والدّین محمد بن المویّد حموینی قدّس اللہ سرہٗ کے خاص الخاص اصحاب جو اُن کے نزدیک بڑے معزز تھے جنہوں نے آپ کے بعد آپ کی تصنیفات کی شرح فرمائی جن میں شیخ الامام عزالدین جمال الاسلام ابراھیم بن محمد طاووسی قزوینی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اُن کو بہترین جزادے نے مجھ سے روایت کی کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی صورتحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول مبارک جیسی تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ. کہ میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے جو نہ کسی ملک و مقرب کو اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو حاصل ہے۔ اگر تم غور کرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام ''علی'' میں ''ع'' کا اشارہ عین معیّن کی طرف ہے جس کو خاص معیت الٰہی حاصل ہے اور ''ع'' کے بعد دو حروف ہیں ''ل'' اور ''ی'' جو اضافت و نسبت اور تملیک و تخصیص کیلئے ہیں جن کا مجموعہ سے کلمہ ''لی'' بنتا ہے جس کا اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول مبارک ''لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ'' کی طرف ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کرم اللہ وجہہ کے چہرۂ مبارک کو عزت بخشی تو روح کشف کے تمام اجزاء اس میں شامل ہو گئے تو روحِ کشف

آپ کی ملکیت ہوا اور یہ کرامت آپ کیلئے خاص ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ''ل'' جو تملیک اور تخصیص کیلئے ہے آپ کے نام میں رکھا اور اپنے مطلوب و محبوب کو قُدس کے پردوں میں اور محبت کے نظارے سے ملایا اور اسی راز میں انہیں معبود کے ساتھ معیت حاصل ہوئی کوئی حرج نہیں اس میں کہ جب انہیں یہ اتصال کا شرف مل گیا تو یوں وہ منسوب ہو گئے ربانی اور صمدانی ہو گئے اُمی ہو گئے اور کتاب کے امام اور عاقلوں کے عاقل کی طرف منسوب ہو گئے مناسبت کے حصول میں اور معائنہ و مشاہدہ کی حالت کے حصول میں اور اللہ تعالیٰ نے ''ی'' نسبت و اضافت کو آپ کرم اللہ وجہہ کے اسم مبارک کے آخر میں رکھا اور یہی ''ی'' آپ کی ولایت کی کرسی ہے اور آپکی ہدایت و سعادت کا چشمہ ہے راوی کہتا ہے مولائے کائنات کے خدام میں سے ایک نے روایت بیان فرمائی کہ علی کے نام کی ''ی'' نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جان لو کہ سماعت کی صفت امر و نہی مٹانے اور ثابت رکھنے کے ماتحت داخل ہے اور امر خزانہ کرم ہے فعل سے رُک جانا نہی کے مکانوں میں سے ایک مکان ہے بے شک جو شخص نہی سے باز رہا تو گویا اس نے معافی کی جگہوں کو خزانہ کرم میں جذب کر لیا اور جب وہ امر کو عمل میں لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے چہرے کو عزت دیتا ہے اس لئے کہ وہ اس عمل کے سبب اپنے نفس اور شیطان پر غالب آ جاتا ہے اور امیر المومنین مکرّم الوجہ تھے اس لئے کہ آپ اپنے نفس اور شیطان پر غالب تھے خطاب کے سمجھنے اور کتاب کے نشر کرنے کے واسطہ سے لہذا انہیں یوں کہا جاتا ہے۔

کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ

اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کو عزت عطا فرمائے۔

منقبت

علی شاہ حیدر اماماً کبیراً
کہ بعد از نبی شُد بشیراً نذیراً

زمین، آسمان عرش و کرسی بحکمش
علی داں علی کل شی قدیراً

علی ابن عم محمد رسول است
چوں موسیٰ اخی گفت ہارون وزیراً

علی اولیاء را دلیل است برحق
علی انبیاء را ولیاً نصیراً

زتو ہست روشن مہ و میر و کوکب
توئی دو جہاں است سراجاً منیراً

بجنگ اُحد چوں نبی ماندہ تنہا
خدائش فرستادہ ناد علی راً

زتو نیست پوشیدہ احوال جامی
کہ ہستی بمعنی سمعیاً بصیراً

(حضرت عبدالرحمٰن جامیؒ)

السّمط الثّانی

دوسری لڑی

فہرست السّمط الثّانی من کتاب فرائد السمطین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ مولّف

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنی کبریائی کے سبب ان چیزوں سے اپنی بارگاہ کو پاک رکھا جو اس کے لائق نہیں تھیں اور وہ برکت والا ہے اور اپنی پاکیزگی میں واحد ہے اور اس بات سے بلند تر ہے کہ اس کا کوئی ہمسر، کوئی ضد، کوئی برابری کرنے والا یا کوئی شریک ہو اُس لطف کو ملامات کرنا پڑتی ہے ان سے جو اس کے بندوں میں سے اپنے احوال میں گناہوں اور سرکشی کو شامل کرنے کے سبب کرم ولطف کو فاسد کردیتے ہیں لیکن اُسکا کرم ان کا مداوا کر دیتا ہے اور اس کے خفیہ کرم کی آواز ہر بھٹکے ہوئے خواہش کے پیچھے لگے ہوئے کو سُنائی دیتی ہے کہ آجاؤ ہماری طرف اور اپنے گھر کو غنیمت سمجھو ازلی عنایت کی مدد مسلسل جاری ہے اور تیرا گھر اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے احسان اور جنان کو تیری منزل اور تیرا گھر بنایا ہے۔

درود وسلام اور برکت ہو خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے ہمیشہ اللہ سبحانہ کی اطاعت کی اور اسکی مخلوق پر شفقت فرمائی اور سیدھے راستے کی ہدایت دی پس اللہ تعالیٰ نے ان کا سینہ کھول دیا اور ان سے ان کا بوجھ دُور کر دیا اور مولا علی علیہ السلام کے سبب ان کی کمر مضبوط فرمائی اور ان کا ذکر ان کیلئے بلند کیا اور غیب کے پردوں سے ندا دی ہم نے تیرا مقام اور مینار بلند کر دیا ہے اور تیرے مرتبے اور اقدار بلند کر دیے ہیں اور ہم نے تیرے رازوں اور رموزوں کو صاف ستھرا کر دیا ہے اور تیرے مقاصد اور حاجات کیلئے ہم کافی ہیں اور ہم نے تیرے کناروں کو نیکی اور احسان سے سیراب کر دیا ہے اور ہم نے تیری رفعت اور بلندی ظاہر کر دی ہے اور ہم نے تیری جائے نزول اور مزار قریب کر دیا ہے اور ہم نے تیرا بلند و بالا وسیلہ تیرا محل اور جائے قرار بنا دیا ہے اور دنیا اور آخرت میں تیرے انوار بکھیر دیئے ہیں ہم نے تیرے اوصاف کو صفات کی ودیعت میں

اور ہر باطل سے جُدا آسان فیاضی والی صفات کے رکھنے میں سب سے زیادہ حُسن دے دیا ہے۔

جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چُنا ہے اور آپ کو پسند فرمایا ہے اور آپ کو محبوب فرمایا ہے اور آپ کا انتخاب کیا ہے تب سے دل اور روحیں آپ سے محبت کرنے لگیں ہیں ۔اور آپ کے سبب خوشی محسوس کرنے لگیں ہیں اور آپ کی سنتوں اور احادیث کو سننے کی خواہش مند ہیں اور اللہ تعالیٰ نے میرے ارادے کو اپنی رضا کی تلاش پر موقوف کر دیا ہے اور اپنی ذات وصفات میں حیرانگی کی سیڑھیوں میں ترقی پر موقوف کیا ہے اور آپ کی سماعت وبصارت کو کلمہ حق کے سننے اور اپنی ملکیت و بادشاہت کے عجائبات دیکھنے کیلئے وقف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی مدد سے نوازا اور اپنی نصرت سے عزت دی ہے اور آسمانی فرشتوں کے ذریعے آپ کی مدد فرمائی ہے اور انہیں اپنے لشکر میں شامل فرمایا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق خوبصورت بنائی ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق خوبصورت بنایا اور زہد وتقوی آپ کا شعار اور علامت بنایا اور آپ کو برکات کئی گنا زیادہ کر کے عمر عطا فرمائی اور آپ کی منزل اور گھر میں خیرات کی امداد کا سلسلہ جاری فرمایا اور آپ کے نور اور آپ کی اولاد مبارک کو کائنات کا حُسن اور عالم موجودات کا زیور بنایا آپ کو اور آپ کی اھل بیت کو پاک فرمایا اور ان پر درود بھیجا اور ان پر برکتیں نازل فرمائیں جیسا کے آپ پر درود بھیجا اور برکت عطا فرمائی پس اللہ سبحانہ کا درود ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان اصحاب پر جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا حلیف بنایا اور ان کے ولی بنے وہ دارین میں کامیاب ہوئے اور مالک بنے اور جن سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخالفت کی اور ان سے دور ہوئے تو انہوں نے اپنی طرف بدبختی کو بُلایا اور ہلاک ہو گئے دائمی شوق کا درود ہو بازاروں میں قائم رہنے والا ہو، بلندی کی سیڑھیاں چڑھنے والا ہو اور

رگوں کو پاک کرنے والا ہو ایسا درود ہو جو مقابلے کے میدان میں لوگوں کے گروہ سے مقابلہ کرے اور قبولیت میں جھگڑا کرے اور اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اور پاکیزہ بڑھنے والے بلند تحائف ہوں اور اللہ تعالیٰ کا کرم اور ایسی رحمت ہو جو خوشبو بکھیر نے والی ہو بارش کی طرح برسنے والی ہو اور ان پر مہکنے والی ہو اور ان کی آل پر اس وقت تک جب تک بادلوں کے برسنے سے باغات خوشبودار ہوتے رہیں اور مسکراتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد کہ جس نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل کو پسندیدگی، طہارت اور تکریم کیلئے خاص فرمایا اور آپ پر اور آپ کی آل پر ایسے ہی درود پڑھنے کا حکم دیا جیسا کہ اس نے حضرت ابراھیمؑ اور ان کی آل پر درود پڑھنے کا حکم دیا اور ان کی معرفت کو دوزخ سے نجات کا ذریعہ بنایا اور ان کی محبت کو پل صراط پر ثابت قدم رہنے کا وسیلہ بنایا اور ان کی ولایت کو دردناک عذاب سے امن کا واسطہ بنایا اور حضرت محمد عربی جو نبی امی ہیں پر درود وسلام کے بعد جو خلق عظیم پر فائز ہیں اور مومنوں کے ساتھ مہربان ورحیم ہیں اور ان کے بھائی پر درود وسلام کے بعد جو امام الاولیاء ہیں اور ان کی اولاد پر درود وسلام کے بعد جو ہر باطل سے جدا اور شریف ہیں اور امام مہدیؑ پر درود وسلام کے بعد کہ جن کا نام خاتم الانبیاء نے رکھا اور آپ کی ازواج امہات المومنین پر اور آپ کی اولاد پر درود وسلام کے بعد اور آپ کی اہل بیت وعترت اور آپ کے اصحاب پر درود وسلام کے بعد جو کہ احسان اور اپنے پڑھنے والوں کیلئے دنیا اور آخرت کی سعادت اکٹھی کردے اس وقت تک جب تک خوشبودار مہک والی بادِ نسیم چلتی رہے اور جب تک کوثر وتسنیم کی مٹھاس باقی رہے۔

درود وسلام کے بعد عرض ہے کہ کتاب فرائد السمطین کی یہ دوسری لڑی ہے جس کے بہتر ابواب ان احادیث پر مشتمل ہیں جو سید الثقلین سے فضائل علی المرتضیٰ و بتول و حسنینؑ کے بارے میں وارد ہوئیں جنہوں نے کبھی اپنی مرضی سے گفتگو نہیں فرمائی اور فضیلت والے لوگ اہل کرامت وتقویٰ ہیں مخلوق کا خلاصہ اور بشریت کی طہارت ہیں وہ

ہیں جن کے ذکر کے سبب بلاؤں اور مصیبتوں کا نزول ٹل جاتا ہے اور جن کے ذکر کے سبب سوئے قضاء اور بری تقدیر سے پناہ مانگی جاتی ہے اور جن کے ذکر سے ماحول میں بارش کے منافع کو طلب کیا جاتا ہے اور تمام حاجات کی ناامیدی کی صورت میں ان کے ذکر کے سبب فیصلہ طلب کیا جاتا ہے

جمال ذی الارض کا نوافی الحیاۃ وھم
بعدالممات جمال الکتب والسیر

وہ ایسے نفوسِ قدسیہ ہیں جو اپنی زندگی میں اہل زمین کی خوبصورتی ہیں اور وصال کے بعد کتابوں اور سیرتوں کی خوبصورتی ہیں۔

پہلا باب:

آیت تطہیر پنجتن پاک کی شان میں نازل ہوئی

۳۵۴۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آیت پانچ اشخاص میرے، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کی شان میں نازل ہوئی۔ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا. (الاحزاب)

منصور الفقیہ کی اظہار حقیقت

۳۵۵۔ منصور الفقیہ نے کہا

ان کان حبی خمسة زکت بهن فرائضی
وبغض من عاداهم رفضا فانی رافضی

پنجتن پاک سے میری محبت فرائض کا تزکیہ کرتی ہے اور انکے دشمنوں سے بغض اگر رفض ہے تو بے شک میں رافضی ہوں۔

ابن عبادہ کا اظہار حقیقت

۳۵۶۔ عزالدّین نجاح نے بیان کیا کہ میں اپنی چٹائی کے کنارے پر کھڑا تھا اور ناصر الدّین کے اردگرد ان کے ساتھیوں کی دو قطاریں تھیں اور وہ ان کے پاس بیٹھے تھے ساتھیوں کے اور ان کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک آدمی نے صاحب بن عبادہ کیلئے یہ اشعار پڑھے

منائع اللّٰہ عندی جاوزت املی — فلیس یدرکها شکری ولا عملی
لکن افضلها عندی واکملها — محبتی لامیر المومنین علی

اللہ کی نعمتیں میرے پاس ہیں جو امیدوں سے بڑھ کر ہیں لیکن میرا شکر اور عمل ان کا ادراک نہیں کر سکتا لیکن ان میں افضل و اکمل نصیحت میرے پاس یہ ہے کہ میری امیر المومنین علی سے محبت ہے۔

یہ سن کر وہ خوش ہوئے پھر کچھ دیر سوچا پھر خود شعر کہے

یاذالمعارج ان قصرت فی عملی   وغرنی من زمانی کثرة الامل
وسیلتی احمدوابناه وابنته   الیک ثم امیرلمومنین علی

اے عروج والے اگر چہ میرا عمل تھوڑا ہے کثرت خواہش نے مجھے میرے وقت سے غافل کر دیا ہے مگر تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے دو بیٹے یعنی حسن اور حسین اور ان کی بیٹی یعنی سیدہ خاتونِ جنت اور ان کے بعد امیر المومنین علی ہے۔

دوسرا باب:

آیتِ مودّۃ

۳۵۷۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (شوریٰ) کہہ دیجے میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قرابت داروں کی مودّت کے۔ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ھولاءِ الذین امرنا الله بمودتھم قال علی و فاطمة ولد ھما یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون ہیں کہ جن کی مودت کا اللہ نے ہمیں فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (یعنی حسن و حسینؑ)۔

اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں

۳۵۸۔ یوسف بن عبدالحمید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ثوبانؓ نے مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور امام حسن وامام حسینؑ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دورانوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں تشریف فرما تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ **اللھم ھو لاء اھل بیتی** اے اللہ یہی میرے اھل بیت ہیں۔

تیسرا باب:

شمس، قمر، زہرہ اور ستارے

۳۵۹۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا شمس (سورج) کو تلاش کرو جب وہ غروب ہو جائے تو قمر (چاند) کو تلاش کرو جب وہ غائب ہو جائے تو زہرہ (کو تلاش کرو جب وہ غائب ہو جائے تو فرقدین (چاند کے دائیں اور بائیں جانب ایک بڑا ستارہ اور ایک چھوٹا ستارہ) کو تلاش کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمس کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ہوں ہم نے عرض کیا قمر سے مراد کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی ہے ہم نے عرض کیا زھرہ کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ ہم نے عرض کیا فرقدان سے مراد کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسینؑ۔

نزول آیتِ تطہیر

۳۶۰۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان سے رحمت کو نازل ہوتے دیکھا تو فرمایا کون بلائے گا یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا حضرت زینبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلاؤ پس ان کو بلایا گیا تو وہ تشریف لے آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن کو اپنے دائیں جانب اور حسین کو بائیں جانب، علی و فاطمہ کو اپنے سامنے بٹھایا پھر ان پر خیبری کساء اوڑھی اس کے بعد فرمایا بے شک ہر نبی کی اھل بیت ہے اور یہ میرے اھل بیت ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا (الاحزاب) حضرت زینب نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو انشاء اللہ تم بھلائی پر ہو۔

چوتھا باب:

حسنین نوجوانان جنت کے سردار

۳۶۱۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفید لباس میں ایک شخص کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے وہ زمین کی طرف نہیں اترتا مگر اپنے ربّ کی اجازت سے میری زیارت کیلئے نازل ہوا اس کو حکم ملا کہ وہ مجھے بشارت دے اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاُمُّهُمَا سَیِّدَةُ النِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بے شک حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان دونوں کی ماں جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔

۳۶۲۔شداد بن عمار سے روایت ہے کہ میں واثلہ بن اسقع کے پاس گیا تو وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے اور وہ علی کا ذکر کر رہے تھے جب وہ چلے گئے تو واثلہ نے مجھ سے کہا کہ کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا میں نے عرض کیا کیوں نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں فاطمۃ الزہرہؑ کے پاس آیا کہ ان سے مولا علی کے بارے میں پوچھوں تو انہوں نے فرمایا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئے ہوئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ میں ان کے انتظار میں ہی بیٹھ گیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کے ساتھ علی و حسن و حسینؑ تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح داخل ہوئے پس آپ نے مولا علی اور بی بی فاطمہ کو قریب کیا اور ان دونوں کو سامنے بٹھایا اور حسن اور حسین کو اپنی رانوں پر بٹھایا پھر ان پر چادر لپیٹی پھر یہ آیت تلاوت کی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا (الاحزاب) اس کے بعد دعا فرمائی، اے اللہ یہی میرے اھل بیت ہیں اور میرے اھل بیت ہی اس طہارت کے حقدار ہیں۔

عاقب اور طیب کو دعوتِ اسلام آیت مباہلہ کا نزول

۳۶۳۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عاقب اور طیب آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا اے محمد ہم آپ سے پہلے ہی اسلام لا چکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں جھوٹے ہو چاہو تو میں تمہیں اسکی خبر نہ دوں کہ تمھیں کون سی چیز اسلام سے روکتی ہے وہ کہنے لگے ہاں ہمیں بتایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا تمھاری صلیب سے محبت نے، شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کی محبت نے۔
حضرت جابر فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو باہمی ملاقات کی دعوت دی تو ان دونوں نے اس شرط پر وعدہ کرلیا کہ وہ اگلی صبح آئیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلی صبح مولا علی، بی بی فاطمہ، حسن اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے اور ان دونوں یعنی عاقب اور طیب کو بلایا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا اور جزیہ دینا قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر وہ دونوں ایسا کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ان پر وادی میں آگ برساتا۔
امام شعبی فرماتے ہیں حضرت جابر نے فرمایا کہ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ (آل عمران ۶۱) لاتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی ذاتوں کو اور تم اپنی ذاتوں کو۔ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے کہا اَنْفُسَنَا سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولا علی ہیں نِسَائَنَا سے مراد حضرت فاطمہؑ ہیں اور اَبْنَاءَ نَا سے مراد حسن اور حسینؑ ہیں۔

پانچواں باب:

محبین پنجتن کا درجہ

۳۶۴۔ حضرت علی بن الحسین نے اپنے والد انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَا هُمَا وَاُمُّهُمَا كَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے یعنی حسن اور حسین

سے اوران کے بابا سے اوران کی ماں سے محبت کی وہ قیامت کے دن جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

پنجتن پاک قیامت کے دن ایک مکان میں

۳۶۵۔مولائے کائنات حضرت علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں بستر پر سویا ہوا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسن اور حسین نے پینے کو کچھ مانگا مولا علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری ایک بکری کے پاس گئے جو کم دودھ والی تھی تو اس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ نکالا تو وہ پہلے سے زیادہ مقدار میں تھا پس حسین آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ انہیں دیا تو بی بی فاطمہؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم ہوتا ہے کہ یہ حسین دونوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ محبوب ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے مانگا تھا اس لیے پہلے اس کو دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ وَاِیَّاکَ وَھٰذَیْنِ وَھٰذَالرَّاقِدُ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ میں اورتم اور یہ دونوں اور یہ جو سو رہا ہے قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہونگے۔

چھٹا باب:

مسجد نبوی کا ہر مجنب اور حائضہ پر حرام ہونا

۳۶۶۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ کہ میری مسجد عورتوں میں سے ہر حائضہ اور مردوں میں سے ہر مجنب پر حرام ہے سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی اہل بیت علی ،فاطمہ ،حسن اور حسین کے۔

محبین اہل بیت یقیناً جنتی ہیں

۳۶۷۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ایسا نہ ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اَنَا شَجَرَةٌ وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا وَعَلِيٌّ لِقَا حُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمْرُهَا وَالْمُحِبُّوْنَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا مِنَ الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کا ابتدائی پھل ہے اور علی اسکا تنا اور حسن اور حسین اس کا پھل ہیں اور اھل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں یہ یقیناً یقیناً جنتی ہیں۔

ساتواں باب:

ہم اولادِ عبداللہ مطلب جنت کے سردار ہیں

۳۶۸۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم اولاد عبدالمطلب اھل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ و جعفر و علی و حسن و حسین اور مہدی۔

آٹھواں باب:

جس نے اہل بیت سے صلح کی

۳۶۹۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہم السلام کے لئے ارشاد فرمایا اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ جس سے تم نے صلح کی اس سے میں نے صلح کی اور جو تم سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کروں گا۔

جو اِن سے محبت کرے گا میں اُس سے محبت کروں گا

۳۷۰۔ حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر بن ابی قحافہ سے سُنا آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیمہ نصب کیا اور آپ اُس میں عربی کمان کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں آپ کے علاوہ علی فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گروہ مسلمین میری اُس سے صلح ہے جس کی ان خیمہ والوں سے صلح ہے اور میری جنگ ہے اُس سے جو ان سے لڑے جو اِن سے محبت کرے گا میں اُس سے محبت کروں گا اور اِن سے محبت وہی کرے گا جو سعادت مند اور پاکیزہ ولادت ہوگا اور اُن سے بُغض وہی رکھے گا جو شقی الجد و بد بخت اور ردیٔ ولادت والا ہوگا ایک آدمی نے کہا اے زید کیا آپ نے اُن سے یہ بات سُنی انہوں نے کہا ہاں مجھے ربّ کعبہ کی قسم میں نے اُن سے اسطرح سُنا۔

ناواں باب:

نوجوانانِ جنت کے سردار

۳۷۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں سوائے میری خالہ کے بیٹوں یحییٰ اور عیسیٰ کے اور ان کی والدہ اہل جنت عورتوں کی سردار ہے سوائے مریم بنتِ عمران کے۔

۳۷۲۔ حضرت زید بن علی نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے جد حضرت علی سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی کہ لوگ مجھ

سے حسد کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم راضی نہیں کہ تم چار میں سے چوتھے ہو سب سے پہلے میں اور تم حسن و حسین جنت میں داخل ہوں گے اور ہماری ازواج ہمارے دائیں اور بائیں ہونگی اور ہماری ذرّیت ہماری ازواج کے پیچھے ہو اور ہمارے شیعہ ہمارے پیچھے ہونگے۔

دسواں باب:

چار خواتین

۳۷۳۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عالمین کی خواتین میں چار کو فضیلت دی گئی (۱) مریم بنتِ عمران (۲) آسیہ زوجہ فرعون (۳) خدیجہ بنتِ خولید (۴) فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے

۳۷۴۔ حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّیْ یَبسِطُنِیْ مَا یَبْطُھَا وَ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُھَا. فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہے جو بات اُسے مسرور کرتی ہے وہی مجھے مسرور کرتی ہے اور جو بات انہیں کبیدہ خاطر کرتی ہے وہی مجھے کبیدہ خاطر کرتی ہے۔

بے شک اللہ فاطمہ کے غصہ کی وجہ سے غصہ فرماتا ہے

۳۷۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَیَغْضِبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَیَرْضَی لِرِضَاھَا . بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہ کے غصہ کی وجہ سے غصہ فرماتا ہے اور اُن کی رضا کی باعث راضی ہوتا ہے۔

سیّدہ کائنات اور اُن کے مُحبین آگ سے الگ ہیں

۳۷۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے وہ حیض ونفاس سے منزہ ہے اُن کا نام فاطمہ رکھا گیا ہے لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَطَمَھَا وَ مُحِبِّیھَا مِنَ النَّارِ . اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن سے محبت کرنے والوں کو آگ سے الگ رکھا ہے۔

روزِ قیامت احترامِ زہرا سلام اللہ علیہا

۳۷۷۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا عرش کے درمیان سے منادی ندا دے گا اے اہل محشر اپنے سروں کو جُھکالو اور اپنی آنکھوں کو بند کرلو حتیٰ کہ فاطمہ بنت محمد صراط سے گزر جائیں گی بس آپ کے ساتھ ستر ہزار کنیزیں حورعین سے ہوں گی جو چمکتی بجلی کی طرح گزر جائیں گی۔

جنت میں جبرئیل کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیب دینا

۳۷۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو کیا ہوگیا جب آپ فاطمہ سے ملتے ہیں تو آپ اپنی زبان اُن کے مُنہ میں ڈال دیتے ہیں جیسے آپ شہد چاٹ رہے ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جب مجھے آسمانوں کی طرف سیر کرائی گئی تو میں جبرئیل کے ساتھ جنت میں داخل ہوا تو اُس نے مجھے ایک سیب دیا میں نے وہ سیب لے کر کھایا تو میرے صلب میں وہ نطفہ اور نور بن گیا جب میں واپس آیا تو فاطمہ خدیجہ میں منتقل ہوئی جب میں جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو اے عائشہ میں فاطمہ کو چوم لیتا ہوں فاطمہ انسانی حور ہے۔

یہ اللہ کی طرف سے ہے

۳۷۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی دن سے کچھ نہ کھایا تو آپ کو گراں گزرا آپ اپنی ازواج کے گھروں میں تشریف لائے مگر اُن میں سے کسی کے ہاں کھانے کو کچھ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا آپ کے پاس کچھ کھانے کو ہے میں بھوکا ہوں حضرت فاطمہ نے عرض کیا واللہ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے نکلے تو اُن کی طرف ایک لونڈی نے دو روٹیاں اور ایک گوشت کا ٹکڑا بھیجا تو انہوں نے وہ کھانا اس سے لے کر ایک برتن میں رکھ دیا اور اسے ڈھانپ دیا اور کہا اللہ کی قسم میں یقیناً اپنی ذات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دوں گی حالانکہ وہ سب اہل خانہ کھانے کی طلب میں تھے حسن یا حسین کو بھیجا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا لائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس لوٹے تو بی بی فاطمہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں کچھ عطا کیا ہے وہ میں نے آپ کے لئے سنبھال کر رکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ تو آپ نے برتن سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ اچانک وہ روٹیوں اور گوشت سے بھرا ہوا ہے بی بی فاطمہ بھرا ہوا برتن دیکھ کر بہت حیران ہوئیں اور جان گئیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے بیٹی تیرے پاس کہاں سے آیا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دعا فرمائی تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے تجھے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار مریم علیہ السلام کی شبیہ بنایا ہے بے شک اُن کا طریقہ یہی تھا جب بھی انہیں اللہ تعالیٰ کوئی رزق دیتا اور اُن سے پوچھا جاتا تو وہ یہی کہتی تھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی

طرف سے ہے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے (آل عمران ۳۷)

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی کو بلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ وعلی وحسن اور حسین علیہم السلام اور تمام ازواج مطہرات نے مل کر کھانا کھایا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں برتن ویسے ہی بھرا رہا جیسا کہ تھا اور اس سے پڑوسیوں کو بھی کافی دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر و برکت عطا فرمائی۔

گیارھواں باب:

امام حسن و حسین کیلئے نذر ماننا

۳۸۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق روایت ہے یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْماً کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا (الدھر ۷) یہ وہ لوگ ہیں جو نذر پوری کرتے ہیں اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہو گی۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین بیمار ہو گئے تو ان کی عیادت کیلیے ن کے نانا تشریف لائے فرمایا اے ابوالحسن آپ اپنے دونوں بیٹوں کی صحت یابی کے لئے نذر کریں اور نذر کو پورا کریں حضرت علی نے فرمایا اگر میرے یہ بیٹے اس مرض سے صحت یاب ہو گئے تو میں اللہ کا شکر بجالانے کی غرض سے تین دن روزے رکھوں گا اور حضرت فاطمہ نے بھی یہی فرمایا اور اُن کی کنیز نوبیہ جن کو فضہ کہا جاتا ہے نے بھی یہی فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ان شہزادوں کو صحت و عافیت عطا فرمائی تو آل محمد کے پاس تھوڑا زیادہ کچھ نہ تھا اس لئے حضرت علی شمعون بن حانا الخیبر ی یہودی کے پاس گئے اور اس سے تین صاع جو بطور قرض لئے حضرت علی جو گھر لے آئے حضرت فاطمہ کھڑی ہوئیں اور جو کو پیس کر اس کا آٹا بنایا اور پھر اس کی روٹیاں بنائیں حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر

گھر تشریف لائے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا اتنے میں ایک مسکین آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر صدا دی اے اہل بیت محمد تم پر سلام ہو میں مسکینوں میں سے ایک مسکین ہوں آپ مجھے کھانا کھلا دیں اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے دستر خوان پر کھلائے گا حضرت علی نے یہ سُن کر یہ اشعار پڑھے۔

فاطم ذات الخیر و الیقین　　یا بنت خیرا لناس اجمعین
اما ترین البائس المسکین　　قد قام بالباب لہ حنین
یشکو الی اللّٰہ ویستکین　　یشکو الینا جائع حزین
کل امرىء بکسبہ رھین

اے فاطمہ جو کہ بزرگی اور یقین کی منزل پر فائز ہیں اے تمام لوگوں میں سے بہترین فرد کی بیٹی کیا آپ تنگدست محتاج کو نہیں دیکھ رہی ہیں کہ وہ دروزے پر کھڑا ہے اور انتہائی غمزدہ آواز نکال رہا ہے وہ خدا کے حضور شکوہ کرر ہا ہے جبکہ وہ عاجز ہے اور وہ ہم سے اپنی بھوک کا شکوہ دُکھی کیفیت میں کرر ہا ہے ہر انسان کا عمل گروی ہے۔
آپ کے جواب میں حضرت فاطمہ نے یہ اشعار پڑھے

امرک سمع یابن عم و طاعة　　مالی من لئوم ولا وضاعة
اطعمہ ولا ابالی الساعة　　ارجو لئن اشبع من مجاعة
ان الحق الاخیار و الجماعة　　ادکل الجنة ولی شفاعة

اے میرے چچا کے بیٹے آپ کا حکم سر آنکھوں پر میں اس فعل پر ملامت نہیں کروں گی اور نہ ہی مجھے کمزوری کا خوف ہے اور نہ مجھے بھوکا رہنے کی کوئی پرواہ ہے آپ اسے کھلا

دیں کیونکہ اگر میں نے بھوکوں کا شکم سیر کیا تو میں نیک و صالح افراد میں سے ہوں گی اور جنت میں داخل ہونگی اور میرے پاس شفاعت کرنے کا حق ہے۔

پھر انہوں نے سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا اور خود ایک دن اور ایک رات پانی پینے کے سوا کچھ نہ کھایا جب دوسرا دن آیا تو حضرت فاطمہ نے اُٹھ کر ایک صاع جو کا آٹا پیس کر اس کی روٹیاں بنائیں حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر گھر تشریف لائے آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا تو دروازے پر ایک یتیم نے کھڑے ہو کر صدا دی اے اہل بیت نبوت آپ پر سلام ہو میں مہاجرین کی اولاد سے ایک یتیم ہوں میرے باپ نے عقبہ کے دن شہادت دی حضرت علی نے یہ سُن کر یہ اشعار پڑھے

فاطم بنت السید الکریم	بنت نبی لیس بالزمیم
قد جاءنا اللہ ھذا الیتیم	من یرحم الیوم فھو رحیم
قد حرم الخلد علی اللئیم	ینزل فی النار الجحیم

اے کریم سردار کی بیٹی فاطمہ اور خوش خُلق نبی کی بیٹی ہمارے پاس اللہ کی طرف سے یتیم آیا ہے جو آج کسی پر رحم کرے گا درحقیقت وہی نہایت رحم کرنے والا ہے کمینے اور پست انسان پر خُلد کو حرام کیا گیا ہے ایسے شخص کو جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا۔

پھر کھانا یتیم کو دے دیا اور خود ایک دن اور ایک رات سوائے پانی کے کچھ نہ چکھا جب تیسرا دن آیا تو حضرت فاطمہ نے باقی ایک صاع جو کو پیس کر آٹا بنایا اور اسکی روٹیاں بنائیں حضرت علی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے کیلئے چلے گئے پھر آپ گھر تشریف لائے تو ان کے سامنے کھانا رکھا گیا کہ ایک قیدی آگیا اور اُس نے دروازے پر کھڑے ہو کر صدا دی اے اہل بیت نبوۃ آپ پر سلام ہو تم ہمیں قیدی بنا کر ہم پر تنگی کرتے

ہواور ہمیں کھانے کو کچھ نہیں دیتے مجھے کھانا کھلا دو اللہ تعالیٰ تمہیں کھانا کھلائے گا حضرت علی نے یہ سُن کر یہ اشعار پڑھے

فاطم یا بنت النبی احمد   بنت نبی سیّد مسود
ھذا اسیر للنبی المھتد   مثقل فی غلّه مقید
یشکو الینا الجوع قد تمدد   من یطعم الیوم یجده غد
عند العلی الواحد الموحد   مایذرع الذارع سوف یحصد

اے احمد نبی کی بیٹی فاطمہ اے سیّد و سردار نبی کی بیٹی یہ ہدایت پر قائم نبی کا قیدی ہے جسے زنجیروں میں جکڑ کر قید کیا گیا ہے یہ غمزدہ دل کے ساتھ ہم سے اپنی بھوک کی شکایت کرر ہا ہے جو آج اسے کھلائے گا اُسے کل اس کا اجر برتر واحد یکتا خدا سے مل جائے گا آج جو بویا جائے گا کل وہی کاٹو گے۔

حضرت فاطمہ نے فرمایا

لم یبق مما جنت غیر صاع   قد دمیت کفی مع الذراع
ابنای واللّٰه هما جیاع   یا ربّ لا تتر کهما ضیاع
ابو هما فی المکرمات ساع   یصطنع المعروف بالا سراع
عبل الذرا عین شدید الباع

آپ کے لائے ہوئے جو سے صرف ایک صاع باقی ہے اور ان کو پیسنے کیلئے میں نے اپنے ہاتھوں اور بازوؤں کی توانائی اور خون صرف کیا تھا خدا کی قسم میرے دونوں بیٹے بھوکے ہیں اے میرے پروردگار میرے بیٹوں کو ضائع نہ کرنا ان کے والد عزت کے کاموں میں کوشش کرنے والے ہیں وہ نیکی بڑی جلدی کرتے ہیں انہوں نے اپنی فیاضی

کیوجہ سے اپنی کلائیاں زخمی کرلیں ہیں پھر انہوں نے سارا کھانا اس اسیر کو دے دیا اور خود تین دن اور تین رات سے پانی کے سوا کچھ نہ کھایا پیا جب چوتھا دن ہوا تو انہوں نے اپنی نذر پوری کر لی حضرت علی نے دائیں ہاتھ سے امام حسن کو پکڑا اور بائیں ہاتھ سے امام حسین کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل دیے وہ بھوک کی شدت سے پرندوں کے بچوں کی طرح کانپ رہے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا اے ابوالحسن تمہاری اس حالت نے مجھے غمگین کر دیا ہے تمہاری یہ حالت میں نے کبھی نہیں دیکھی میرے ساتھ فاطمہ کی طرف چلو پھر وہ حضرت فاطمہ کی طرف چل پڑے اور وہ محراب میں عبادت میں مشغول تھیں اور بھوک کی شدت کی وجہ سے ان کا شکم کمر سے لگ چکا تھا اور آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا المدد اے اللہ، محمد کے اہل بیت بھوک سے مر رہے ہیں اتنے میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد اللہ تعالیٰ نے آپ کے اہل بیت کی شان میں جو نازل کیا اسے لے لیں اور اس آیت کو پڑھا وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِينًا وَّ يَتِيمًا وَّ اَسِيرًا ۠ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا .(الدهر ۸، ۹)

بارہواں باب:

فاطمہ نام رکھنے کی وجہ

۳۸۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مَنْ اَحَبَّهَا مِنَ النَّارِ.

بے شک اس کا نام فاطمہ رکھا گیا اس لئے وہ اور جو اُن سے محبت کرے گا اُن کو اللہ نے جہنم سے دور کر دیا۔

تیرھواں باب:

میں نے اپنی مرضی سے نکاح نہیں کیا

۳۸۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نکاح مولا علی علیہ السلام سے کرنے کا ارادہ فرمایا تو اُن پر کپکپی طاری ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی ہرگز نہ گھبراؤ بے شک میں نے اپنی مرضی سے تمہارا نکاح علی سے نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے حُکم دیا کہ ان سے تمہارا نکاح کر دوں بے شک اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں تمہارا نکاح علی سے کروں اسی وقت فرشتوں کو حکم دیا کہ جنت میں صف بندی کرلیں اور جنت کے درختوں کو حُکم دیا کہ وہ زیور اور جنتی لباس پہن لیں پھر جبرئیل کو حکم فرمایا کہ وہ جنت میں منبر لگوائیں پھر جبرئیل نے اس پر چڑھ کر خطبہ دیا جب وہ خطبہ سے فارغ ہوئے تو وہ سب بکھر گئے پس جس نے اس خطبے کو اچھے طریقے سے اور اپنے ساتھی سے زیادہ یاد کر لیا ہے وہ قیامت کے دن اس پر فخر کرے گا اے میری بیٹی یہ سب کچھ کافی نہیں۔

جب میں جنت میں خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ کو سونگھ لیتا ہوں

۳۸۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اکثر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت فاطمہ کی گردن پر بوسہ دیتے دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو ایسا کسی کے ساتھ کرتے نہیں دیکھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حمیرا جب مجھے آسمانوں کی طرف سیر کرائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جبرئیل مقرر کیا پس ہم جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس رُکے میں نے اُس درخت کے پتوں سے بڑھ کر کسی درخت کے پتوں اور رنگ کو اتنا حسین وخوبصورت نہیں دیکھا اور نہ ہی اس

سے بڑھ کر اتنی خوشبو دیکھی پس میں نے اُس درخت کا پھل کھایا تو وہ میرے صلب میں نطفہ بن گیا جب میں زمین پر واپس آیا تو خدیجہ فاطمہ سے حاملہ ہوئیں جب بھی میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ کو سونگھ لیتا ہوں اے حمیرا فاطمہ انسانی خواتین جیسی نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وہ علت معلّق ہے جو باقی عورتوں کے ساتھ معلّق ہے۔

چودہواں باب:

وہ مجھے تجھ سے محبوب تر ہے

۳۸۴۔ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے انہوں نے اہل کوفہ سے ایک شخص سے سُنا اُس نے کہا میں نے حضرت علی کو منبر کوفہ پر فرماتے ہوئے سُنا آپ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول آپ کو میں سب سے زیادہ محبوب ہوں یا وہ یعنی فاطمہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو۔

روزِ محشر شان فاطمہ سلام اللہ علیھا

۳۸۵۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری بیٹی فاطمہ محشر کے دن تشریف لائیں گی تو حلہء کرامت پہنیں ہوئے ہونگی جو آبِ حیات سے تر ہوگا پس خلائق دیکھ کر حیران ہونگے اُس کے بعد آپ کو جنت کے حُلوں سے ایک حُلہ پہنایا جائے گا ہر حُلے پر سبز رنگ سے لکھا ہوگا بنت محمد کو جنت میں داخل کرو بہترین صورت، بہترین کرامت اور بہترین منظر کے ساتھ اور جنت کو سجادو جس طرح دولہن سجتی ہے اُس دن آپ کے اردگرد ستر ہزار حوریں ہونگی۔

سیّدہ اور انکی اولاد پر آگ حرام ہے

۳۸۶۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اِنَّ فَاطِمَةَ حَصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ ذُرِيَّتَهَا عَلَى النَّارِ. بے شک فاطمہ نے اپنی عفت کی حفاظت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو اور اُن کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

پندرھواں باب:

آئمہ اہل بیت اللہ تعالیٰ کے امین ہیں

۳۸۷۔حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا فاطمہ میرے دل کا سرور ہے اور اُن کے دو بیٹے میرے دل کا میوہ ہیں اور اُن کے شوہر میری بصارت کا نور ہیں اور اُن کی اولاد سے ہونے والے آئمہ میرے رب کے امین ہیں اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جبل ممدود ہیں جو اُن کے ساتھ وابستہ ہوا نجات پا گیا اور جس نے اُن سے مُنہ موڑا وہ گمراہ ہو گیا۔

فاطمہ کی محبت ایک سو مقامات پر نفع دے گی

۳۸۸۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے سلمان جس نے میری بیٹی فاطمہ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا اور جس نے اُن سے بُغض رکھا وہ جہنم میں جائے گا اے سلمان فاطمہ کی محبت ایک سو مقامات پر نفع دے گی اُن مواطن میں آسان مقامات یہ ہیں موت، قبر، میزان، حشر، صراط اور محاسبہ جس سے فاطمہ راضی ہوئی اُس سے میں راضی ہوا اور جس سے میں راضی ہوا اُس

سے اللہ راضی ہوا جس پر وہ غضبناک ہوئیں اُس پر میں غضبناک ہوا اور جس پر میں غضبناک ہوا اُس پر اللہ غضبناک ہوا اے سلمان ہلاکت ہے اُس کیلئے جس نے اُس کے ساتھ اور اُس کے شوہر کے ساتھ ظلم کیا اور ہلاکت ہے اُس کیلئے جس نے اُن کی اولاد سے اور اُن کے شیعوں سے ظلم کیا۔

جس نے علی کو غیر پر قیاس کیا اُس نے مجھ سے جفا کی

۳۸۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے فرمایا اے عبدالرحمان تم میرے صحابی ہو اور علی بن ابیطالب مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں جس نے اُس کو غیر پر قیاس کیا اُس نے مجھ سے جفا کی اور جس نے مجھ سے جفا کی اُس نے مجھے اذیت دی اے عبدالرحمٰن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتابِ مبین نازل فرمائی اور مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں سے بیان کروں جو اُن کے متعلق نازل ہوا ہے سوائے علی کے اس لئے وہ بیان کا محتاج نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اُسکو میری فصاحت جیسی فصاحت اور میر درایت جیسی درایت عطا فرمائی ہے اگر کسی کیلئے حلم ہے تو وہ علی کیلئے ہے اور اگر کسی کیلئے عقل ہے تو وہ حسن کے لئے ہے اور اگر سخاوت کسی کے لئے ہے تو وہ حسین کے لئے ہے اور اگر حُسن کسی کے لئے ہے تو وہ فاطمہ کیلئے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بے شک فاطمہ اہل زمین سے وجود میں شرف میں کرامت میں سب سے زیادہ بہتر ہے۔

میں ہی اولاد فاطمہ کا باپ دادا ہوں

۳۹۰۔ حضرت فاطمہ کبریٰ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کُلُّ بَنِیْ آدَمَ یَنْتَمُوْنَ اِلٰی عُصْبَتِهِمْ اِلَّا

وَلَدِ فَاطِمَةَ فَاِنِّی اَنَا اَبُوْهُمْ وَ عُصْبَتُهُمْ ۔تمام اولادِ آدم اپنے دادا کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے اولاد فاطمہ کے میں ہی ان کا باپ دادا ہوں۔

اے اللہ تُو جانتا ہے میں ان سے محبت کرتا ہوں

۳۹۱۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات کسی حاجت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف روانہ ہوا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حالت میں نکلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شے کو چھپایا ہوا تھا میں نہیں جانتا وہ کیا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے پوچھا یہ کون ہے جس کو آپ نے چھپایا ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا آپ کے رانوں پر حسن اور حسین بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ تُو جانتا ہے میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اے اللہ تُو جانتا ہے میں ان سے محبت کرتا ہوں تُو بھی ان سے محبت کر۔

عبداللہ ابن عباسؓ کا حسنین کریمین کیلئے رکاب پکڑنا

۳۹۲۔مدرک بن زیاد نے کہا میں حائط میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا پس حسن اور حسین تشریف لائے اور کھانا مانگا کھانا کھانے کے بعد وہ اُٹھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اُن کیلئے رکاب کو پکڑا میں نے کہا کیا آپ نے ان دونوں کے لئے رکاب پکڑی جبکہ آپ ان سے بڑے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں کیا ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام نہیں فرمایا کہ میں ان کی رکاب پکڑوں اور ان کیلئے سیدھی کروں۔

سولہواں باب:

پنجتن پاک کے نام جنت کے دروازے پر تحریر ہیں

۳۹۳۔ مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مجھے آسمان کی طرف معراج ہوئی تو میں نے جنت کے دروازے پر دیکھا یہ تحریر تھا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَـمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ حَبِيْبُ اللّٰهِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللّٰهِ فَاطِمَةُ آمَةُ اللّٰهِ عَلٰى مُبْغِضِيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں علی اللہ کا حبیب ہے حسن اور حسین اللہ کے منتخب کردہ ہیں فاطمہ اللہ کی کنیز ہے اور ان سے بُغض رکھنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

امام اخطب خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جو اشعار اہل بیت کے بارے میں کہے ہیں ان میں سے یہ بھی ہیں۔

یـریـد نـطـی مـن رام ان یتسفلو — وان یـردو فـی مهاوی المها لک

وقـد رشح العدل المعیمن حالهم — بـمـنـزلة قـعـسـا ء فوق الکواکب

فـضـائـلهـم لیسـت تـعد فتنهـی — وان عـددت یـوم قـطار السحاب

جس شخص نے ان کی شان کم کرنے کا ارادہ کیا تو اُس کی آگ اور بڑھ جائے گی اور ایسے لوگ ہلاکتوں کی دلدل میں پھنستے جائیں گے امن وعدل وانصاف والے نے ان کی حالت کے شایانِ شان ان کا مقام ستاروں سے بلند کر رکھا ہے ان کے فضائل شمار میں نہیں آسکتے اگر چہ دن میں بادلوں کو گنا جا سکتا ہے۔

امام خوارزمیؒ فرماتے ہیں کہ مضبوط قواعد کا ہونا ان اہل بیت سے بُغض رکھنے والوں کی رسوائی کی ایک صورت یہ ہے ان کا وعدوں والے مصحف (قرآن) کو پس پشت ڈالنا بھی رُسوائی ہے اور ان کی ایسی سرکشی جو انہیں تباہی والے گھر تک لے جائے گی اور ان

کی بدبختی جو انہیں آگ کے نچلے طبقوں میں مُنہ کے بل گرائے گی اور یہ کہ اللہ نے انہیں اپنے محبوبوں کے بُغض اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبوں کے بُغض پر محمول کیا ہے کہ انہوں نے اس بات کا انکار کر دیا کہ علی کی وہ اولاد جو سیّدہ فاطمہ سے ہے وہ رسول اللہ کی اولاد ہے اور ان بُغض کرنے والوں میں حجاج بھی ہے جو دلیل میں مغلوب ہے سخت کینہ پرور ہے اس پر گناہ ثابت ہے جو آنے والی حدیث میں بیان کیا جائے گا۔

علی وفاطمہ کی اولاد اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

۳۹۴۔ یحیٰی بن یعمر عامری سے روایت ہے میرے پاس حجاج آیا اور کہا اے یحیٰی تمہارا عقیدہ ہے کہ علی اور فاطمہ کی اولاد، اولادِ رسول ہے میں نے کہا میں تم پر اللہ کی کتاب پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوحًا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَ عِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ .(انعام) اور ہم نے عطا کیا ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب سب کو ہم نے ہدایت دی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون کو ہم محسنین کو اسیطرح بدلہ دیتے ہیں اور زکریا و یحیٰی و عیسیٰ و الیاس کو یہ سب صالحین سے ہیں۔ اور عیسیٰ اللہ کا کلمہ ہیں اور اس کی روح ہیں جس کو عذرا بتول کی طرف القاء کیا گیا اللہ تعالیٰ نے اُن کا نسب ابراھیم علیہ السلام سے ملایا۔ حجاج نے کہا کہ تمہیں اس کا ذکر کرنے اور اس کو نشر کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے تو میں نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے اہل علم پر ان کے علم کے سبب اُن پر واجب کیا ہے۔ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا (آل عمران ۱۸۷۔۳) کہ تم اسے لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد

کو پس پشت ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ حجاج نے کہا تو نے سچ کہا لیکن اس کے ذکر اور نشر کی جانب ہرگز واپس نہ آنا یعنی دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

میں ہی اِن کا ولی اور عصبہ ہوں

۳۹۵۔ حضرت فاطمہ صغریٰ نے حضرت فاطمہ کبریٰ سے روایت کی وہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذرّیت کیلئے عصبہ قرار دیا جدھر وہ منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کے پس میں ہی انکا ولی اور عصبہ ہوں۔

ستارہواں باب

سفیان بن ابی لیلیٰ کو امام حسنؑ کا جواب

۳۹۶۔ سفیان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں امام حسن علیہ السلام کی صلح معاویہ کے بعد اُن کے پاس گیا میں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِیْنَ. اے مومنین کو ذلیل کرنے والے آپ پر سلام ہو۔ انہوں نے فرمایا تم یہ کیا کہہ رہے ہو تو میں نے ان سے معاویہ کے ساتھ جنگ کو ترک کرنے اور مدینہ واپس آجانے کی وجہ سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اے سفیان مجھے اس بات کیلئے اس چیز نے اُبھارا ہے کہ بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ راتیں اور دن گزرتے رہیں گے کہ اس اُمت کا معاملہ ایک بڑی سرین والے اور بڑے حلق والے کے پاس آجائے گا جو کھائے گا تو سہی مگر پیٹ نہیں بھرے گا یہاں تک کہ آسمان میں اس کیلئے پناہ مانگنے والا کوئی نہ ہوگا اور نہ ہی زمین میں اس کا کوئی مددگار ہوگا پس میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو پہچانے والا ہے۔

سفیان کہتا ہے پھر نماز کھڑی ہوئی تو امام حسن نے مجھے کہا اے سفیان مسجد چلو گے میں نے کہا ہاں پس ہم چل پڑے تو راستے میں ہم ان کے گوالے کے پاس سے گزرے تو اس نے دودھ پیش کیا انہوں نے لیا اور کھڑے کھڑے پی لیا پھر مجھے بُلایا میں نے بھی پیا پھر مجھے فرمایا اے سفیان تجھے میرے پاس کون سی چیز لائی ہے میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے غالب کریں آپ کی یعنی اہل بیت کی محبت یہاں کھینچ لائی ہے تو انہوں نے فرمایا اے سفیان تمہیں خوشخبری ہو بے شک میں نے مولا علی کو یہ فرماتے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے حوض پر میری اہل بیت اور میری اُمت سے محبت کرنے والے ایسے ملے ہوئے آئیں گے جیسے یہ دو انگلیاں اور اپنی دو انگلیوں کو برابر کیا اور اگر تم چاہو تو یہ انگلیاں کہہ لو کہ سبابہ اور وسطیٰ ان میں سے ایک دوسری پر افضل ہے پھر فرمایا اے سفیان تمہیں خوشخبری ہو بے شک یہ دنیا نیک و فاجر دونوں کو اپنے اندر جگہ دے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آل محمد سے امام حق کو معبوث فرمائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امام حسین سے والہانہ محبت

۳۹۷۔ یعلی بن مرہ عامری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے نکلے اچانک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ حسین بن علی بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف بڑھے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے حسین بن علی ایک مرتبہ ایک طرف دوڑے دوسری مرتبہ دوسری جانب دوڑے رسول اللہ اُن کو دیکھ کر ہنسے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو پکڑ لیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ اُن کی گردن کے نیچے رکھا اور دوسرا اُن کے مُنہ پر رکھا اور بوسہ دیا۔

اٹھارہواں باب:

حسنین کریمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **یا ابة** کہہ کر پکارتے

۳۹۸۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین نے مجھے کبھی ''یا ابة'' کہہ کر نہیں پکارا وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''یا ابة'' کہہ کر پکارتے حتیٰ کہ رسول اللہ کی وفات ہوگئی اس کے بعد حسن مجھے یا ابا حسین کہتے اور حسین مجھے یا ابا حسن کہہ کر پکارتے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی تو حضرت عباس بن عبد المطلب نے حضرت علی کی مدحت میں یہ اشعار پڑھے۔

ما کنت احسب ان الامر منحرف — عن ھاشم ثمّ منھا عن ابی الحسن
الیس اوّل من صلّی لقبلتکم — واعلم النّاس بالآثار والسنن
واقرب النّاس عھدًا بالنّبیّ ومن — جبرئیل عون له فی الغسل و الکفن
من فیه ما فی جمیع النّاس کلّھم — ولیس فی الناس مافیه من الحُسن
ماذا الذی ردّ کم عنه فنعرفه — ھا انّ بیعتکم من اوّل الفتن

میں یہ گمان نہیں کرتا کہ خلافت بنو ھاشم سے منہ پھیرنے والی ہے اور پھر ان میں سے ابوالحسن سے مُنہ پھیرے والی ہے کیا وہ تمہارے قبلہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھنے والوں میں سے پہلے شخص نہیں ہیں اور آثار و سُنن کو لوگوں سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدے میں لوگوں سے زیادہ قریب نہیں ہیں اور غسل وکفن میں جبرئیل ان کے مددگار نہیں ہیں کیا تمام خوبیاں ان میں موجود نہیں ہیں حالانکہ ان کی صرف حُسن والی خوبی تمام لوگوں میں نہیں ہے کس چیز نے تمہیں ان سے دُور کیا ہے پس ہم جانتے ہیں کہ تمہاری یہ بیعت پہلے فتنوں میں سے ایک ہے۔

بیعتِ علی کے وقت خذیمہ بن ثابت کا اشعار پڑھنا

۳۹۹۔ اسود بن یزید نخعی نے کہا جب منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت علی علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو حضرت خذیمہ بن ثابت انصاریؓ نے منبر کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھے۔

اذا نحن بایعنا علیاً فحسبنا	ابو حسن مما یخاف من الفقن
وجدناه اولی الناس باالناس انه	اطب قریش بالکتاب و بالسنن
وان قریش ما تشق غباره	اذاماجری یوما علی الضمر البدن
وفیه الذی فیهم من الخیر کلة	وما فیهم بعض الذی فیه من حسن

جب ہم نے علی کی بیعت کر لی ہے تو اب جن فتنوں سے ہم خوف زدہ تھے ان کیلئے ابوالحسن کافی ہیں ہم نے آپ کو تمام لوگوں سے بہتر و برتر پایا آپ کو قریش میں سب سے زیادہ کتاب وسنت پر دسترس حاصل ہے بے شک قریش آپ کے خلاف کینہ وعداوت کو چھپا رہے تھے جبکہ آج اس لاغر ونحیف بدن پر جس کا اجرا ہوا ہے اور ان سب میں جتنی بھلائی ونیکی پائی جاتی ہے وہ سب ان کی ذاتِ گرامی میں موجود ہے اور علی میں جتنی اچھائیاں پائی جاتی ہیں ان تمام سے کچھ ان قریش میں پائی جاتی ہیں۔

اے فاطمہ ہم اہل بیت ہیں

۴۰۰۔ الھلالی نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وقت میں آپ کے پاس گیا جب حضرت فاطمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرہانے کے پاس تھیں حضرت فاطمہ رو پڑیں حتیٰ کہ آپ کی آواز بلند ہوئی نبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظریں اٹھا کر اُن کی طرف دیکھا تو فرمایا اے میرے پیاری فاطمہ تجھے کس چیز نے رُلایا انہوں نے عرض کیا میں ڈرتی ہوں کہ آپ کے بعد ضائع نہ ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر پہلی نظر سے دیکھا تو ان میں سے تیرے باپ کو منتخب کیا اور اُن کو رسالت پر فائز فرمایا پھر دوسری نظر سے دیکھا تو اُن میں سے تیرے شوہر کو منتخب کیا اور میری طرف وحی فرمائی کہ میں تیرا نکاح اُن سے کروں اے فاطمہ ہم اہل بیت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں سات ایسی خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو عطا ہوئیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کی جائیں گی میں خاتم النبین ہوں اور اللہ کی بارگاہ میں انبیاء سے زیادہ عزت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے لئے تمام مخلوقات سے زیادہ محبوب ہوں اور میں تمہارا باپ ہوں اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے سب اوصیاء سے زیادہ محبوب ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارے شہید تمام شہداء سے بہترین ہیں اور ان سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہیں اور وہ حمزہ بن عبدالمطلب ہیں جو تمہارے چچا ہیں اور ہم ہی میں سے وہ شخص ہے جس کے دو سبز پر ہیں اور جہاں چاہتے ہیں فرشتوں کے ساتھ اُڑتے ہیں اور و تمہارے والد کے چچازاد بھائی اور تمہارے شوہر کے بھائی ہیں اور ہم ہی میں سے اس اُمت کے دو سبط ہیں اور وہ دونوں تمہارے بیٹے حسن اور حسین ہیں اور وہ دونوں اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان کے والد ان دونوں سے بہترین ہیں اے فاطمہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا بے شک ان دونوں کی اولاد میں سے ہی اس اُمت کا مہدی پیدا ہوگا جب دنیا فتنوں کی وجہ سے تنگ ہوگی اور فساد ظاہر ہوگا اور راستے کاٹے جائیں گے (یعنی ڈاکہ زنی عام ہوگی) اور بعض لوگ بعض پر حملہ کریں گے کوئی بڑا ایسا نہیں ہوگا جو چھوٹے پر رحم کرے اور کوئی چھوٹا ایسا نہیں ہوگا جو بڑے پر رحم کرے پس اُس وقت اللہ تعالیٰ ان دونوں کی اولاد میں سے

اسے معبوث فرمائے گا جو گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو فتح کرے گا آخری زمانہ میں دین کو اس طرح قائم کرے گا جس طرح میں نے اوّل زمانے میں قائم کر رکھا ہے اور دنیا عدل سے بھر جائے گی جس طرح پہلے ظلم سے بھری ہوگی اے فاطمہ غم نہ کر رو نہیں بے شک اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ تم پر رحم کرنے والا مہربان ہے اور یہ سب میرے دل میں تیرے مقام کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ نے تیرا نکاح تیرے خاوند سے کیا ہے جو ان سب میں حسب سے بڑا ہے اور منصب میں ان سے زیادہ شریف ہے اور رعایا کے ساتھ ان سب سے زیادہ رحیم ہے اور مساوات قائم کرنے میں ان سب سے زیادہ عادل ہے اور فیصلہ کرنے میں ان سب سے زیادہ بصیرت والا ہے اور میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے میری اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی تم ہوگی۔ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات ہوئی تو فاطمہ ان کے بعد صرف پچھتر دن زندہ رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملا دیا۔

انیسواں باب:

وفاتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر مولا علی علیہ السلام کے اشعار

۴۰۱۔ نبیط بن شریط نے کہا جب فاطمہ بنت رسول اللہ کی وفات ہوئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ اشعار پڑھے

لکل اجتماع من حبیبین فرقة — وان مماتی بعد کم لقریب

وان افتقادی فاطما بعد احمد — دلیل علی ان لا یدوم حبیب

دو دوستوں کی سنگت میں جدائی ہو گئی اور بے شک تمہارے بعد میری موت بھی قریب ہے اور احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرا فاطمہ کو کھو دینا اس بات کی دلیل ہے کہ حبیب ہمیشہ نہیں رہتے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قبر فاطمہ سلام اللہ علیہا پر اشعار پڑھنا

۴۰۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والد سے حکایت بیان کی کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دفن کیا تو آپ کے بعد روزانہ قبر فاطمہ کی زیارت کے لئے جاتے اور اُن کو یاد کر کے روتے ایک روز آپ سیّدہ کائنات کی قبر اَطہر پر گر پڑے اور یہ شعر ارشاد فرمائے۔

مالی مررت علی القبور مسلما — قبر الحبیب فلم یرد جوابی
احبیب مالک لا تجیب منادیا — املک بعدی خلة الاحباب

مجھے کیا ہوا کہ میں قبروں سے گزرتا ہوا حبیب کی قبر پر سر جھکائے آیا ہوں لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملتا حبیب تجھے کیا ہوا ہے کہ تم پکارنے والے کو جواب نہیں دیتے کیا تم میرے بعد دوستی سے اُکتا گئے ہو۔ تو ھاتف غیبی سے یوں جواب آیا۔

قال الحبیب و کیف لی بجوابکم — وانا رهین جنا دل و تراب
اکل التراب محاسنی فنسیتکم — وحجبت عن اهلی و عن اترابی
فعلیکم السلام تقطعت — عنی و عنکم خلة الاحبابی

حبیب نے فرمایا کہ میں تمہیں کیسے جواب دوں حالانکہ میں پتھروں اور مٹی کے نیچے گڑی ہوں مٹی نے میرے محاسن ختم کر دیے ہیں پس میں تم کو بھول گئی ہوں اور اپنے

اہل خانہ اور دوستوں سے پردے میں ہوں تم پر میری طرف سے سلام ہو اور میرے اور تمہارے درمیان دوستی کے رشتے ختم ہو چکے ہیں۔

سیّدہ کائنات کا حسنین کریمین کیلئے پریشان ہونا

۴۰۳۔ اسحاق بن سلیمان ہاشمی نے کہا میں نے ایک دن اپنے والد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ہارون الرشید کے پاس ذکرِ علی ہو رہا تھا تو ہارون الرشید نے کہا عوام کا وہم ہے کہ میں علی اور اولادِ علی سے بُغض رکھتا ہوں خدا کی قسم ایسا نہیں جیسے وہ گمان کرتے ہیں علی، حسن اور حسین علیہم السلام سے میری شدید محبت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اللہ کی قسم مجھ سے امیر المومنین مہدی (عباسی) نے انہوں نے امیر المومنین منصور سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے جد سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا تیرا باپ تم پر قربان، تم کیوں رو رہی ہو سیّدہ پاک نے عرض کیا حسن اور حسین جب سے باہر گئے ہیں واپس نہیں آئے میں نہیں جانتی وہ کہاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ سے فرمایا اے بیٹی تو نہ رو جس نے اُن کو پیدا کیا ہے وہ مجھ سے اور تجھ سے زیادہ اُن پر مہربان ہے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کیلئے اپنے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ اگر وہ دونوں بّر یا بحر میں ہیں تو تُو اُن کی حفاظت فرما اور سلامتی عطا فرما پس جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ غم نہ کریں وہ دنیا اور آخرت میں فضیلت والے ہیں اور اُن کے باپ اُن دونوں سے بہتر ہیں وہ دونوں بنی نجار کے باغ میں سو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کی حفاظت کیلئے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے پس رسول اللہ اور اُن کے اصحاب اُٹھے حتیٰ کہ وہ باغ میں پہنچے تو دیکھا

حسن اور حسین باہم بغل گیر ہو سو رہے ہیں اور دیکھا کہ ایک فرشتہ جو اُن پر مقرر ہے نے اپنا ایک پر شہزادوں کے نیچے بچھایا ہوا ہے اور دوسرے پر سے اُن پر سایہ کیا ہوا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھکے اور شہزادوں کو بوسہ دیا وہ جاگے جب باغ سے نکلے تو جبرئیل بھی ساتھ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کو شرف وعزت بخشی ہے رستے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک بچہ مجھے دے دیں تا کہ میں اٹھالوں تو آپ نے فرمایا اٹھانے والے بہت اچھے ہیں اور اُن پر سوار بھی بہت اچھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ندا دیں کہ وہ مسجد میں اکٹھے ہو جائیں پس رسول اللہ کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گروہِ مسلمین کیا میں تمہیں خبر نہ دوں جو تمام لوگوں سے نانا اور نانی کے اعتبار سے بہتر ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین ان کے نانا رسول اللہ ہیں جو کہ تمام مرسلین کے سردار ہیں اور انکی نانی خدیجہ ہیں جو تمام عالمین کی خواتین کی سردار ہیں کیا میں تم کو اُن کی خبر نہ دوں جو باپ اور ماں کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین ان دونوں کے باپ علی بن ابیطالب ہیں اور ان کی ماں فاطمہ بنت خدیجہ ہیں جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین ان دونوں کے چچا جعفر بن ابیطالب ہیں اور ان دونوں کی پھوپی اُم ہانی بنت ابیطالب ہیں اے لوگو کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو ماموں اور خالہ کے اعتبار سے تمام لوگوں سے زیادہ بہتر ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حُسین ان کے ماموں ابراھیم ہیں جو رسول اللہ کے بیٹے ہیں اور ان کی

خالہ زینب بنتِ رسول اللہ ہیں اس کے بعد فرمایا بے شک اے اللہ تُو جانتا ہے کہ حسن اور حسین جنتی ہیں ان کا باپ جنتی ہے ان کی ماں جنتی ہے ان کے چچا اور پھوپھی جنتی ہیں ان کے ماموں اور خالہ جنتی ہیں اور جوان سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے اور جوان سے بُغض رکھتا ہے وہ دوزخی ہے۔ سلیمان کہتے ہیں جب ہارون الرشید ہم سے بیان کر رہے تھے تو ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

بیسواں باب:

تمام تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم کو عزت عطا فرمائی

۴۰۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حسن اور حسین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھیل رہے تھے یہاں تک کے رات ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ پس بجلی چمکی یہاں تک کہ اُسکی روشنی میں دونوں شہزادے حضرت فاطمہ کے پاس پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اُس برق کو دیکھا تو فرمایا تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں کہ جس نے اہلبیت کو عزت عطا فرمائی۔

اکیسواں باب

جس نے حسنین سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی

۴۰۵۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین کیلئے فرمایا جس نے ان دونوں (یعنی حسنین) سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی وہ جنت نعیم میں داخل ہوگا اور جس نے ان دونوں سے بُغض رکھا یا ان سے بغاوت کی

اُس نے مجھ سے بُغض کیا اور جس نے مجھ سے بُغض کیا اُس نے اللہ سے بُغض کیا اور جس نے اللہ سے بُغض کیا اس کو جہنم کی آگ میں داخل کیا جائے گا اور اُس کیلئے عذاب مقیم ہے۔

حسن اور حسین نو جوانانِ جنت کے سردار ہیں

۴۰۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ** کہ حسن اور حسین نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

بائیسواں باب:

حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں

۴۰۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا **اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوهُمَا خَیْرٌ مِّنْهُمَا** حسن اور حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے باپ ان دونوں سے بہتر ہیں۔

قیامت کے دن حسنین کریمین کی سواریاں

۴۰۸۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن تمام انبیاء علیھم السلام سواریوں پر سوار ہونگے تا کہ وہ قبور سے محشر میں تشریف لائیں حضرت صالح علیہ السلام ناقہ پر اور میرے بیٹے حسن اور حسین میری ناقہ عضباء پر اور میں براق پر معبوث ہوں گا جس کا قدم اسکی آنکھ کی انتہا پر ہوگا اور بلال جنتی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر

اٹھائے جائیں گے پس وہ محض اذان دیں گے اور سچی سچی شہادت پڑھیں گے یہاں تک کہ وہ جب کہیں گے اشھدان محمد رسول اللّٰہ تو اُن کے ساتھ اولین و آخرین کے تمام مومن گواہی دیں گے پس میں جس سے چاہوں گا گواہی قبول کروں گا اور جس سے چاہوں گا رد کردوں گا۔

تئیسواں باب:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیّدہ کے بیٹوں کے نام رکھنا

۴۰۹۔ حضرت علی بن الحسین فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا آپ کی جدہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن اور حسین کو چومتی جب امام حسن پیدا ہوئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے اسماء میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤ پس میں امام حسن کو زرد کپڑے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کپڑے کو امام حسن سے الگ کردیا اور ارشاد فرمایا اے اسماء کیا آپ نے عہد نہ کیا تھا کہ بچے کو زرد کپڑا نہ ڈالنا حضرت اسماء نے عرض کیا میں نے وہ کپڑا لے لیا اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئی پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن کے دائیں کان میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نام رکھنے میں آپ پر سبقت نہیں کی حضرت علی چاہتے تھے اُن کا نام حرب رکھا جائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اللہ پر سبقت نہیں کرتا اس کے بعد جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس بلند و بالا نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرماتا ہے کہ علی آپ سے وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آپ اپنے اس بیٹے کا نام ہارون

کے بیٹے کے نام پر رکھیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل ہارون کے بیٹے کا کیا نام ہے جبرئیل نے عرض کیا شبّر، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل نے عرض کیا اس کا نام حسن رکھیں حضرت اسماء فرماتی ہیں آپ کا نام حسن رکھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولادت کے ساتویں دن دو بکرے بطور عقیقہ دیے سر منڈوایا اور سر کے بالوں کے برابر ورق طلا تصدق کیئے اس کے بعد فرمایا اے اسماء خون کا بہانا جاہلیت کی رسم ہے۔

حضرت اسماء فرماتی ہیں امام حسن کی ولادت کے ایک سال بعد امام حسین کی ولادت ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے اسماء میرے بیٹے کو میرے پاس لاؤ پس میں اُن کو سفید کپڑے میں لیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی حسین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے حضرت اسماء کہتی ہیں میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا میں اس بیٹے کو دیکھ کر رو رہا ہوں میں نے عرض کیا ولادت کی ساعت سے یہ بھی رو رہا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اسماء میرے بعد اس کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا وہ اللہ کی طرف سے میری شفاعت نہیں پائیں گے اس کے بعد فرمایا اے اسماء فاطمہ کو اس بات کی خبر نہ کرنا اس لئے کہ وہ ابھی ولادت کے قریبی عرصہ میں ہے اس کے بعد حضرت علی سے فرمایا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے سبقت کس طرح کر سکتا ہوں میں چاہتا ہوں اس کا نام حرب رکھا جائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس کے نام کے متعلق اپنے ربّ سے سبقت نہیں کر سکتا اس کے بعد جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند

مقام والا آپ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے علی کو تمہارے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آپ اپنے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر رکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا جبرئیل نے عرض کیا شبیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل میری زبان تو عربی ہے جبرئیل نے عرض کیا آپ اس کا نام حسین رکھ دیں۔

حضرت اسماء کہتی ہیں پس آپ کا نام حسین رکھا جب ساتواں دن آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیقہ میں دو بکرے دیے سر منڈوایا اور سر کے بالوں کے برابر ورقِ طلا صدقہ کیے اس کے بعد فرمایا اسماء خون کا بہانا رسم جاہلیت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیّدہ کے بیٹوں کے نام رکھنا

۴۱۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے جب حسن پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ حسن ہے۔

پس جب حسین پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا بیٹا مجھے دکھاؤ اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ حسین ہے پس جب تیسرے بیٹے کی ولادت ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکھاؤ اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ محسن ہے اس کے بعد فرمایا میں نے ان کے نام ہارون کے بیٹوں شبر، شبیر اور مبشر کے ناموں پر رکھے ہیں۔

چوبیسواں باب:

جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُس پر لازم ہے کہ حسنین سے محبت کرے

۴۱۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے جب آپ نے سجدہ کیا تو حسن اور حسین آپ کی پشت پر آ بیٹھے جب صحابہ کرام نے اُن کو منع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے فرمایا انہیں چھوڑ دو پس جب نماز ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھالیا اور ارشاد فرمایا مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبُّ هٰذَیْنِ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے محبت کرے۔

وہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں

۴۱۲۔ ابی نعیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سُنا اُن سے کسی شخص نے محرم میں اُن سے سوال کیا شعبی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے اُس شخص نے مکھی کو مارنے کا پوچھا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اہل عراق مجھ سے مکھی مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں جبکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹوں کو قتل کیا جن کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا هُمَا رِیْحَا نَتَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کے لئے استغفار پڑھا کرتے

۴۱۳۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسن و امام حسین کیلئے استعاذہ پڑھا کرتے تھے یوں فرماتے تھے اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ

وَهَــامَّةٍ وَمِــنُ كُــلِّ عَيُــنٍ لَّا مَّةٍ. کہ میں تم دونوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی ہر شیطان اور سرکش سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

پچیسواں باب:

حسن اور حسین کو نظر لگ گئی ہے

۴۱۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مغموم پایا تو عرض کیا اے محمد یہ کیا غم ہے جو میں آپ کے چہرہ پر دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین کو نظر لگ گئی ہے جبرئیل نے عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر کا لگنا حق ہے آپ ان کیلئے ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کون سے کلمات ہیں جبرئیل نے عرض کیا آپ کہیں اَللّٰهُمَّ ذَاسُلُطَانَ الْعَظِيمِ وَذَا مَنَّ الْقَدِيمِ وَذَا وَجُهَهُ الْكَرِيمِ وَلِى الْكَلِمَاتُ التَّامَاتِ وَالدَّعُوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيُنَ مِنُ اَعُيُنِ الْجِنّ وَاَعُيُنِ الْاِنُسِ. اے اللہ عظیم بادشاہت والے قدیم احسان والے اور کریم ذات والے ان کلمات تامہ سے دعا قبول فرما اور حسن وحسین کو جن وانس کی نظر بد سے عافیت فرما۔

چھبیسواں باب:

بے شک یہ میرا بیٹا (حسن) سردار ہے

۴۱۵۔ حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ کے ساتھ امام حسن تھے اور آپ فرما رہے تھے اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَاَنَّ اللّٰہَ سَیُصْلِحُ عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَظِیْمَتَیْنِ.
بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے ہاتھوں پر مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کی صلح کرائے گا۔

امام حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا

۴۱۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّہٗ اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تُو بھی اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

امام حسن کو وتر کی دعا تعلیم فرمانا

۴۱۷۔ ربیعہ بن شیبان نے حضرت حسن بن علی سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم فرمائی کہ میں وتر میں یہ دعا کروں اللھم اھدنی فی من ھدیت و عافنی فی من عافیت و تولنی فی من تولیت و بارک لی فیما اعطیت و قنی شرما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک انه یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت و تعالیت. اے اللہ مجھے ہدایت دے ایسے شخص کے متعلق جسے تو نے ہدایت دی اور عافیت دی ایسے شخص کے بارے میں جسے تو نے عافیت دی اور مجھے بھی اُس کی ولایت میں جگہ دے جسے تو نے اپنی ولایت میں لیا اور مجھے برکت دے اُس میں جو تو نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے محفوظ فرما اُس

کے شر سے جس کا تُو نے فیصلہ فرمادیا ہے بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور اُس کو ذلیل نہیں کیا جاسکتا جس کا تو ولی ہے اور اُس کو عزت نہیں مل سکتی جس سے تُو عداوت کرے بے شک تو برکت والا اور بلندی والا ہے۔

شہادتِ علی علیہ السلام پر امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

۴۱۸۔ حضرت عمر بن علی بن حسین نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ قتل ہوئے تو حضرت امام حسن علیہ السلام نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو آج رات اُس شخص نے اس دنیا سے کوچ کیا ہے جس سے نہ اولین نے سبقت کی تھی اور نہ آخرین اس سے سبقت حاصل کریں گے انہوں نے کوئی سونا، چاندی نہیں چھوڑا سوائے سات سو درہم کے، یہ سات سو بھی بخشش سے اس لئے رہ گئے تھے کہ وہ اس سے اپنے گھر والوں کیلئے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے پھر امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو آگاہ ہو جاؤ جو مجھے پہچانتا ہے سو وہ پہچانتا ہے اور جو مجھے نہیں پہچانتا وہ سُن لے میں نبی کا بیٹا ہوں میں بشارت دینے والے کا فرزند ہوں میں ڈرانے والے کا بیٹا ہوں میں اہل بیت سے ہوں جبرئیل ہمارے گھر میں نازل ہوئے تھے اور ہمارے گھر سے آسمان کی طرف جاتے تھے میں اس اہل بیت سے ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دُور کر رکھا ہے اور اُن کو کما حقہ پاک کیا ہے میں اہل بیت سے ہوں جن کی مودّت اللہ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا (شوریٰ ۴۲، ۲۳) محبوب فرمادیجئے کہ میں اس پر یعنی تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر قرابت کی مودّت جو شخص نیکی کرے ہم اس کے لئے اس نیکی میں اور بڑھا دیں گے۔ آپ نے فرمایا نیکیاں حاصل کرنے سے مراد ہم اہل بیت کی مودّت ہے۔

ستائیسواں باب:

امام حسن علیہ السلام کا پیدل حج کرنا

۴۱۹۔ابو نعیم نے امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ اُس سے ملاقات کروں اور اس کے گھر کی طرف پیدل نہ چلوں حضرت امام حسن علیہ السلام نے بیس مرتبہ با پیادہ مدینہ سے بیت اللہ کی طرف سفر کیا اور منقول ہے کہ آپ نے تین مرتبہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا حتیٰ کہ ایک نعلین اپنے پاس رکھ لیتے اور دوسرا نعلین کسی کو عطا کر دیتے اور یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے ایک خاتون سے شادی کی تو اُسکی طرف ایک سو لونڈی بھیجی اور ہر لونڈی کو ایک ایک ہزار درہم دیے اور آپ نے دو خواتین کو طلاق کے بعد اُن کو بیس ہزار درہم اور ایک مشک شہد عطا کیے تو اُن دو میں سے ایک نے کہا محبوب کی جدائی کیلئے یہ مال قلیل ہے اور بعض نے کہا جب آپ کو زہر دیا گیا تو بڑی مشقت میں تھے تو اس وقت امام حسین علیہ السلام آپ کے سرہانے کی طرف تھے تو انہوں نے فرمایا اے بھائی آپ کو کس پر شک ہے امام حسن علیہ السلاؔم نے فرمایا کیوں تا کہ تم اسے قتل کر دو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہاں تو امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اگر تو وہی ہے جس پر میرا گمان ہے تو اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے اور اگر نہیں ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کو میری وجہ سے بے گناہ قتل کیا جائے پھر آپکا وصال ہو گیا۔

۴۲۰۔عبد اللہ بن جدعان نے کہا کہ امام حسن علیہ السلام نے با پیادہ پندرہ مرتبہ حج کیا اور بے شک فیاض لوگوں نے انکے ساتھ تعاون کیا آپ نے تین مرتبہ اللہ کی رضا کیلئے

اپنا سارا مال تقسیم کیا حتیٰ کہ آپ دو موزوں کی صورت میں ایک موزہ کسی کو عطا کر دیتے اور ایک موزہ اپنے پاس رکھ لیتے۔

امام حسن علیہ السلام نے صلح کی وجہ بیان فرمائی

۴۴۱۔ سدیر بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ابوسعید سے روایت کی کہ جب امام حسن علیہ السلام نے معاویہ بن ابوسفیان سے صلح فرمائی تو لوگ آپ کے پاس آتے تو اُن میں بعض آپ کو اس صلح پر ملامت کرتے تو آپ فرماتے تم پر افسوس ہے تم نہیں جانتے میں نے ایسا کیوں کیا خدا کی قسم میں نے اپنے شیعوں کی بھلائی کیلئے ایسا کیا ہے چاہے سورج ان پر طلوع ہو یا غروب ہو کیا تم نہیں جانتے کے میں تمہارا امام ہوں اور تم پر اطاعت فرض کرنے والا ہوں اور نص رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق جنتی نو جوانوں کے سرداروں میں سے ایک ہوں سب نے کہا ہاں امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ خضر علیہ السلام نے جب کشتی کو پھاڑا اور دیوار کو سیدھا کیا اور لڑکے کو قتل کیا تو یہ باتیں موسیٰ بن عمران علیہ السلام کیلئے ناگوار گزری تھیں جبکہ حکمت ان سے مخفی تھی حالانکہ ان کاموں کی حکمت کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہاں تھا اور درست تھا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے گلے میں زمانے کے سرکش کی بیعت نہ ہو سوائے القائم کے (مراد امام مہدی) کہ جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم روح اللہ نماز ادا کریں گے بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کی ولادت کو مخفی رکھا اور ان کی شخصیت کو غائب کر دیا ہے تا کہ کسی ایک کے گلے میں ان کی بیعت نہ ہو وہ میرے بھائی حسین کی اولاد سے نویں امام ہونگے اور سیّدۃ الاماء کے بیٹے ہوں گے اللہ تعالیٰ غیبت میں ان کی عمر کو طویل فرما دے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے چالیس سال سے کم نوجوان کی صورت میں ظہور فرمائیں گے اور یہ اس لئے کہ واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

اٹھائیسواں باب:

حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے

۴۲۲۔مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حَسَنٌ مِنِّی وَ حُسَیْنٌ مِنْ عَلِیٍّ. کہ حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔

اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر

۴۲۳۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دیکھ کر ہمیشہ اس شخص یعنی حسن بن علی سے محبت کی ہے ایک دن میں نے حسن بن علی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک سے کھیل رہے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک اُن کے مُنہ میں ڈال دی اور حسن علیہ السلام کی زبان مبارک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُنہ میں تھی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّهٗ. اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تُو بھی اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔

جو میرے چچا حمزہ کی خبر لائے گا اسکے لئے جنت واجب ہوگی

۴۲۴۔حضرت اسماء بنتِ حارث رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھ سے میرے والد اُن سے میرے جد اُن سے اُن کے والد گرامیؒ نے بیان فرمایا کہ اُحد کا دن تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ان کے چچا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی خبر میں تاخیر ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرے پاس میرے چچا حمزہ کی خبر لائے گا اس کے لئے جنت واجب ہو گی پس حارث بن الصمہ نکلے اور یہ شعر پڑھتے جا رہے تھے۔

ان نبیی اشهده — فی مضجع لن یرقده
فقد لحمزه اسده — ارسلنی اذ فقده
یالیتنی ان اجده — حیّا لکیما اعضده

بے شک میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر پر تشریف لائے ہیں مگر ہرگز سو نہیں سکیں گے اس لئے کہ اپنے شیر جناب حمزہ کو گم کر بیٹھے ہیں جب وہ گم ہوئے ہیں تو مجھے ڈھونڈنے بھیجا ہے اے کاش میں انہیں زندہ پالوں تا کہ میں ان کی مدد کر سکوں۔

راوی کہتا ہے کہ انہوں نے امیر حمزہ کو شہید ہوئے پایا ان کا پیٹ چاک تھا اور جگر نکال لیا گیا تھا تو وہ کھڑے رونے لگے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ان کے چچا کی خبر میں مزید تاخیر ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو نہیں پا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میرے پاس حارث بن الصمہ کی خبر لائے گا اس کیلئے جنت واجب ہو گی پس علی بن ابیطالب یہ کہتے ہوئے نکلے۔

یا ربّ ان الحارث بن صمّة — کان وضیاً و بنا ذو ذمّة
قد غاب فی مهامة مهمّة — فی لیلة سوداء مد لهّمة
یا ربّ فاردد حارثاً بذمّة — وجّل عنا یا الهی الغمّة

اے میرے ربّ بے شک حارث بن صمّہ وفادار تھے اور ہمارے ساتھ ذمہ داری سے پیش آتے تھے وہ انتہائی شدید کالی رات میں ایک ضروری کام کیلئے غائب ہو گئے ہیں اے میرے پروردگار حارث کو خیر عطا کر کے واپس لوٹا اور ہم سے غم کو دُور کر دے۔

راوی کہتے ہیں پس مولا علی کرم اللہ وجہہ آئے اور حارث کو امیر حمزہ کے شہید جسم پر کھڑے پایا وہ دونوں کھڑے ہو کر رونے لگے اور دونوں نے واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی۔

انتیسواں باب:

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

۴۲۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ. حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ بیٹوں میں ایک بیٹا ہے اے اللہ جو حسین سے محبت کرے تُو بھی اُس سے محبت کر بے شک حسن اور حسین نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

تیسواں باب:

۴۲۶۔ یعلی بن مرّہ عامری سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ کھانے کی دعوت پر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں کے آگے تھے اور حسین بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے رسول اللہ نے اُنہیں پکڑنا چاہا تو وہ بچوں کے ساتھ کبھی ادھر جاتے کبھی اُدھر جاتے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو دیکھ کر ہنسے حتیٰ کہ اُن کو پکڑ لیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ اُن کی گردن کے نیچے رکھا اور دوسرا ہاتھ ان کے منہ پر رکھ کر اپنا منہ ان کے منہ پر رکھا اور بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ وَاَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اے اللہ جو حسین سے محبت کرے تو بھی اُس سے محبت کر حسین اسباط سے سبط ہے۔

اکتیسواں باب:

آئمہ اہل بیت معصوم ہیں

۴۲۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا اَنَا وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وتِسْعَةٌ مِنْ وَلَدِ الْحُسَیْنِ مُطَهَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ ۔ میں اور علی اور حسن اور حسین کی اولاد سے نو افراد مطہر اور معصوم ہیں۔

نعثل یہودی کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات

۴۲۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک یہودی آیا جس کو نعثل کہا جاتا تھا اُس نے رسول اللہ سے پوچھا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ مدت سے چند باتیں میرے سینے میں خلجان پیدا کر رہی ہیں میں ان کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ نے اُن کا جواب دے دیا تو میں آپ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرلوں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو عمارہ پوچھ ابو عمارہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اپنے ربّ کے اوصاف بیان کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خالق کی صفتیں بیان نہیں ہو سکتی مگر جو اُس نے خود بیان فرمائی اس خالق کی صفت کیسے بیان ہو سکتی ہے جسے عقل ادراک کرنے سے عاجز ہو اور اوہام اسے پانے سے قاصر ہوں اور تصورات اس کی رسائی سے معذور ہوں اور آنکھیں اُسے دیکھنے سے قاصر ہوں وہ وصف کرنے والوں کے اوصاف سے بلند ہے وہ نزدیکی میں دور ہے اور دوری میں نزدیک ہے وہ کیفیت کا خالق ہے لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیسا ہے اور وہ مکان کا خالق ہے لہذا نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کہاں ہے وہ کیفیت اور

مکاں سے بالا ہے وہ واحد اور بے نیاز ہے جیسا کہ اُس نے اپنے اوصاف بیان کئے اور وصف بیان کرنے والے اُس کی نعت کو نہیں پہنچ سکتے نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی اُس کا کوئی ہمسر ہے۔

یہودی نے کہا صدقت یا محمد، اے محمد آپ نے سچ فرمایا اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ اللہ واحد ہے اُس کا کوئی مثل نہیں تو کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ بھی واحد ہے اور انسان بھی واحد ہے لہذا واحد ہونے میں انسان اللہ کی مثل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ واحد ہے ترکیب کے بغیر اور انسان واحد ہے جس میں جسم وعرض، روح اور بدن ہے لہذا انسان کی تشبیہ اللہ کی وحدانیت میں حقیقت میں نہیں ہے یہودی نے کہا صدقت یا محمد، اے محمد آپ نے سچ فرمایا آپ مجھے یہ بتایئے کہ آپ کا وصی کون ہے کیونکہ کوئی ایسا نبی نہیں جس کا وصی نہ ہو ہمارے نبی موسیٰ بن عمران نے یوشع بن نون اپنا وصی بنایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میرا وصی اور میرے بعد خلیفہ علی بن ابیطالب ہے اور اُن کے بعد اُن کے دو بیٹے حسن و حسین ہیں پھر حسین کے بعد صلب حسین سے نو آئمہ ابرار ہیں۔

یہودی نے کہا اے محمد ان کے نام بتلایئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں حسین کے بعد اُن کے بیٹے علی اور علی کے بعد اُن کے بیٹے محمد اور محمد کے بعد اُن کے بیٹے جعفر اور جعفر کے بعد اُن کے بیٹے موسیٰ اور موسیٰ کے بعد اُن کے بیٹے علی اور اور علی کے بعد اُن کے بیٹے محمد اور محمد کے بعد اُن کے بیٹے علی اور علی کے بعد اُن کے بیٹے حسن اور حسن کے بعد اُن کے بیٹے حجت ہیں فهذا اثنا عشر آئمة عدد نقباء بنی اسرائیل یہ ہیں وہ بارہ آئمہ جو نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہیں یہودی نے کہا جنت میں یہ کہاں ہونگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معی فی درجتی میرے ساتھ میرے درجے میں ہونگے۔

یہودی نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ میں گواہی

دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواھی دیتا ہوں کہ یہ آپ کے بعد آپ کے اوصیاء ہیں اور یہی میں نے پہلی کتابوں میں پایا ہے اور ہم تک جو موسی بن عمران سے پہنچا ہے وہ یہ کہ جب آخری زمانہ آئے گا تو ایک نبی خروج کریں گے اُن کو احمد کہا جائے گا وہ خاتم الانبیاء ہونگے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اُن کے بعد اُن کی اولاد سے آئمہ ابرار ہونگے جن کی تعداد اسباط کے برابر ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو عمارہ کیا تم اسباط کو جانتے ہو یہودی نے کہا ہاں یا رسول اللہ وہ بارہ تھے ان میں پہلے لاوی بن برخیا تھے یہ وہ ہیں جو بنی اسرائیل سے ایک لمبی مدت تک غائب رہے پھر ان میں واپس لوٹے پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذریعے شریعت موسیٰ کو ظاہر کیا انہوں نے قرشطیا بادشاہ سے جنگ کی اور اُسکو قتل کیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں اسیطر ح ہوگا جس طرح بنی اسرائیل میں واقع ہوا اور میری اولاد سے بارواں غیب سے ہوگا اسے دیکھا نہ جائے گا اور میری اُمت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا نام اور قرآن رسماً رہ جائے گا تو اُس وقت اللہ کے حکم سے وہ خروج کرے گا وہ اسلام کو ظاہر کرے گا اور دین کی تجدید کرے گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے خوشخبری ہے جو ان سے محبت کرے اور اُن سے بُغض کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے اور اس کیلئے بشارت ہے جو اُن سے تمسک کرے۔

نعثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یہ اشعار پڑھتا ہوا اُٹھا۔

صلی العلی ذو العلی	علیک یا خیر البشر
انت النبی المصطفیٰ	والهاشمی المفتخر
بکم هدانا ربنا	و فیک نرجو ما امر
و معشر سمیتهم	آئمة اثنی عشر
حبا هم رب العلی	ثم صفاهم من کدر
قد فاز من والاهم	وخاب من عادی الذهر

آخرھم یشفی الظما | وھو الامام المنتظر
عترتک الاخیار لی | والتابعون ما امر
من کان عنھم معرضا | فسوف یصلی بالسقر

آپ پر علی اعلیٰ (اللہ تعالیٰ) درود بھیجتا ہے اے خیر البشر آپ نبی مصطفیٰ اور ہاشمی فخر ہیں آپ کے ذریعے ہمارے ربّ نے ہماری ہدایت کی اور امر ربّ میں آپ ہی ہماری امید ہیں اور وہ گروہ جن کو آپ نے آئمہ اثنا عشر کہا ہے اللہ نے انہیں بلند مقام دیا ہے اور ہر عیب سے پاک رکھا ہے جو اُن سے دوستی رکھے گا وہ کامیاب ہے اور جو دشمنی کرے وہ ناکامیاب ہے ان کا آخری پیاسوں کی پیاس بجھائے گا اور وہی امام منتظر ہے آپ کی عترت میری اور سارے چاہنے والوں کی امام ہے اور جو اُن سے اعراض کرے گا وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

بتیسواں باب:

امام باقر علیہ السلام کی صحابی رسولؐ حضرت جابر سے ملاقات

۴۲۹۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا میرے والد محترم نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے آپ سے ایک حاجت ہے آپ کب فارغ ہوتے ہیں میں آپ سے تنہائی میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں حضرت جابر نے کہا آپ جس وقت چاہیں پس میرے والد اُن کو تنہائی میں ملے اور اُن سے کہا اے جابر مجھے اُس لوح کے متعلق بتائیے جس کو آپ نے میری ماں فاطمہ کے ہاتھ میں دیکھا آپ نے اُس لوح میں کیا تحریر دیکھی حضرت جابر نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں رسول اللہ کی زندگی میں آپ کی ماں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کو ولادت حسین کی مبارک باد پیش کی پھر میں نے اُن کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ

میں لوح دیکھی میں سمجھا وہ زمرد کی بنی ہے میں نے اُس میں سورج کی روشنی کی مثل سفید تحریر دیکھی میں نے حضرت فاطمہ کی خدمت میں عرض کی اے بنتِ رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ لوح کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ لوح اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطور ھدیہ بھیجی اس میں میرے والد وعلی اور میرے بیٹوں کے نام تحریر ہیں اور میری اولاد سے اوصیاء کے اسماء درج ہیں پس یہ لوح میرے والد کو عطا ہوئی تا کہ وہ اس کے ذریعہ مجھے خوشخبری دیں حضرت جابر نے کہا کہ آپ کی والدہ فاطمہ نے وہ تختی مجھے عطا کی پس میں نے اُسے پڑھا اور اس کا ایک نسخہ اپنے پاس تحریر کر کے رکھ لیا تو میرے والد گرامی نے حضرت جابر سے پوچھا کیا آپ وہ نسخہ مجھے دکھا سکتے ہیں تو انہوں نے کہا ہاں اُن کے ساتھ میرے والد چل پڑے یہاں تک کہ جابر کے گھر تک پہنچے تو وہ ایک پتلی کھال پر لکھا ہوا صحیفہ میرے والد کے پاس نکال لائے تو انہیں میرے والد گرامی نے فرمایا اے جابر اپنی تحریر کو دیکھو تا کہ میں تمہارے سامنے پڑھوں پس جابر اپنے نسخے کو دیکھتے رہے اور میرے والد اُسے پڑھتے رہے تو ایک حرف بھی غلط نہ پڑھا تو حضرت جابر نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس تختی میں ایسا ہی لکھا ہوا دیکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر اللہ جو کہ عزیز و حکیم ہے کی طرف سے اس کے نور اور سفیر اور حجاب اور اس کی دلیل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے جسے روح الامین رب العالمین کی طرف سے لیکر نازل ہوئے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ناموں کی عظمت بیان کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار مت کرو بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جبار لوگوں کو کاٹنے والا ہوں ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں تکبر کرنے والوں کو ہلاک کرنے والا ہوں دین کا حساب لینے والا ہوں بے شک میں اللہ ہوں میرے علاوہ

کوئی معبود نہیں پس جس نے میرے علاوہ کسی کے فضل کی امید رکھی یا میرے عدل کے علاوہ کسی اور کے عدل سے خوفزدہ ہوا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ عالمین میں سے کسی کو نہیں دیا ہوگا پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو بے شک میں نے کوئی نبی بھی ایسا معبوث نہیں کیا کہ اس نبی کے ایام پورے ہونے کے بعد اور مدت پوری ہونے کے بعد اس کا وصی نہ بنایا ہو اور بے شک میں نے تمہیں انبیاء پر فضلیت دی ہے اور تیرے وصی کو میں نے تمام اوصیاء پر فضلیت دی ہے اور علی میرا ولی اور مددگار ہے یہ وہ ہے جس کے کندھے پر نبوت کی چادر ڈال کر اسے لٹا کر امتحان لیا (ہجرت والی رات) اور اس وصیؑ کے بعد تمہارے دو ناز پالے اور دونواسے حسن اور حسین کے ذریعے تمہیں عزت دی پس میں نے حسن کو انکے والد کی حیات پوری ہونے کے بعد اپنے علم کا مرکز بنایا ہے اور حسین کو اپنی وحی (یعنی قرآن) کا خازن بنایا ہے اور اسے شہادت کے سبب عزت دی ہے اور اس کیلئے سعادت سے بھرپور انجام رکھا ہے پس وہ شہادت کا مرتبہ پانے والوں میں سے افضل ہے اور تمام شہداء میں بلند درجے والا ہے اور میں نے اپنا کلمہ تام اس کے ساتھ بنایا ہے اور حجت بالغہ کو اس کے پاس رکھا ہے اور اس کی اولاد کے سبب میں دین لوٹاؤں گا اور ان ہی کو جانشین بناؤں گا ان میں سے پہلے علی ہے جو سید العابدین ہے اور گزشتہ تمام اولیاء کی زینت ہیں اور انکے بیٹے اُن کے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہیں نام باقر ہے جو میرے علم کا نگران ہے اور میری حکمت کا خزانہ ہے عنقریب جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہونگے اسے ردّ کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے میری طرف سے حق بات کو ردّ کرتا ہے میں ضرور جعفر کے ٹھکانے کو عزت دوں گا اور انہیں اُن کے شیعہ اور اُن کے مددگاروں اور اُن کے اولیاء کے بارے میں خوش کروں گا اور اُن کے بعد میں نے موسیٰ کو چُنا ہے اور اُن کے بعد میں سیاہ تاریک رات کا فتنہ ضرور تیار کروں گا اس لئے کہ میرے فرض کی رسی کبھی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت کبھی

مخفی نہیں ہوگی اور بے شک میرے اولیاء کبھی بد بخت نہیں ہونگے خبردار جس شخص نے ان میں سے کسی کا انکار کیا تو یقیناً اُس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب سے ایک آیت بھی تبدیل کی تو اس نے یقیناً مجھ پر جھوٹ بولا اور ہلاکت ہے میرے بندے موسیٰ اور میرے حبیب اور میرے محبوب کی مدت پوری ہونے کے بعد افترا باندھنے والوں اور انکار کرنے والوں کیلئے بے شک آٹھویں کو جھٹلانے والا گویا میرے تمام اولیاء کو جھٹلانے والا ہے اِسے ایک متکبر سرکش قتل کرے گا اور اسے میری مخلوق کے بدترین شخص کے پہلو میں اس کے شہر میں دفن کیا جائے گا جسے نیک آدمی (ذوالقرنین) نے تعمیر کیا تھا میری طرف سے حق بات ثابت ہوگئی ہے میں یقیناً اس کی آنکھ محمد (تقی علیہ السلام) کے سبب ٹھنڈی کروں گا جواُن کے بیٹے اور ان کے بعد ان کے خلیفہ ہیں پس وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا خزانہ ہے اور میرے راز کی جگہ ہے اور میری مخلوق پر میری حجت ہے پس میں نے جنت میں اسکا ٹھکانہ بنادیا ہے اور میں اس کے اہل بیت میں سے ستر افراد کہ جن پر دوزخ واجب ہوگی کے حق میں اس کی شفاعت قبول کروں گا ان کے بیٹے کیلئے میں نے سعادت سے بھرپور انجام رکھا ہے جو میرا ولی اور میرا مددگار ہے اور میری مخلوق میں میرا گواہ ہے اور میری وحی (قرآن) پر میرا امین ہے اور میں نے اس کی اولاد سے ایک فرزند پیدا کیا ہے جو میرے راستے کی دعوت دینے والا ہے اور میرے علم کے حسن کا خازن ہے پھر میں نے یہ اس کے بیٹے پر مکمل کر دیا جو عالمین کیلئے رحمت ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا کمال اور عیسیٰ علیہ السلام کی عمدگی اور ایوب علیہ السلام کا صبر اِسے عطا فرمایا اور عنقریب اُس کے زمانے میں میرے اولیاء کو رسوا کیا جائے گا اور ان کے سروں کو کاٹ کر ایسے گرایا جائے گا جیسے اہل ترک اور اہل دیلم کے سروں کو کاٹا گیا تھا پس انہیں قتل کیا جائے گا اور جلایا جائے گا اور وہ خوفزدہ مرعوب اور ڈرے ہوئے ہوں گے اور ان کے خون سے زمین کو رنگا جائے گا اور ان کی عورتوں میں تباہی اور غم والم کی آوازیں پیدا ہونگی وہی میرے سچے دوست ہوں

گے انہیں کے سبب میں ہر سیاہ تاریک رات کے فتنے دور کروں گا انہیں کے سبب میں زلزلوں کا سلسلہ کھول دوں گا اور بیڑیوں اور طوق کو کھول دوں گا ان پر ان کے ربّ کی طرف سے رحمت ہو اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم نے فرمایا کہ ابو بصیر کہتے ہیں کہ اگر تم ایک زمانے تک سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہ بھی سُنی تو تجھے یہی کافی ہے پس اس روایت کو محفوظ کر لو لیکن اس حدیث کے اہل سے۔

لوح میں بارہ نام تحریر تھے

۴۳۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اُن کے پاس ایک لوح دیکھی قریب تھا کہ اُس کی روشنی سے آنکھیں بند ہو جاتیں اس لوح میں بارہ نام تحریر تھے میں نے ان ناموں کو گنا تو وہ بارہ تھے میں نے عرض کی یہ کس کے نام ہیں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا یہ اوصیاء کے نام ہیں ان میں پہلا نام میرے چچا زاد کا ہے اور باقی گیارہ میری اولاد سے ہیں ان میں آخری قائم ہیں حضرت جابر نے کہا میں نے اس لوح میں تین مقامات پر اسمِ محمد دیکھا اور چار جگہ پر اسمِ علی دیکھا۔

تین مرتبہ اسم محمد اور چار مرتبہ اسم علی

۴۳۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے اُن کے دستِ اقدس میں ایک لوح دیکھی

اس میں اوصیاء کے اسماء تھے میں نے ناموں کو گنا تو وہ بارہ تھے ان میں آخری القائم ہے ان میں تین مرتبہ نام محمد تھا اور چار دفعہ اسم علی تھا۔

بارہ آئمہ کی اُمہات کے اسماء مبارکہ

۴۳۲۔ ابی نضرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب حضرت ابوجعفر محمد بن علی کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے حضرت صادق کو بلایا تا کہ اُن سے عہد لیں تو اُن کے بھائی زید بن علی نے کہا آپ ان کو حسن اور حسین کی مثال بیان کر دیں تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ کسی منکر شے کی طرف نہیں آئیں گے تو امام ابوجعفر نے فرمایا اے ابو الحسین امانتوں کی مثالیں اور عہدوں میں علامتیں کام نہیں کرتیں بے شک اللہ کے بارے میں سابقہ ادوار ہیں جن کے بارے میں وعدہ لینا ضروری ہے اس کے بعد حضرت جابر کو بلا کر فرمایا اے جابر آپ نے جو صحیفہ میں دیکھا اُس کو مجھ سے بیان فرمائیں حضرت جابر نے اُن سے کہا اے ابوجعفر ہاں میں حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ ولادتِ امام حسین کی مبارک باد پیش کروں میں نے آپ کے ہاتھ میں صحیفہ دیکھا جو سفید موتی کی طرح تھا میں نے عرض کیا اے خواتین عالم کی سردار یہ صحیفہ جو میں آپکے پاس دیکھ رہا ہوں کیا ہے حضرت سیّدہ نے فرمایا اس میں میری اولاد سے ہونے والے آئمہ کے اسماء ہیں میں نے عرض کیا یہ صحیفہ مجھے دیں تا کہ میں اسکو دیکھوں آپ نے فرمایا اے جابر اگر منع نہ ہوتا تو میں ایسا کرتی لیکن تجھے اس کی اجازت دی گئی ہے کہ آپ اس کے ظاہر اور باطن کو دیکھ سکتے ہیں حضرت جابر نے کہا میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا

ابو القاسم محمد بن عبد اللّٰہ المصطفیٰ و امه آمنه ، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ جو کہ مصطفیٰ ہیں اور اُن کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ ہیں۔

ابو الحسن علی بن ابیطالب المرتضیٰ امه فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف ابوالحسن علی بن ابیطالب جو کہ مرتضٰی ہیں اُن کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ھاشم بن عبد مناف ہیں۔

ابو محمد الحسن بن علی و ابو عبد اللّٰہ الحسین بن علی التقی اُمهما فاطمه بنت محمد ابو محمد حسن بن علی اور ابو عبداللہ حسین بن علی جو تقی ہیں ان کی والدہ معظّمہ کا اسم مبارک فاطمہ بنت محمد ہے

ابو محمد علی بن الحسین العدل اُمه شاه بانویه بنت یزد جرد بن شاهنشاه ابو محمد علی بن حسین جو کہ العدل ہیں ان کی والدہ معظّمہ کا نام شہر بانو بنت یزد جرد بن شاھنشاہ ہے

ابو جعفر محمد بن علی الباقر اُمه ام عبد الله بنت الحسن بن علی بن ابیطالب ابو جعفر محمد بن علی جو کہ باقر ہیں ان کی والدہ معظّمہ کا نام ام عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابیطالب ہے

ابو عبد اللّٰه جعفر بن محمد الصادق امه اُم فرَوه بنتِ القاسم بن محمد بن ابی بکرؓ ابو عبداللہ جعفر بن محمد جو صادق ہیں ان کی والدہ معظّمہ ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ ہے

ابو ابراهیم موسیٰ بن جعفر الثقه امه جارية اسمها حمیده ابو ابراھیم موسی بن جعفر ثقہ ہیں ان کی والدہ جاریہ ہیں ان کا نام حمیدہ ہے

ابو الحسن علی بن موسیٰ الرضا امه جارية اسمها نجمة ابوالحسن علی بن موسیٰ جو رضا ہیں ان کی والدہ معظّمہ جاریہ اور نجمہ ہے

ابو جعفر محمد بن علی الذکی امه جارية اسمها سوسن ابو جعفر محمد بن علی ذکی ہیں والدہ جاریہ اور نام سوسن ہے

ابو محمد الحسن بن الرفيق امه جارية اسمها سمانة ابومحمد حسن بن علی جو رفیق ہیں والدہ جاریہ اور نام سمانہ ہے

ابو القاسم محمد بن الحسن هو حجة الله القائم امها جارية اسمها نرجس ابوالقاسم محمد بن حسن وہ حجۃ اللہ اور قائم ہیں آپ کی والدہ جاریہ اور نام نرجس ہے۔

تینتیسواں باب:

حدیثِ ثقلین

۴۳۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو ہم وزن چیزیں چھوڑ رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترت یہ دونوں آپس میں ہرگز جدا نہ ہونگی حتیٰ کہ یہ دونوں مجھے حوضِ کوثر پر ملیں گی۔

۴۳۴۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو ہم وزن چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ عز وجل کی کتاب اور میری عترت جو میرے اہلبیت ہیں آگاہ ہو جاؤ یہ دونوں میرے بعد میرے خلیفہ ہیں یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ یہ دونوں میرے ساتھ حوض کوثر پر وارد ہونگی۔

۴۳۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو امر چھوڑ رہا ہوں ان دونوں میں ایک دوسرے سے لمبی ہے اللہ کی کتاب یہ آسمان سے زمین تک کھنچی ہوئی رسی ہے اس کا سر اللہ کے ہاتھ میں ہے اور میری عترت، آگاہ ہو جاؤ یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ یہ دونوں مجھے حوض کوثر پر ملیں گے۔ عطیہ عوفی کہتے ہیں میں نے ابی سعید سے پوچھا اُن کی عترت کون ہیں حضرت سعید نے کہا وہ اُنکے اہلبیت ہیں۔

ثقلین کہنے کی وجہ

۴۳۶۔علی بن الفضل البغدادی کہتے ہیں میں نے اباعمرو صاحب ابی العباس ثعلب کے غلام سے سُنا انہوں نے کہا میں نے ثعلب سے پوچھا کہ انی تارک فیکم الثقلین میں ان کا نام ثقلین کیوں ہے انہوں نے کہا کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تمسک کرنا ثقیل ہے یعنی بھاری ہے اس لئے ان کو ثقلین کہا۔

۴۳۷۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اُن میں ایک دوسری سے بڑی ہے اور وہ اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک کھنچی ہوئی رسی ہے اور میری عترت وہ میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں ہرگز جُدا نہ ہونگے حتیٰ کہ یہ دونوں مجھے حوض کوثر پر ملیں گے۔

۴۳۸۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی وَلَنْ یَّفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَی الْحَوْضِ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عترت یہ ہرگز ایک دوسرے سے جُدا نہ ہونگے حتیٰ کہ یہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارِد ہونگے۔

بارہ خلفاء

۴۳۹۔حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فرماتے سُنا یہ امر ختم نہیں ہوگا جب تک اس میں بارہ خلفاء نہ گزر جائیں کہا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو مجھ پر مخفی ہوگئی میں نے اپنے والد سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ کہ وہ بارہ خلفاء قریش سے ہونگے۔

بارہ مرد

۴۴۰۔ حضرت جابر بن سمرۃ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہے گا جب تک ان پر بارہ مرد والی رہیں گے پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی کلمہ کہا جو مجھ سے مخفی رہا میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے کہا سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا

۴۴۱۔ حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلَی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً. اسلام ہمیشہ بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی کلمہ کہا میں اُسے نہیں سمجھ سکا پس میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ. کہ وہ سب کے سب قریش سے ہونگے۔

تم پر بارہ خلفاء ہونگے

۴۴۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جابر بن سمرہ کی طرف لکھ کر اپنے غلام نافع کو بھیجا کہ آپ مجھے بتایئے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سُنا انہوں نے لکھ کر میری طرف بھیجا کہ میں نے جمعہ کے دن جب رات کو اسلمی کو رجم کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے اور تم پر بارہ خلفاء ہوں گے کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ وہ سب کے سب قریش سے ہونگے۔

چونتیسواں باب:

دردائیل فرشتے کا واقعہ

۴۴۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام دردائیل ہے جس کے سولہ ہزار پَر تھے ایک پَر سے دوسرے پَر کے درمیان فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے ایک روز وہ اپنے آپ سے کہہ رہا تھا میرے ربّ نے مجھے ہر شی سے فوقیت دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتے کو مزید پَر عطا فرمائے تو اب اُس کے بتیس ہزار پَر ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے حکم دیا کہ پرواز کر تو وہ پچاس سال تک اُڑتا رہا لیکن عرش کے پائیوں میں ایک پائے تک بھی نہ پہنچ سکا تو جب اللہ تعالیٰ کو اس کی تھکاوٹ معلوم ہوئی تو وحی فرمائی اے فرشتے اپنی جگہ واپس چلا جا میں ہر بڑے سے بڑا ہوں اور میرے اوپر کوئی نہیں اور میری تعریف مکان سے خالی نہیں کی جا سکتی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے پَر اور ملائکہ کی صفوف سے اس کا مقام سلب کر لیا تو جب حسین بن علی کی ولادت ہوئی اُن کی ولادت جمعرات

شام کے بعد ہوئی اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے خازن و مالک کو حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں دنیا میں جو بچہ پیدا ہوا ہے اس کی کرامت کے سبب اہل دوزخ پر آگ ٹھنڈی کردے اور اللہ تعالیٰ نے جنت کے خازن رضوان کو حکم فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں دنیا میں جو بچہ پیدا ہوا ہے اس کی عزت کی خاطر جنت کو سجادو اور خوشبو سے بھردو اور اللہ تعالیٰ نے حورعین سے حکم فرمایا کہ خوب زیب و زینت کرلو اور ایک دوسرے کو دیکھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا ہے اس کی عزت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم فرمایا کہ اس کی عزت کی خاطر صفوں میں کھڑے ہو کر تسبیح و تمحید اور تکبیر و تمحید بیان کرو اور اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو وحی فرمائی کہ میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہزار جماعت لے کر جاؤ اور ایک جماعت ایک لاکھ فرشتے پر مشتمل ہو اور زین لگائے اور لگام والے گھوڑوں پر سوار کر کے جن پر موتیوں اور یاقوت کے قبے ہوں ان کے ساتھ فرشتے ہوں جن کو الروحانیوں کہا جاتا ہے ان فرشتوں کے ہاتھوں میں نور کے نیزے ہوں (اس لئے لے کر جاؤ) کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نئے پیدا ہونے والے بچے کی مبارک باد دیں اور اے جبرئیل انہیں یہ بتادو کہ میں نے اس کا نام ''حسین'' رکھا ہے پس تم انہیں مبارک دے دو اور ان سے تعزیت کرو کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اُمت کے بدترین لوگ بدترین سواریوں پر قتل کریں گے پس تباہی ہے قاتل کیلئے اور تباہی ہے سواری ہانکنے والے کیلئے اور تباہی ہے قیادت کرنے والے کیلئے حسین علیہ السلام کو قتل کرنے والے سے میں بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہے اس لئے قیامت والے دن جتنے بھی گنہگار لائے جائیں گے ان میں سب سے بڑا مجرم قاتل حسین ہی ہوگا قاتل حسین دوزخ میں قیامت والے دن ان لوگوں کے ساتھ داخل ہوگا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے اور دوزخ کا قاتل حسین کو جلانے کا شوق جنت کے اطاعت کرنے والے کی طرف شوق سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جونہی جبرئیل آسمان سے دنیا کی طرف اترے تو وہ دردائیل کے پاس سے گزرے تو دردائیل نے کہا اے جبرئیل آسمان میں آج کون سی رات ہے کیا اہل دنیا پر قیامت آ گئی ہے تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف بھیجا ہے کہ میں انہیں بچے کی مبارک دوں تو دردائیل نے ان سے کہا اے جبرئیل تجھے اس کا واسطہ جس نے تجھے اور مجھے پیدا فرمایا جب تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں عرض کرنا کہ آپ کو اس نومولود کا واسطہ آپ سے عرض ہے کہ آپ اپنے ربّ سے سوال کریں کہ مجھ پر راضی ہو جائے اور مجھے ملائکہ کی صفوف میں میرا مقام واپس کر دے پس جبرئیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا مبارک بادی اور تعزیت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میری اُمت اِسے قتل کر دے گی جبرئیل نے عرض کیا ہاں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت نہیں ہے میں ان سے بری ہوں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لے گئے انہیں مبارک بادی اور تعزیت کی تو حضرت فاطمہ علیہما السلام رو پڑیں پھر کہا ہائے کاش میں اِسے جنم نہ دیتی اور قاتل حسین جہنم میں جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس کا گواہ ہوں لیکن اس وقت تک قتل نہیں ہوگا جب تک اس سے ایک امام پیدا نہ ہوگا پھر اس امام سے ہدایت یافتہ آئمہ پیدا ہونگے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد جو آئمہ ہونگے وہ یہ ہیں ،الھادی علی ،المھتدی الحسن ،العدل الحسین ،ناصر علی بن حسین ،السفاح محمد بن علی ،النفاع جعفر بن محمد ،امین موسیٰ بن جعفر ،المؤتمن علی بن موسیٰ ،امام محمد بن علی ،الفعال علی بن محمد اور علام حسن بن علی اور وہ جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے تو حضرت فاطمہ کو سکون آ گیا پھر جبرئیل نے اُس فرشتے کا قصہ اور مصیبت سنائی۔

عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین کو لیا وہ اُون کے ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے پس انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر عرض کی اے اللہ اس نومولود کا تجھے واسطہ ہے بلکہ اس کے نانا محمد اور ابراھیم و اسماعیل و یعقوب و اسحاق علیھم السلام کا واسطہ ہے اگر تیری بارگاہ میں حسین بن علی و فاطمہ کا کوئی مقام ہے تو دردائیل سے راضی ہوجا اور اسے اس کے پَر اور ملائکہ کی صفوں میں اس کا مقام واپس لوٹا دے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے پَر اور مقام واپس لوٹا دیا پس اُس فرشتے کا تعارف جنت میں صرف انہی لفظوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ یہ حسین بن علی اور ابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے۔

پینتیسواں باب:

اے زمین وآسمان کی زینت مرحبا

۴۴۴۔ حسین بن علی علیھما السلام سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابی بن کعب تشریف فرما تھے تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابا عبداللہ اے زمین و آسمان کی زینت مرحبا حضرت ابی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے علاوہ کوئی زمین و آسمان کی زینت کیسے ہوسکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابی مجھے اُس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی معبوث فرمایا ہے بے شک حسین بن علی آسمان اور زمین میں بڑی نعمت والا ہے اس کے متعلق عرش کے دائیں جانب تحریر ہے اِنَّهٗ مِصْبَاحُ الْهُدٰى وَسَفِيْنَةُ نَجَاةٍ کہ حسین ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی ہے۔ اور طاقتور، عزت وفخر وعلم و ذخیرہ والے امام ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک مبارک طیب پاک نطفہ رکھا اس سے پہلے کہ مخلوق ارحام میں ہوتی یا پانی صلبوں میں جاری ہوتا یا رات

اور دن ہوتے اور یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی دعائیں تلقین فرمائیں کہ جو مخلوق انہیں مانگے گی انہیں ضرور اللہ تعالیٰ اُن کے ساتھ جمع فرمائے گا اور وہ آخرت میں اُن کے شفیع ہونگے اور اللہ تعالیٰ اس کے دکھ دور فرمائے گا اور ان دعاؤں کے ذریعے سے ان کا قرض ادا فرمادے گا اور ان کا معاملہ آسان فرمائے گا اور ان کا راستہ واضح فرمادے گا اور ان کے دشمن پر غلبہ عطا کرے گا اور اس کی عزت کی توہین نہیں فرمائے گا تو ابی بن کعب نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون سی دعائیں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو بیٹھے ہوئے یوں کہو۔

اے اللہ میں تیرے کلمات اور تیرے عرش کے پائیوں اور تیرے آسمانوں اور زمینوں کے رہائشیوں اور تیرے انبیاء اور رسولوں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرما اور میرے معاملہ سے تنگی کو دور کر دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور میرے معاملے میں آسانی پیدا فرما۔ بے شک اللہ تعالیٰ تیرے معاملے میں آسانی پیدا فرمادے گا اور تیرا سینہ کھول دے گا اور تیری جان کے نکلنے کے وقت تجھے لا الہ الا اللہ کی گواہی کی تلقین فرمائے گا ابی بن کعب نے عرض کیا یارسول اللہ میرے حبیب حسین کے صلب میں خاص نطفہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نطفہ کی مثال چاند کی سی ہے اور یہ نطفہ وضاحت و بیان ہے اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کا راہنما ہوگا اور جو اس سے گمراہ ہوگا اسے گرانے والا ہوگا تو انہوں نے عرض کی کہ ان کا نام کیا ہے اور ان کی دعا کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کا نام ''علی'' ہے اور دعا یہ ہے۔

یَا دَائِمُ یَا دَیُّومُ، یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا کَاشِفَ الغَمِّ وَ یَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ یَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ یَا صَادِقَ الْوَعْدِ.

جس نے ان لفظوں سے دعا کی اللہ تعالیٰ اس کا حشر علی بن حسین علیہما السلام کے

ساتھ فرمائے گا اور وہ اس کے جنت کے قائد ہوں گے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ان کا کوئی خلیفہ یا وصی ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اسکی زمین و آسمان میں وراثت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ زمین کی وراثت کا کیا معنی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق کے ساتھ فیصلہ کرنا، دیانت سے حکم دینا، احکام کی تاویل اور جو ہونے والا ہے اس کا بیان کرنا انہوں نے عرض کیا ان کا نام کیا ہے فرمایا اس کا نام محمد ہے اور بے شک فرشتے آسمانوں میں ان سے اُنس کرتے ہیں اور وہ اپنی دعا میں کہتے ہیں اگر تیری بارگاہ میں میرے لئے رضا ہے محبت ہے تو مجھے بخش دے اور جو میرے بھائیوں اور میرے شیعہ میں سے میرے پیروی کرے اُسے بخش دے اور جو میری پشت میں ہے اِسے میرے لئے پاک کردے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی صلب میں ایک مبارک پاکیزہ نطفہ ترکیب فرمایا اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس نطفے کو پاک فرمایا ہے اور اپنی بارگاہ میں اس کا نام جعفر رکھا اور اسے ھادی، مہدی، راضی، مرضی بنایا ہے وہ اپنے ربّ سے دعا کریں گے اور اپنی دعا میں یوں کہیں گے اے دین کا حساب لینے والے دین کے معاملے میں نرمی نہ کرنے والے، اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے شیعہ کو آگ سے حفاظت فرما اور ان کیلئے اپنی بارگاہ سے رضا عطا فرما اور ان کی بخشش فرما اور ان کا معاملہ آسان فرما اور ان کا قرض ادا فرما اور ان کی شرمگاہوں کی پردہ پوشی فرما اور وہ کبائر مجھے عطا فرما دے جو تیرے اور میرے درمیان ہیں اے وہ ذات جسے ظلم کا کوئی خوف نہیں اور جسے نہ اُونگھ آتی ہے نہ نیند میرے لئے ہر غم سے نجات اور جائے فروغ عطا فرما جو شخص ان الفاظ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا حشر سفید چہرے کے ساتھ جعفر بن محمد کے ساتھ کرے گا اے ابی بے شک اللہ تعالیٰ نے اس نطفہ کو ایک پاکیزہ مبارک نطفے کی ترکیب عطا فرمائی اس پر رحمت نازل فرمائی اس کا نام اپنے ہاں موسیٰ رکھا ابی بن کعب نے عرض کی یا رسول اللہ تو گویا وہ باہمی ایک دوسرے کی صفت بیان کریں گے

اور ایک دوسرے کی نسل سے ہونگے اور ایک دوسرے کے وارث ہونگے اور بعض ان میں سے بعض کی تعریف کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے لئے ان کی صفات جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کی ہیں تو انہوں نے عرض کیا کیا موسیٰ کی کوئی ایسی دعا ہے جو وہ اپنے آباء کی دعا سے الگ مانگتے ہیں فرمایا ہاں وہ دعا یوں کہتے ہیں اے مخلوق کو پیدا کرنے والے اور زندوں کو موت دینے والے ہمیشہ ثابت رہنے والے نباتات کو نکالنے والے میرے ساتھ وہ معاملہ فرما جو تجھے لائق ہے تو جو شخص ان لفظوں کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی ضروریات پوری فرمائے گا اور قیامت والے دن اس کا حشر موسیٰ بن جعفر کے ساتھ فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک پاکیزہ، مبارک، ذکی اور مرضیہ نطفہ ترکیب فرمایا اور اس کا نام اپنی بارگاہ میں ''علی'' رکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ کیلئے اس کی مخلوق میں اپنے علم وحلم میں رضی ہیں اور انہیں ان کے شیعہ کیلئے حجت بنایا ہے وہ قیامت والے دن ان کے ذریعے حجت قائم کریں گے اور وہ یوں دعا کریں گے اے اللہ درود بھیج محمد وآل محمد پر اور مجھے ہدایت عطا فرما اور اس پر ثابت قدمی عطا فرما اور اس ہدایت پر میرا امن والا حشر فرما کہ امن والا ہو جس پر کوئی خوف نہیں کوئی غم نہیں کوئی گھبراہٹ نہیں۔ بے شک یہ اہل تقویٰ اور اہل مغفرت ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک مبارک، طیب، ذکی، مرضی نطفہ ترکیب دیا ہے اور اس کا نام محمد بن علی رکھا ہے اور وہ اپنے شیعہ کا شفیع ہے اور اپنے نانا کے علم کا وارث ہے اس میں نبوت کی علامت موجود ہے اور وہ ظاہر حجت ہے جب وہ پیدا ہوگا یوں کہے گا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اپنی دعا میں یوں کہے گا اے وہ ذات جس کی کوئی شبیہ نہیں نہ ہی کوئی مثال ہے تُو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیرے سوا کوئی خالق نہیں مخلوقات فنا ہو جائیں گے اور تو باقی رہے گا اور جو شخص تیری نافرمانی کرے گا تُو اس کیلئے حلیم ہے اور مغفرت میں تیری رضا ہے جو شخص یہ دعا کرے گا محمد بن علی قیامت والے دن اس کے شفیع ہونگے اور اللہ تبارک وتعالیٰ

نے ان کے صلب میں ایک ایسا نطفہ ترکیب فرمایا جو نہ باغی ہے نہ سرکش، نیک، مبارک، طیب، طاہر ہے اس کا نام اپنے ہاں علی بن محمد رکھا ہے پس اِسے سکون و وقار کا لباس پہنایا ہے اس میں علوم ودّیعت کیے ہیں اور ہر چھپا ہوا راز ودّیعت کیا ہے جو شخص ان سے دل میں کوئی بغض رکھ کے ملے گا وہ اسے بتا دیں گے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے دشمن سے محفوظ فرما دیا ہے اور وہ اپنی دعا میں یوں کہیں گے اے نور اے برھان اے منیر اے حسین اے میں رب برائیوں کی برائی سے اور زمانے کی آفات سے میرے لئے کافی ہو جا جس دن صور پھونکا جائے گا اس دن تجھ سے نجات کا سوال کرتا ہوں پس جو شخص یہ دعا مانگے گا علی بن محمد اس کے شفیع اور جنت کیلئے اس کے قائد ہوں گے اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں ایک نطفہ ترکیب فرمایا اور اسکا نام اپنے پاس ''حسن'' رکھا اور اسے اپنے ملکوں میں نور بنایا اور اپنی زمین میں خلیفہ بنایا اور انہیں اپنے نانا کی اُمت کیلئے عزت بنایا اور اپنے شیعہ کیلئے ھادی بنایا اور اپنے رب کے ہاں ان کیلئے شفیع بنایا اور اپنے مخالف پر انہیں انتقام بنایا اور اپنے ولی کیلئے حجت بنایا اور جس نے انہیں امام بنایا یا برھان بنایا وہ دعا میں یوں کہیں گے اے عزت والے غلبہ عزت میں ہے اور اے غالب مجھے اپنی عزت کے سبب غلبہ عطا فرما اور اپنی مدد سے میری مدد فرما اور مجھ سے شیطان کے وسوسے دور فرما اور اپنے دفاع سے میرا دفاع فرما اور اپنے منع کرنے کے ذریعے سے مجھ سے منع فرما اور مجھے اپنی مخلوق کے بہترین لوگوں میں سے فرما۔ **یا واحد، یا احد، یا فرد، یا صمد،** پس جو شخص یہ دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کا حشر ان کے ساتھ فرمائے گا اور اسے آگ سے نجات دے گا اگر اُس پر آگ واجب ہوئی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے حسن کے صلب میں ایک مبارک ذکی، طیب، طاہر، مطہر نطفہ ترکیب فرمایا ہے جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ولایت میں اپنا وعدہ لیا ہے ان میں سے ہر مومن ان سے راضی ہے اور اس وعدے کا ہر انکاری انکار کرتا ہے وہ امام تقویٰ والے دل کی صفائی والے خوشی والے، رضا والے، ہدایت والے، ہدایت

یافتہ ہیں عدل سے فیصلہ کریں گے اور اس کا حکم دیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرمان میں ان کی تصدیق فرمائے گا وہ سرزمین مکہ سے ظہور پذیر ہوں گے یہاں تک کہ تمام دلائل اور علامات ظاہر ہو جائیں گی اور اس کے پاس دو قسم کے خزانے ہوں گے نہ سونے کے نہ چاندی کے بلکہ نشان زدہ گھوڑوں اور مردوں کے ہونگے اللہ تعالیٰ دُور کے شہروں سے اہل بدر کی گنتی کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو جمع کرے گا اس کے پاس ایک صحیفہ ہو گا جس میں ان اصحاب کے نام اور انکا نسب اور ان کے شہروں اور ان کے کاروباروں اور ان کے مزاجوں اور کنیتوں کے نام لکھے ہوئے ہوں گے وہ ان آئمہ کی اطاعت پر اصرار کرنے والے ہونگے۔

چھتیسواں باب:

شہادتِ حسین علیہ السلام پر آسمان کا سُرخ ہونا

۴۴۵۔اعمش کہتے ہیں لما قتل الحسین بن علی احمرت آفاق السماء اربعة اشهر و صار راالورس رماداً. جب حسین بن علی کی شہادت ہوگئی تو چار ماہ تک آسمان کے کنارے سُرخ رہے اور سبزہ راکھ میں تبدیل ہو گیا۔

بعثتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو سال پہلے روم کے گرجا میں تحریر

۴۴۶۔ابو سعید تغلبی نے اپنے والد یمان سے جو بنو سلیم کے امام مسجد تھے اور انہوں نے بنی سلیم کے بزرگوں سے روایت کی جنہوں نے روم کی سرزمین پر جنگ لڑی انہوں نے وہاں ایک گرجا دیکھا جس میں یہ عبادت تحریر تھی

اترجو امة قتلت حسینا شفاعة جده یوم الحساب

کیا وہ اُمت جنہوں نے حسین کو قتل کیا قیامت کے دن اُن کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں۔ اُن بزرگوں نے کہا کہ ہم نے اہل روم کے لوگوں سے پوچھا اس کلیسا میں تم نے یہ تحریر کتنا عرصہ اور کب سے دیکھی انہوں نے کہا آپکے نبی جو کہ حسین کے نانا ہیں کی بعثت سے تین سو سال پہلے۔

پتھروں کے نیچے تازہ خون

۴۴۷۔ زہری سے روایت ہے جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو بیت المقدس میں کوئی ایسا پتھر نہیں کہ جس کو اٹھایا گیا ہو اور اس کے نیچے تازہ خون نہ پایا گیا ہو۔

سینتیسواں باب:

کوّا سیّدہ فاطمہ صغریٰ کے گھر کی دیوار پر

۴۴۸۔ مفضل بن عمر الجعفی نے کہا میں نے جعفر بن محمد سے سُنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن علی نے بیان کیا انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد علی بن الحسین نے بیان کیا کہ جب حسین بن علی کی شہادت ہوئی تو ایک کوّا آیا اُس نے اپنے آپ کو خون میں گرایا اُس کے بعد وہ اُڑا اور حضرت فاطمہ بنت الحسین جن کو صغریٰ کہا جاتا ہے کے گھر مدینہ میں دیوار پر جا بیٹھا حضرت فاطمہ صغریٰ نے سر اٹھا کر جب اسے دیکھا تو چیخیں مار کر رونے لگیں اور فرمایا

نعب الغراب فقلت من تنعاه ویلک یا غراب

قال الامام فقلت من قال الموفق للصواب

قلت الحسین فقال لی حقا لقد سکن الکراب

ان الحسین بکربلا بین الاسنة والضراب
فابک الحسین بعبرہ ترضی الالہ مع الثواب
ثمّ استقل بہ الجناح فلم یطق ردّ الجواب
فبکیت مما حل بی بعد الوصی المستجاب

کوے نے کسی کی موت کی خبر دی تو میں نے کہا اے غراب تیری تباہی ہو تو کس کی موت کی خبر دے رہا ہے کوّے نے کہا امام کی میں نے کہا کون؟ کوّے نے کہا وہ جس کو درست بات کی توفیق دی گئی تھی میں نے کہا حسین اُس نے کہا آپ حق سمجھے ہیں وہ زمین پر ساکن ہیں حسین کربلا میں نیزوں اور زخموں کے درمیان پڑھے ہوئے ہیں پس تم حسین پر آنسو بہاؤ ایسے آنسو جو اللہ کو ثواب کے ساتھ راضی کر دیں پھر وہ پروں سے اڑا ان بھر گیا اُسے طاقت نہیں تھی کہ حکم نامے کا جواب دے میں روتی ہوں جو میرے ساتھ گزرا اُس وصی کے بعد جس کی دعائیں قبول ہوا کرتی تھیں محمد بن علی بن حسین نے فرمایا پس سیّدہ فاطمہ صغریٰ نے شہادتِ حسین کی خبر اہل مدینہ کو دی وہ کہنے لگے تم بنی عبد المطلب کے گھر کا جادو ہمارے پاس لائی ہو کہ کوئی قتل حسین کی خبر اتنی جلدی دے تو نہیں دے سکتا۔

اونٹ کا گوشت کڑوا ہو گیا

۴۴۹۔ حضرت سفیان بن عینیہ کہتے ہیں مجھ سے میرے جد نے بیان کیا جب حسین بن علی قتل ہو چکے تو اونٹوں میں ایک اونٹ یزید بن معاویہ علیهما مایستحقهما کی طرف بھیجا گیا اُس پر گھاس لادا ہوا تھا پس جب اُسے نحر کیا گیا تو ہم نے دیکھا اُس کا گوشت اندرائن (علک) کی طرح کڑوا ہو گیا اور اُس پر جو گھاس تھا وہ خاک ہو گیا ہم نے جو بھی پتھر اٹھایا اُس کے نیچے خون پایا۔

گھر کی دیواروں پر خون

۴۵۰۔اُمِ سالم جعفر بن سلیمان کی خالہ فرماتی ہیں جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوگئی تو ہمارے گھروں اور دیواروں پر خون کی بارش ہوئی اور میرے پاس خبر پہنچی کہ یہ بارش بصرہ، کوفہ، شام اور خراسان میں بھی ہوئی حتیٰ کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ عنقریب عذاب نازل ہونے والا ہے۔

دیوار سے ہاتھ نکلنا اور لوہے کے قلم سے خون کی تحریر

۴۵۱۔منصور بن عمار نے بیان کیا کہ جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوگئی تو آپ کا سرِ اقدس کاٹ کر یزید بن معاویہ کی طرف روانہ کر دیا گیا جب رستے میں ایک مقام پر یزیدی اپنی سواریوں سے اُتر کر پانی پینے لگے تو دیوار سے ایک ہاتھ نکلا تو اُس نے لوہے کے قلم سے خون کے ساتھ یہ لکھا

اترجو امة قتلت حسینا شفاعة جدّه یوم الحساب

کیا یہ اُمت حسین کو قتل کر کے یہ امید رکھتی ہے کہ قیامت کے دن اُن کے جد کی شفاعت نصیب ہوگی انہوں نے سر اقدس کو چھوڑ دیا۔

قتل حسین علیہ السلام میں شریک دو آدمیوں کا انجام

۴۵۲۔منصور بن عمار نے کہا مجھ سے محمد الھلالی نے بیان کیا کہ ہم میں دو آدمی قتل حسین میں شریک ہوئے تو اُن دونوں میں سے ایک کا ذکر اتنا لمبا ہو گیا کہ جب وہ گھوڑے پر سوار ہوتا تو گھوڑے کی گردن میں اس طرح لپٹا لیتا جس طرح رسی لپیٹی جاتی ہے اور دوسرا شخص پیاس میں مبتلا ہو گیا وہ پانی پیتا رہتا مگر اُس کی پیاس نہیں بجھتی تھی۔

آگ نے پکڑ لیا

۴۵۳۔ قطبۃ بن العلاء سے روایت ہے کہ ہم قبرِ امام حسین علیہ السلام کے قریب ایک قریہ میں جمع تھے پس ہم نے کہا قتل حسین میں جتنے لوگوں نے مدد کی اُن میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کو کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں اُن مدد کرنے والوں میں سے ہوں جس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچی قطبہ بن علاء کہتے ہیں کہ جب وہ شخص اپنی جگہ سے اُٹھا چراغ کو درست کرنے لگا تو آگ نے اسے پکڑ لیا پھر وہ فرات کی طرف دوڑا اور فرات میں چھلانگ لگائی جب وہ ڈوب رہا تھا تو اُس کے سر سے آگ کے شعلے دیکھے گئے اور جب فرات سے اُسے نکالا گیا تو وہ مر چکا تھا۔

قتل حسین علیہ السلام سے پہلے آسمان پر سُرخی نمودار نہیں ہوئی

۴۵۴۔ اللہ تعالیٰ کی اس قول فَمَابَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ (الدخان) اور نہ رویا اُن پر آسمان اور زمین۔ اس سے مراد مرد مومن ہے جب وہ فوت ہوتے ہیں تو زمین و آسمان اُس پر چالیس دن روتا رہتا ہے۔ عطا نے کہا آسمان کے رونے کا معنی اس کے کناروں پر سرخی ہے۔ سدّی نے کہا جب حسین بن علی کی شہادت ہوئی تو اُن پر آسمان رویا اور اُس کی آہ و بقا سے مراد اُس کی سُرخی ہے۔ اور ابن سیرین سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ قتل حسین سے پہلے آسمان پر سُرخی نمودار نہیں ہوئی۔

اڑتیسواں باب:

سرِ حسین علیہ السلام کی نوکِ نیزہ پر تلاوت

۴۵۵۔ سلمہ بن کھیل نے کہا کہ میں نے سرِ حسین علیہ السلام کو نوک نیزہ پر یہ کہتے

ہوئے سُنا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرہ) اللہ تعالیٰ عنقریب ان سے آپ کی کفایت کرے اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

کھیعص حروف مقطعات کا اشارہ

۴۵۶۔ سعد بن عبداللہ القمی نے کہا میں نے امام صاحب زمان سے عرض کیا اے رسول اللہ کے بیٹے آپ مجھے کھیعص (مریم) کا ترجمہ بتلایئے امام صاحب زمان نے فرمایا یہ حروف غیب کی خبر سے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو اطلاع فرمائی پھر آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قصہ بیان فرمایا اور وہ یہ کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے ربّ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ انہیں پانچ اسماء سکھائے پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف جبرئیل کو بھیجا انہوں نے پانچ اسماء کی تعلیم دی جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور امام حسن کا ذکر کرتے تو ان کا غم خوشی میں تبدیل ہو جاتا اور اُن کا دکھ و تکلیف ختم ہو جاتی تھی اور جب امام حسین کا نام لیتے تو آنسوؤں کی وجہ سے گلے میں پھندا لگ جاتا اور تھکاوٹ واقع ہو جاتی۔

ایک دن حضرت زکریا نے عرض کیا اے میرے اللہ یہ کیا ہے جب میں چار کا ذکر کرتا ہوں تو ان چار کا نام لینے سے میرا غم مسرت میں بدل جاتا ہے اور جب میں حسین کا ذکر کرتا ہوں تو آنکھیں برس پڑتی ہیں اور میری سانس پھول جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو امام حسین کی داستان کی خبر دی اور ارشاد فرمایا کھیعص (مریم) کاف سے مراد کربلا ہے ھا سے مراد ھلاک عترت ہے یا سے مراد یزید ہے جس نے امام حسین علیہ السلام پر ظلم کیا عین سے مراد عطش یعنی پیاس ہے اور ص سے مراد صبر ہے۔

تمہاری قتل گاہیں الگ الگ ہونگی

۴۵۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے ان کیلئے حریرہ (کھانے کی ایک قسم) بنایا ام ایمنؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ اور مکھن کا ایک پیالہ اور کھجوروں کی ایک پلیٹ پیش کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا ہم نے بھی ان کے ساتھ کھایا پھر میں نے رسول اللہ کو وضو کروایا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اور پیشانی پر مسح کیا اور قبلہ رخ ہوئے پھر جو چاہا دعا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کی طرح مسلسل آنسوؤں کے ساتھ زمین پر گر پڑے مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ سے سوال کرنے سے ڈر گئے لیکن حسین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر چڑھ گئے اور ان پر جھک گئے اور عرض کیا ابا جان میں نے آپ کو جو آج کرتے دیکھا ہے اس سے پہلے کبھی کرتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے آج میں جتنا تمہارے ساتھ خوش ہوا ہوں اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا بے شک میرے دوست جبرئیل آئے تھے اور مجھے خبر دی ہے کہ بے شک تم قتل کئے جاؤ گے لیکن تمہاری قتل گاہ الگ الگ ہوگی اس بات نے مجھے پریشان کر دیا ہے پس میں نے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی دعا کی ہے تو امام حسین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری قبروں کے دور دور ہونے اور الگ الگ ہونے کی صورت میں کون ہماری زیارت کرے گا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تمہاری زیارت کو میری اُمت سے وہ لوگ آئیں گے جو اس زیارت سے میری صلہ رحمی اور نیکی کا بدلہ چاہتے ہونگے پس جب قیامت ہوگی میں انہیں ایک جگہ دیکھوں گا میں انہیں بازوؤں سے پکڑ لوں گا اور قیامت کے غموں اور سختیوں سے نجات دلاؤں گا۔

قبرِ حسین علیہ السلام کی زیارت

۴۵۸۔ حضرت جعفر بن محمد سے قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَارِفًا بِحَقِّهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ. جو حسین کے حق کو پہچانتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو علیین میں لکھے گا اُس کے بعد فرمایا اِنَّ حَوْلَ قَبْرِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ شُعْثًا غُبْرًا يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةِ. کہ حسین کی قبر کے اردگرد ستر ہزار فرشتے جن کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود حالت میں قیامت تک اُن پر آنسو بہاتے رہیں گے۔

قبرِ حسین علیہ السلام پر حاضری کا طریقہ

۴۵۹۔ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب تم ابی عبداللہ یعنی حسین بن علی کی قبر پر آؤ تو فرات میں دالیہ کے مقام پر غسل کرو اس کے بعد پرسکون اور وقار کے ساتھ باب حیر پر پہنچ کر کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۔ اے اللہ کی وحی پر امانت دار اور اس کے عزائم کے امین، گزشتہ پر صبر اور آنے والے کو قائم کرنے والے اور حق کی طرف بلانے والے ان سب پر آسانی سے عامل تم پر سلام ہو اے اللہ درود بھیج اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بہتر ہیں اور تیری وحی پر تیرے امین ہیں جو درود تو نے بھیجا انبیاء اور رسولوں میں کسی ایک پر اور درود بھیج امیر المومنین حضرت علی پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں جنہوں نے اُن کو تیرے علم کیلئے منتخب کیا اور تیری مخلوق سے جس کو چاہا اُس کو ہادی بنایا اور تمام پر محافظ ونگران بنایا اُن پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو اے اللہ درود بھیج حسن بن علی پر جو تیرے رسول کا بیٹا ہے جسے

تیرے علم کیلئے منتخب کیا گیا اور تیری مخلوق سے جسے چاہا ھادی بنایا اور وہ دلیل ہے اس بات پر کہ تیری رسالت کو انہوں نے پہنچایا اور تیرے دین کو قائم کیا۔

پھر تم حسین بن علی علیہما السلام کی اولاد میں سے ہر امام کیلئے سلام پڑھو یہاں تک کہ آخری امام پر ختم کردو صلوات اللہ علیہم پھر تم قبر کے قریب آتے ہوئے یوں کہو اے ابو عبداللہ تم پر سلام ہو اے ابو عبداللہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے تجھے قتل کیا اور تیری حرمت کی توہین کی میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ لوگ جنہوں نے تمہاری مخالفت کی اور تجھ سے جنگ کی اور تجھے شہید کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر سب ملعون ہیں اور تم پر اور تمہارے والد گرامی اور تمہاری والدہ محترمہ پر سلام ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حکم کو پہنچا دیا اور آپ اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور آپ نے اُس کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ کے پاس یقین آ گیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب تقویٰ کا کلمہ ہیں اور ہدایت کے دروازے اور مضبوط رسی ہیں باقی لوگوں پر آپ حجت ہیں اور جو تحت الثریٰ میں ہیں ان پر بھی حجت ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک یہ تمہارے گزشتہ زمانے میں سبقت لے جانے والے ہیں اور یہ تمہارے لئے جو باقی ہے اس میں قائم ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تمہاری روحیں اور تمہاری طینت پاکیزہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض نے بعض سے پاکیزگی حاصل کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپ کو چُنا ہے میں اپنے رب تعالیٰ کو اور آپ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں تمھارے ساتھ متعلق ہوں اور اپنے دل سے آپ کا تابع ہوں اور اپنے دینی احکامات میں اپنے واپس جانے اور اپنی قبر کے معاملہ میں آپکا تابع ہوں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے مکمل فرمائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم دیا گیا آپ سب نے اسے پہنچا دیا اور اس کے سوا آپ کسی سے نہیں ڈرے اور آپ سب نے اس کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ سب کو یقین حاصل

ہو گیا اے اللہ ان لوگوں پر لعنت فرما جن لوگوں نے تیرے دین کو بدلا اور تیرے رسول پر تہمت لگائی اور تیرے دین سے روکا اور تیرے حکم سے منہ پھیرا اے اللہ اس وقت کے سرکش لوگوں پر لعنت فرما اور اس اُمت کے فرعونوں اور جالوتوں پر لعنت فرما اور امیر المومنین کے قاتلوں پر لعنت فرما اور امام حسین کے قاتلوں پر لعنت فرما اور انہیں ایسا عذاب دے کہ عالمین میں سے کسی ایک کو تو نے نہ دیا ہو اے ابوعبداللہ آپ پر سلام ہو اے رسول اللہ کے بیٹے آپ پر سلام ہو اے حجۃ اللہ آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ناصح (دین) پہنچا دیا اور صدیق بن کر قتل ہوئے اور یقین پر گئے اور آپ نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح نہیں دی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہیں ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور آپ نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور تلاوت قرآن کا حق ادا کیا اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں پر سلام ہو اللہ کے مرسل انبیاء پر سلام ہو جو اس مخلوق میں قائم کرنے والے ہیں پھر تم قبر پر سر کی طرف جھک جانا اور یوں کہنا اے ابوعبداللہ آپ پر سلام ہو اے ابن رسول آپ پر سلام ہو اور اہل زمین اور تحت الثریٰ والوں کیلئے اللہ کی محبت تم پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ اللہ کے عبد اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہو اور بے شک آپ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں صدیق بن کر دین کو پہنچا دیا آپ نے وعدہ پورا کیا اور آپ کو اس کا پورا اجر دیا جائے گا اور آپ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اپنے ربّ تعالیٰ کی طرف سے یقین حاصل کر کے شہید اور شاہد اور مشہود بن کر دنیا سے رخصت ہوئے پس آپ نے نماز قائم کی اور آپ نے زکوۃ ادا کی اور آپ نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور آپ نے اپنے ربّ کی عبادت کی یہاں تک کہ آپ کو یقین حاصل ہو گیا اے ابوعبداللہ اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجے میں آپ کی اطاعت میں آپ کا غلام ہوں میں آپ کے آگے رہنے والا غلام ہوں میں آپ کا حق پہچانتے ہوئے اپنی ذات اہل خانہ، مال اور اولاد کو آپ کے پاس لایا ہوں آپ کی اطاعت کو تھامے ہوئے اور اس

ہدایت کا اقرار کرتے ہوئے لایا ہوں جس پر آپ ہیں آپ کے فضل کا سبب بننے کی غرض سے اپنا سب کچھ لایا ہوں اللہ کی لعنت ہو اس قوم پر جس نے آپ کو قتل کیا اور آپ پر غلبہ کیا اور آپ کی مخالفت کی اور آپ کے حق کا انکار کیا اے اللہ ان پر ایسی لعنت فرما جسطرح کہ ہر مقرب فرشتہ اور نبی مرسل کرتا ہے پھر تم اپنا سر اٹھا لینا اور قبر سے اپنی ٹیک لگانا اور اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کر کے یوں کہنا اے اللہ میں ہمارے نبی احمد مختار رحمت والے نبی کی اہل بیت کی محبت کے وسیلے سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں اور محمد و آل محمد کو عمدگی، کرامت تازگی، شرف، فضل، فضیلت، وسیلہ اور اپنے پاس سے ایسی افضل شفاعت کئی گنا کر کے عطا فرما کہ تُو نے پوری مخلوق میں کسی کو عطا نہ کی ہو کثرت والی جو کہ تیرے علاوہ اسے کوئی شمار نہ کر سکے اور ان کے آزاد کرنے میں جلدی فرما اور جن و انس میں ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کا درود ہو اور اُس کی رحمت و برکت ہو حضرت محمد اور ان کی آل پر اے اللہ محمد و آل محمد پر درود نازل فرما اور اپنے ولی اور تیرے رسول کے بیٹے کی قبر کی اس زیارت کو میرے لئے آخری زیارت نہ بنا صلی اللہ علیہ وآلہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آئمہ علیہم السلام کی قبور پر حاضری کا طریقہ

۴۶۰۔ امام حاکم نے موسیٰ بن عبداللہ النخعی کی روایت بیان فرمائی کہ انہوں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے عرض کیا اے فرزندِ رسول آپ مجھے ایسی بلیغ اور کامل بات تعلیم کیجیے کہ جب میں آپ میں سے کسی کی زیارت کروں تو وہ پڑھوں امام نقی علیہ السلام نے فرمایا تم غسل کرنے کے بعد جب دروازے پر پہنچو تو ٹھہر جاؤ اور شہادتین پڑھو اور جب تم اندر داخل ہو کر قبر دیکھو تو ٹھہر جاؤ اور تیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہو پھر تم تھوڑا سا چلو سکون اور وقار کے ساتھ اور اپنے قدموں کو قریب قریب رکھنا پھر ٹھہر جاؤ اور تیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہو پھر جب قبر کے قریب ہو جاؤ تو چالیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہو کہ سو مرتبہ ہو جائے پھر

کہواے اہل بیتِ نبوت اور فرشتوں کی آمد ورفت کے محل اور وحی کے اُترنے کی جگہ والواور رحمت کے خزانہ والو،علم کے خزانہ دارو،حلم کی انتہا والو،کرم کی اصل والو،اُمت کی قیادت کرنے والو،نعمت کے والواور نیکی کی اصلیت والواور اخیار کے سہار واور بندوں کے کاموں کا انتظام کرنے والواور شہروں کے ستونو ایمان کے درواز واور رحمٰن کے احسانو،انبیاء کی لڑی والواور مرسلین کے منتخب شُدہ لوگواور ربّ العالمین کے بہترین محبوب کی عترت تم پر سلام ہو اللہ کی رحمت و برکت ہواے ہدایت کے آئمہ،اندھیرے کے چراغو،تقویٰ کی علامتو اور اہل عقل کی علامتو اور حجت والوں کی علامتو،مخلوق کی پناگاہو،انبیا کے وارثو،اعلیٰ مثالواور حسین دعوت دینے والااور دنیاوآخرت میں اللہ کی حجتو تم پر سلام ہواور اللہ کی رحمت و برکت ہو،اللہ تعالیٰ کی معرفت کے محلوں پر اللہ کی برکت کے مساکن پراور اللہ کی حکمت کے خزانوں پر اور اللہ تعالیٰ کے راز کی حفاظت کرنے والوں پر اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت کرنے والوں پراور اللہ تعالیٰ کے نبی کے اوصیاء پراور رسول اللہ کی اولاد پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو،اللہ تعالیٰ کی طرف بُلانے والوں پراور اللہ تعالیٰ کی رضا پر ثابت دلیلوں پر اللہ کی توحید میں مخلص لوگوں پر اور اللہ تعالیٰ کے حُکم اور نہی کو ظاہر کرنے والوں پر اور ان مکرم بندوں پر جو بات کرنے میں اللہ سے سبقت نہیں لے جاتے اور اُس کے حُکم پر عمل کرتے ہیں سلام ہو اللہ کی رحمت و برکت ہو دعوتِ حق دینے والے آئمہ پراور ہدایت یافتہ قائدین پراور ولایت والے سادات پراور دفاع کرنے والوں،حمایت کرنے والوں پر اہل ذکراور اولی الامر پراور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔

میں گواھی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں جیسا کہ اس نے اپنی ذات کیلئے گواہی دی اور اس کی مخلوق میں سے اہل علم اور فرشتوں نے اس کیلئے گواہی دی اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غالب حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب ہدایت

دینے والے آئمہ ہو، راہنمائی کرنے والے ہو، عزت والے، قرب والے، تقویٰ والے سچے، پسندیدہ اللہ کی اطاعت کرنے والے ہو اللہ کے حکم کو قائم کرنے والے ہو اس کے ارادے پر عمل کرنے والے ہو اس کی کرامت کے ساتھ کامیاب ہو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے لئے علم کیلئے چنا اور اپنے غیب کیلئے پسند فرمایا اور اپنے راز کیلئے منتخب کیا اور اپنی قدرت کیلئے چنا اور اپنی ہدایت کے سبب تمہیں عزت دی اور تمہیں اپنی برھان کے ساتھ خاص فرمایا اور اپنے نور کیلئے تمہیں چنا اور روح الامین کے ذریعے تمہاری مدد کی اور اپنی زمین میں بطور خلیفہ تم سے راضی ہوا اور اپنی مخلوق پر بطور حجت تم سے راضی ہوا اور اپنے دین کیلئے بطور مددگار اور اپنے راز کیلئے بطور محافظ اور اپنے علم کیلئے بطور خزانہ اور اپنی حکمت کیلئے بطور امانت اور اپنی وحی کیلئے بطور ترجمہ اور اپنی توحید کیلئے بطور رُکن اور اپنی مخلوق کیلئے بطور گواہ اور اپنے بندوں کے لئے بطور علم اور اپنے ملکوں کیلئے بطور مینار اور اپنے راستے پر بطور دلیل تم سے راضی ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلتوں سے محفوظ فرمایا اور فتنوں سے امان دی اور تمہیں گندگی سے پاک رکھا اور رجس سے دور رکھا اور تمہیں خوب پاک فرمایا پس تم نے اس کے جلال کی عظمت اور شان کبریائی بیان کی اور اس کے کرم کی بزرگی کا اظہار کیا اور ہمیشہ اُس کا ذکر کیا اور اس کے وعدے کو اور اسکی اطاعت کے عقد کو پکا کیا اور تمہاری ظاہر و باطن میں اصلاح فرمائی اور اُس کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے بلایا اور تم نے اس کی رضا میں اپنی محنت صرف فرمائی اور اس کے پہلو میں پہنچنے والی مصیبتوں پر صبر کیا اور تم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا فرمائی، نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور تم نے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جہاد کا حق ادا کیا یہاں تک کہ تم نے اس کی دعوت کا اعلان فرمایا اور تم نے اُس کے فرائض بیان کر دیے اور حدود قائم فرمائیں اور تم نے اس کی شریعت کے احکام نشر کیے اور اُس کا طریقہ رائج کیا اور تم نے اس بارے میں رضا حاصل کر لی اور تم نے قضا کے سپرد کر

دیا اوراس کے گزشتہ انبیاء کی تصدیق کی پس تم سے منہ پھیرنے والا دین سے نکل جانے والا ہے اور تم سے چمٹنے والا دین سے ملا ہوا ہے اور تمہارے حق میں کمی کرنے والا نیست و نابود ہونے والا ہے اور حق تمہارے ساتھ ہے اور حق تمہارے اندر ہے اور نبوت کی میراث تمہارے پاس ہے اور مخلوق کا لوٹنا تمہاری طرف ہے اور ان کا حساب تمہارے ذمہ ہے اور فصل الخطاب تمہارے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں تمہارے سامنے ہیں اور اس کے ارادے تمہارے اندر ہیں اور اس کا نور اور اسکی برھان تمہارے پاس ہے اور اس کا حکم تمہاری طرف سے جو شخص تمہارا دوست بنا وہ اللہ کا ولی ہے اور جس نے تم سے دشمنی کی اُس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے تم سے بُغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بُغض رکھا اور جس نے تم کو مضبوطی سے تھام لیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھام لیا تم سبیل اعظم ہو مضبوط راستہ ہو اور دارِ فنا کے گواہ ہو اور دار البقا کے شفیع ہو اور حاصل شدہ رحمت ہو اور جمع کی ہوئی نشانی ہو اور محفوظ کی ہوئی امانت ہو اور لوگوں کا امتحان لیے جانے والا دروازہ ہو جو تمہارے پاس آیا نجات پا گیا جو تمہارے پاس نہیں آیا ھلاک ہوا تم اللہ تعالیٰ کی طرف ہی بلاتے ہو اور اسی پر ہی دلالت کرتے ہو اور اسی پر ایمان رکھتے ہو اس کے سامنے جھکتے ہو اور اسی کے حکم پر عمل کرتے ہو اور اسی کے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہو اسی کے فرمان کا فیصلہ کرتے ہو اللہ کی قسم وہ نیک بخت ہوا جس نے تمہاری مدد کی اور ھلاک ہوا وہ جس نے تمہاری مخالفت کی اور نقصان اُٹھایا اُس نے جس نے تمہارا انکار کیا اور وہ گمراہ ہوا جو تم سے جُدا ہوا اور کامیاب ہوا وہ جس نے تمہیں تھام لیا اور امن والا ہوا جس نے تم سے پناہ لی اور محفوظ ہو گیا جس نے تمہاری تصدیق کی اور ہدایت پا گیا جس نے تمہیں مضبوطی سے تھام لیا جس نے تمہاری اتباع کرلی اسکا ٹھکانہ جنت ہے اور جس نے تمہاری مخالفت کی اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جس نے تمہارا انکار کیا وہ کافر ہے اور جس نے تم سے جنگ کی وہ مشرک ہے اور جس نے تمہیں رد کیا وہ دوزخ کے

نچلے گڑھے میں ہوگا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ جو گزر گیا وہ تمہارے لئے سابق ہے اور جو باقی ہے وہ تمہارے لئے پڑوسی ہے اور بے شک تمہاری روحیں اور تمہارا نور اور تمہاری طینت ایک ہے اور عمدہ ہے ایک دوسرے سے پاک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نور بنا کر پیدا فرمایا اور اپنے عرش کے گرد تمہارا دائرہ بنایا یہاں تک کہ ہم پر تمہاری وجہ سے احسان جتلایا کہ تمہیں ایسے گھروں میں بنایا کہ جن میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ اس کا ذکر اور نام بلند کیا جائے اور ہمارے درود کو تم پر بنا دیا اور جو تمہاری ولایت کو ہمارے سات خاص کیا ہے وہ ہماری تخلیق کیلئے خوشبو سے ہماری جانوں کی طہارت ہے اور ہمارا تزکیہ ہے اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے فضل کے سبب ہم مسلمان ہیں پس ہمارا تمہاری تصدیق کرنا ہی ہماری مشہوری کا سبب ہے اللہ تعالیٰ تمہیں عزت داروں کے محل سے اشرف جگہ پر پہنچائے اور مقربین کی اعلیٰ منزلوں سے اشرف منزل تک پہنچائے اور مرسلین کے درجات سے بلند درجے تک پہنچائے ایسا مقام و مرتبہ ہو کہ کوئی ملنے والا نہ مل پائے اور کوئی فوقیت والا اس سے اوپر نہ جائے اور کوئی سبقت لے جانے والا سبقت نہ لے جائے کوئی خواہش کرنے والا اس مقام کی خواہش ہی نہ کر پائے یہاں تک کہ کوئی مقرب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل نہ صدیق نہ شہید نہ عالم نہ جاہل، نہ کمینہ نہ فاضل نہ نیک مومن نہ فاجر گناہ گار نہ سرکش شیطان نہ کوئی مخلوق جو اس کے درمیان گواہ ہو ایسی باقی نہ رہے کہ اسے تمہارے معاملے کی جلالت تمہارے حال کی عظمت تمہاری شان کی کبریائی تمہارے نور کا مکمل ہونا تمہارے مقاعد کا صدق تمہارے مقام کا ثبوت تمہارے محل کی عزت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری منزل اور اس کی بارگاہ میں تمہاری عزت اور اس کیلئے تمہاری خصوصیت اور اسکی قربت میں تمہاری منزلت معلوم نہ ہو تم پر میری ماں، باپ، اہلخانہ، میرا مال میرا خاندان قربان ہوں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اور تمہیں گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں

آپ پر ایمان رکھتا ہوں اور جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور تمہارے دشمنوں اور جس کا تم نے انکار کیا انکار کرنے والا ہوں جس نے تمہاری شان کی مخالفت کی اس کی گمراہی کی بصارت چاہنے والا ہوں آپ کیلئے اور آپ کے اولیاء کیلئے مدد گار ہوں تمہارے دشمنوں اور ان کے ٹھکانوں سے نفرت کرنے والا ہوں جس سے تمہاری صلح ہے اس سے صلح کرنے والا ہوں اور جس کی تم نے تحقیق کی اس حق کو ماننے والا ہوں اور جو تم نے باطل کر دیا اسے باطل کرنے والا ہوں تمہارا فرماں بردار ہوں تمہارے حق کو پہچاننے والا ہوں تمہاری فضلیت کا اقرار کرنے والا ہوں اور تمہارے علم کو اٹھانے والا ہوں تمہاری چادر میں چھپنے والا ہوں تمہارا معترف ہوں تمہارے لوٹنے کو ماننے والا ہوں تمہارے رجوع کی تصدیق کرنے والا ہوں تمہارے حکم کا منتظر ہوں تمہاری دولت کا انتظار کرنے والا ہوں تمہارے فرمان کو لینے والا ہوں تمہارے حکم پر عمل کرنے والا ہوں تمہاری پناہ لینے والا ہوں تمہاری زیارت کرنے والا ہوں اور تمہاری قبروں سے مدد کا طالب ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارا وسیلہ پیش کرنے والا ہوں تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا ہوں اپنی طلب اور حاجت کے سامنے تمہیں آگے کرنے والا ہوں اپنے احوال اور امور کے سامنے تمہیں آگے کرنے والا ہوں میں تمہارے ظاہر و باطن اور حاضر اور غائب اور اوّل اور آخر کو ماننے والا ہوں اور اس میں سب کچھ تمہارے سپرد کرنے والا ہوں اس میں سر جھکائے تمہارے ساتھ ہوں میرا دل تمہارا مومن ہے میری رائے تمہارے تابع ہے میری مدد تمہارے لئے تیار ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب اپنے دین کو زندہ کرے گا اور تمہیں اپنے وقت میں لوٹائے گا اور تمہیں اپنے عدل کے لئے ظاہر کرے گا اور اپنی زمین میں تمہیں جگہ دے گا پس میں تمہارے ساتھ ہوں نہ کہ تمہارے دشمن کے ساتھ میں تمہارے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور میں تمہارے آخری فرد کا ایسے ہی دوست ہوں جس طرح تمہارے پہلے فرد کا دوست ہوں میں تمہارے دشمن،

نافرمان اور سرکش سے شیطانوں اور تم پر ظلم کرنے والے ان کے بھائیوں سے تمہارے حق کا انکار کرنے والوں سے تمہاری ولایت سے نکل جانے والوں سے تمہاری وراثت غصب کرنے والوں سے تمہارے بارے میں شک کرنے والوں سے تم سے منحرف ہونے والوں سے تمہارے علاوہ ہر دوستی سے تمہارے علاوہ اطاعت کئے جانے سے اور ان اماموں سے جو آگ کیطرف بلاتے ہیں سے اللہ تعالیٰ کیلئے بری ہوں پس جب تک میں زندہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ تمہاری دوستی محبت اور تمہارے دین پر ثابت قدم رکھے اور مجھے تمہاری اطاعت کی توفیق دے اور مجھے تمہاری شفاعت نصیب فرمائے اور مجھ تمہارے ان موالی میں سے بنائے جو اس کے تابع ہیں جس کی طرف تم بلاتے ہو اور مجھے ان لوگوں میں سے کرے جو تمہارے نقشِ قدم پر چلتے ہیں اور تمہارے راستے پر چلتے ہیں اور تمہاری ہدایت سے ہدایت یافتہ ہیں اور تمہارے گروہ میں ان کا حشر کیا جائے گا اور تمہاری رجعت کے بارے میں تکرار کرتے ہوں گے اور تمہارے ملک میں انہیں اس کی ملکیت دی جائے گی اور انہیں تمہاری عافیت سے مشرف کیا جائے گا اور تمہارے زمانے میں انہیں ٹھہرایا جائے گا اور کل قیامت میں جن کی آنکھوں کو تمہارے دیدار سے ٹھنڈا کیا جائے گا تم پر میرے ماں باپ میری ذات میرے اہلخانہ اور میرا مال قربان ہو جو شخص اللہ تعالیٰ تک رسائی کا ارادہ رکھتا ہو وہ تم سے شروع کرے اور جو اسے ایک مانے وہ تمہارے بارے میں قبول کرے اور جو اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرے وہ تمہاری طرف متوجہ ہوا ے میرے موالی میں تمہاری تعریف شمار نہیں کر سکتا میں تعریف میں تمہاری ذات تک رسائی نہیں کر سکتا اور وصف سے تمہاری قدر تک نہیں پہنچ سکتا تم لوگ اخیار کا نور ہو ابرار کی ہدایت ہو اور جبار کی محبت ہو تمہاری وجہ ہی سے اللہ تعالیٰ آغاز کرتا ہے اور تم سے ہی ختم کرتا ہے اور تمہاری وجہ سے بارش برساتا ہے اور تمہاری وجہ سے ہی آسمان کو زمین پر گرنے سے روکتا ہے مگر جب گرنے کا حکم ہوگا تو گر جائے گا اور تمہاری وجہ سے تکلیف کو دور کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ

کے رسول لے کر آئے اور فرشتے لے کر اترے وہ صرف تمہارے پاس ہی ہے اور تمہارے نانا کے پاس ہی روح الامین بھیجے گئے اور اگر امیر المومنین کی قبر پر کھڑے ہو تو یوں کہنا اور تمہارے بھائی کی طرف روح الامین بھیجے گئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو جہاں میں کسی ایک کو عطا نہیں فرمایا ہر شریف کا شرف تمہارے شرف کے سامنے پست ہے ہر متکبر تمہاری اطاعت کیلئے جھکا ہوا ہے اور ہر جبار تمہارے فضل کیلئے جھکا ہوا ہے اور ہر چیز تمہارے سامنے سرنگوں ہے اور زمین تمہارے نور سے روشن ہے اور کامیاب لوگ تمہاری ولایت کے سبب کامیاب ہیں تمہاری وجہ سے ہی رضوان کا راستہ ملتا ہے اور رحمان کا غضب ہے اُس شخص پر جس نے تمہاری فضیلت کا انکار کیا میرے ماں، باپ، ذات، مال، اہلخانہ تم پر قربان ہوں تمہارا ذکر کرنے والوں میں تمہارے نام ناموں میں تمہارے جسم جسموں میں تمہاری روحیں روحوں میں تمہارے نفس نفسوں میں تمہارے قدم قدموں میں اور تمہاری قبریں قبروں میں ہیں تمہارے نام کتنے میٹھے ہیں تمہارے نفس کتنے عزت والے ہیں تمہاری شان کتنی بلند ہے تمہارے دل کتنے بڑے ہیں تمہارے وعدے کتنے پورے کئے ہوئے ہیں تمہارا کلام نور ہے تمہارا حکم ہدایت ہے تمہاری وصیت تقویٰ ہے تمہارا فضل بھلائی ہے تمہاری عادت احسان ہے تمہاری طبیعت کرم ہے تمہاری شان حق، صدق اور نرمی ہے تمہارا قول حکم اور ختمی ہے تمہاری رائے علم وحلم دانائی ہے اگر خیر کا ذکر کیا جائے تو تم پہلے ہو اور اس کی اصل وفرع ہو اس کا خزانہ اور ٹھکانہ ہو اور اس خیر کی انتہا ہو تم پر میرے ماں باپ، ذات، مال اہلخانہ قربان ہوں میں کیسے تمہاری تعریف کا حسن بیان کروں اور کیسے تمہاری خوبصورتی شمار کروں تمہاری وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ذلت سے نکالا اور ہمیں غموں کی دلدل سے نکالا اور ہمیں ہلاکتوں کے گڑھے اور آگ سے بچایا تم پر میرے ماں باپ ذات قربان ہوں تمہاری ولایت کے سبب ہی سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین کے معالم سکھائے اور ہماری دنیا سے جو فاسد ہو چکا تھا اس کی اصلاح فرمائی اور تمہاری ولایت کے

سبب ہی کلمہ مکمل ہوا نعمت عظیم ہوئی اور جدائی الفت میں تبدیل ہوئی اور تمہاری ولایت کے سبب ہی فرض اطاعت قبول کی گئی اور تمہارے لئے ہی مودّت واجب ہے بلند درجات ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام محمود ہے معلوم مکان ہے جاہ عظیم ہے اور بڑی شان ہے اور مقبول شفاعت ہے۔

اے ربّ جو تو نے نازل فرمایا ہم اس پر ایمان لائے اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی اور ہمیں حاضرین میں لکھ دے اے ہمارے ربّ ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد تیڑھا نہ کرنا اور ہمیں اپنی رحمت کی جناب سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اے اللہ کے ولی بے شک میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ گناہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تمہاری رضا کے بغیر معاف نہیں کرے گا پس تمہیں اُس ذات کا واسطہ جس نے تمہیں اپنے راز کا امین بنایا جس نے تمہیں اپنی مخلوق کے معاملے کی نگرانی سپرد کی اور تمہاری اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ملایا تم بالکل میرے گناہوں کو نہ کھولنا حالانکہ تم میرے شفیع ہو اور میں تمہارا فرمابردار جس نے تمہاری فرمابرداری کی اُس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی اور جس نے تمہاری نہ فرمانی کی اُس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے تمہاری محبت کو اپنا اُس نے یقیناً اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اُس نے یقیناً اللہ سے بغض رکھا اے اللہ بے شک اگر تم کوئی ایسا سفارشی پاؤ جو تمہارے قریب ہو جیسے محمد وآل محمد اور آئمہ ابرار تو ضرور انہیں میرا شفیع بنا دینا پس ان ہستیوں کا واسطہ جن کے حق کی رعایت تو نے اپنے اوپر واجب کر رکھی ہے میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ان ہستیوں کے پہچاننے والوں کے ساتھ داخل کرنا اور انہی ہستیوں کا واسطہ ہے مجھے ان کی شفاعت سے فیض یاب لوگوں میں شامل فرما بے شک تو ارحم الرحمین ہے صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم تسلیما کثیرا۔

پھر امام علی ھادی علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت کے بعد جب تم واپسی کا ارادہ کر

لوتو وداع کے وقت یوں کہو تم پر الوداعی سلام ہو نہ اکتاہٹ والا نہ غفلت والا اللہ کی رحمت و برکت ہو بے شک وہ تعریف والا بزرگی والا ہے اے اہلِ بیتِ نبوت تم پر سلام ہو ایک ایسے دوست کا سلام ہو جو تم سے منہ پھیرنے والا نہیں ہے اور نہ تمہارے ساتھ بدلنے والا ہے نہ ہی تم پر اثر انداز ہونے والا ہے نہ ہی تم سے انحراف کرنے والا ہے اور نہ ہی تمہارے قرب سے دور جانے والا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے تمہاری قبروں کی زیارت اور تمہارے دیدار کو اس کیلئے آخری دفعہ بنایا ہے تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ میرا حشر تمہارے گروہ میں فرمائے اور مجھے تمہارے حوض پر وارد کرے اور مجھے تمہارے گروہ میں سے کرے اور تمہیں مجھ سے راضی کر دے اور مجھے تمہاری سلطنت میں جگہ دے اور مجھے تمہاری رجعت میں زندگی دے اور مجھے تمہارے زمانے میں ملکیت دے اور تمہارے لئے میری کوشش کو قبول فرمائے اور تمہاری شفاعت کے سبب میری بخشش فرمائے اور تمہاری محبت کے سبب میری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور تمہاری دوستی کے سبب میری شکستہ حالی کو بلندی عطا فرما دے اور تمہاری زیارت کے بعد تمہاری اطاعت کے سبب مجھے شرف دے اور تمہاری ہدایت کے سبب مجھے عزت دے اور مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جو کامیاب، آزاد، سالم، معاف کیے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے اس کا فضل اور کفایت کے ساتھ کامیاب بن کر لوٹے اور تمہارے شیعہ محبین اور موالی اور زائرین میں سے کوئی ایک جو فضیلت لے کر لوٹا اس سے افضل مقام عطا فرمائے اللہ تعالیٰ مجھے بار بار یہاں لوٹ کر آنا نصیب فرمائے جب تک مجھے اللہ تعالیٰ زندگی دے سچی نیت، ایمان، تقویٰ، عاجزی اور وسیع حلال پاکیزہ رزق کے ساتھ اے اللہ ان کی اس زیارت کو اور ان کے اس ذکر اور ان پر اس صلوٰۃ کو آخری مرتبہ نہ کرنا اور میرے لئے مغفرت، خیر و برکت، کامیابی و ایمان اور حسنِ قبولیت واجب فرما جیسا کہ تُو نے ان ہستیوں کے واسطہ سے اپنے اولیاء اور مومنین کے لئے ان کی اطاعت کے سبب اور ان کی زیارت کیلئے رغبت رکھنے والوں کیلئے اور تیرے اور ان کے

قریب لوگوں کے لئے واجب فرمایا تم پر میرے ماں، باپ، ذات اہلخانہ اور مال قربان ہو مجھے اپنے ارادے میں شامل کرلو اور مجھے اپنے گروہ میں داخل کرلو اور اپنے ربّ کے ہاں میرا ذکر کرنا۔

اللھم صلی علی محمد و آلِ محمد و السّلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاتہ و صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہٖ وسلم تسلیما کثیرا و حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر ۔

انتالیسواں باب:

امام رضا علیہ السلام کی طوس میں آمد

۴۶۱۔ حسین بن حمید بن ربیع نے کہا میں نے اپنے والد کو کہتے سُنا کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا خراسان میں طوس کے قریہ جس کو ''سناباد'' کہا جاتا ہے میں ۲۰۳ ھجری کو ماہ رمضان میں تشریف لائے۔

قبرِ امام رضا علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

۴۶۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سَتُدْفَنُ بِضْعَةٌ مِنِّیْ بِخُرَاسَانَ لَا یَزُوْرُھَا مُؤْمِنٌ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّةَ وَحَرَّمَ جَسَدَہُ عَلَی النَّارِ. عنقریب میرے جگر کا ٹکڑا خراسان میں دفن ہوگا جو صاحبِ ایمان اُن کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنت واجب کر دے گا اور اُس کے جسم پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

جو قلعہ میں داخل ہو گیا وہ عذاب سے امن پا گیا

۴۶۳۔ حضرت علی بن موسی الرضا نے فرمایا مجھ سے میرے والد موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد جعفر بن محمد الصادق نے بیان فرمایا انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد محمد بن علی الباقر نے بیان کیا انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد علی بن حسین زین العابدین نے بیان فرمایا انہوں نے فرمایا مجھ سے اپنے والد حسین بن علی نے بیان فرمایا انہوں نے کہا مجھ سے اپنے والد علی بن ابیطالب نے بیان فرمایا حضرت علی نے فرمایا مجھ سے سردار الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سردار ملائکہ حضرت جبرئیل نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنّی اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا مَنْ اَقَرَّلِیْ بِالتَّوْحِیْدِ دَخَلَ حِصْنِیْ وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ. بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جس نے میری توحید کا اقرار کر لیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ عذاب سے امن پا گیا۔

چالیسواں باب:

میرے جگر کا ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا

۴۶۴۔ جابر بن یزید جعفی نے کہا میں نے انبیاء کے علم کے وارث حضرت امام باقر کو فرماتے سُنا کہ مجھ سے سیّد العابدین علی بن الحسین نے بیان کیا انہوں نے سیّد الشہداء حسین بن علی سے انہوں نے سیّد الاولیاء علی بن ابیطالب سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سَتُدْفَنُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ مَازَارَھَا مَکْرُوْبٌ اِلَّا نَفَّسَ اللّٰہُ کُرْبَتَہٗ وَلَا مُذْنِبٌ اِلَّا غَفَرَاللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ کہ

عنقریب میرے جگر کا ٹکڑا سرزمین خراسان میں دفن ہوگا جو مصیبت زدہ اور دکھی اُس کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکی مصیبت اور دکھ دُور کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اُس گنہگار کے گناہ بخش دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا

۴۶۵۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے رسول اللہ کے فرزند میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری سر زمین پر میرا ٹکڑا دفن ہوگا اور تم میری ودیعت کی حفاظت کرو گے اور تمہاری غمناک مٹی میں میرا ستارہ غائب ہوگا۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میں تمہاری سرزمین میں دفن ہوں گا اور میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا ہوں اور میں ودیعت اور نجم ہوں اور جس نے میری زیارت کی اس حالت میں کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے حق اور میری اطاعت میں جو واجب کیا ہے تو میں اور میرے آباءِ کرام روزِ قیامت اُس کی شفاعت کریں گے اور جس کی ہم نے شفاعت کی وہ نجات پا گیا چاہے اُس پر ثقلین یعنی جن وانس کا بوجھ ہی کیوں نہ ہو اور مجھ سے میرے والد نے بیان کیا ہے اور انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان نہ میری شکل میں آسکتا ہے اور نہ ہی میرے کسی وصی کی شکل میں آسکتا ہے اور بے شک سچا خواب نبوت سے سترہواں حصہ ہے۔

میں زہر سے شہید ہونگا

۴۶۶۔فضّال نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حضرت امام علی رضا کو یہ کہتے ہوئے سُنا میں زہر سے شہید ہونگا اور پردیس میں دفن ہونگا اور میں اُس عہد کو جانتا ہوں جو مجھ سے میرے والد نے کیا اور اُن سے اُن کے والد نے کیا اور اُن سے اُن کے آباء نے اور اُن سے علی بن ابیطالب نے اور اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا آگاہ ہو جاؤ جس نے اس پردیس میں میری زیارت کی میں اور میرے آباء اُس کی قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور جس کی ہم نے شفاعت کی وہ نجات پا گیا چاہے اُس پر ثقلین کا بوجھ ہی کیوں نہ ہو۔

امام علی نقی علیہ السلام کا فرمان

۴۶۷۔صقر بن دلف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سُنا کہ آپ نے فرمایا جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو تو وہ طُوس میں میرے جدّ امام رضا کی قبر مبارک کی زیارت کرے اس حالت میں کہ وہ غسل سے ہو اور آپ کے سرہانے دو رکعت نماز پڑھے اور قنوت میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے بے شک اُنکی قبر کی جگہ جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے جو صاحب ایمان اُن کی زیارت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو آگ سے آزادی عطا فرمائے گا اور اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان

۴۶۸۔سلیمان بن حفص المروزی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے میرے بیٹے علی کی قبر کی زیارت کی اُس کو اللہ تعالیٰ ستر

حجوں کا ثواب عطا فرمائے گا اس کے بعد ارشاد فرمایا حالانکہ کئی حج ایسے بھی ہوتے ہیں جو قبول نہیں ہوتے (لیکن یہ مقبول ہونگے) جو اُس کی زیارت کرے یا وہاں رات گزارے وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے اہل آسمان کی زیارت کی جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ہمارے اہل بیت کے آئمہ کے زائرین کو ہمارے ساتھ پائے گا اور اہل آسمان سے درجے میں بلند ہوگا اور میرے بیٹے علی کی زیارت کرنے والا زندگی میں ان سے قریب ہوگا۔

زیارت امام رضا علیہ السلام سے قیامت کی ہولنا کی ختم

۴۶۹۔حمدان الدیوانی سے روایت ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو میرے وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے گا جب وہ تین مقامات پر پہنچے گا تو اُن کی ہولنا کی اُس سے ختم کردی جائے گی (۱) جب اعمال نامہ دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا (۲) پل صراط کے پاس (۳) میزان کے پاس۔

امام باقر علیہ السلام کا ارشاد

۴۷۰۔ایوب بن نوح سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے طوس میں میرے والد کی قبر کی زیارت کی تو اللہ تعالیٰ اُسکے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا جب قیامت کا دن ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کے پاس اُن کا منبر نصب ہوگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔

حمزہ اہل مصر کا قبرِ رضا علیہ السلام پر حاضری

۴۷۱۔امام حاکم نیشاپوریؒ نے ابوالحسن علی بن حسن قھستانی کی روایت نقل فرمائی

کہ انہوں نے کہا کہ میں صبح کی تازہ ہوا سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ وہاں میری ملاقات ایسے شخص سے ہوئی کہ وہ بھی سیر رہا تھا جس کا تعلق اہل مصر سے تھا اُس کا نام حمزہ تھا انہوں نے ذکر کیا کہ وہ مصر سے طوس میں مشھد رضا کی زیارت کیلئے نکلے جب وہ مشہد میں داخل ہوئے تو سورج غروب ہونے کے قریب تھا پس انہوں نے قبرِ امام کی زیارت کی اور نماز پڑھی اُس دن اُن کے علاوہ کوئی زائر نہیں تھا تو خادم نے چاہا کہ انہیں باہر نکالے تا کہ دروازہ کو بند کرے تو اُس شخص نے خادم سے درخواست کی کہ وہ بلد شاسع سے آیا ہے اور اُس کو باہر کوئی کام نہیں ہے لہذا اُس کو اندر رہنے دے تا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کر سکے اور دعا کر سکے چنانچہ خادم نے اُس کو اجازت دے دی اور دروازہ بند کر دیا اُس نے اکیلے نماز پڑھی اُس کے بعد کچھ وقت استراحت کی نیت اپنا سر اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا کچھ وقت کے بعد جب اُس نے اپنا سر اُٹھایا تو دیکھا کہ دیوار اُس کے سامنے ہے اس سے ایک رقعہ نکلا جس پر یہ دو شعر لکھے تھے۔

من سره ان یری قبرا برویته	یفرج اللّٰه عمن زاره کربه
فلیات ذا القبر ان اللّٰه اسکنه	سلالة من رسول اللّٰه منتجبه

جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ قبر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس زائر کی تکالیف دور کر دے گا پس تم صاحبِ مزار کے پاس آؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں جگہ دی ہے کہ وہ نسل رسول اور اسکا انتخاب ہیں۔ وہ زائر کہتا ہے پس میں اُٹھا اور سحر کے وقت تک نماز میں مشغول رہا اُس کے بعد میں پہلے کی طرح بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اپنے گھٹنے پر رکھ لیا اس کے بعد میں نے جب سر اُٹھایا تو وہ جو میں نے اُس ساعت دیوار پر لکھا دیکھا تھا وہ دیوار پر نہیں تھا اُس کے بعد صبح پھوٹی تو دروازہ کھولا گیا وہ زائر باہر آ گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبرِ امام رضا پر نماز ادا کرتے دیکھنا

۴۷۲۔محمد بن قاسم فارسی نیشا پوری نے کہا میں ہر اس شخص کو جو طوس میں مشہد کی زیارت کا قصد کرتا تھا اُسے منع کرتا تھا اور میں اسی انکار پر بضدر رہا ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں طوس میں مشہد میں ہوں اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صندوق قبر کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے ہیں میں نے اوپر سے ھاتف کی آواز سُنی وہ کہہ رہا تھا۔

من سره ان یری قبرا برویته	یفرج اللّٰه عمن زاره کربه
فلیات ذاالقبر ان اللّٰه اسکنه	سلالة من رسول اللّٰه منتجبه

جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ قبر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس زائر کی تکالیف دور کردے گا پس تم صاحبِ مزار کے پاس آؤ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں جگہ دی ہے کہ وہ نسلِ رسول اور اس کا انتخاب ہیں۔اور اُس نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کیا پس میں نیند سے بیدار ہوا تو میں پسینے میں شرابور تھا میں نے اپنے غلام کو آواز دی کہ وہ ابھی سواری لائے میں سواری پر بیٹھا اور زیارت کے ارادہ سے چل پڑا پھر میں ہر سال دو مرتبہ زیارت کیلئے آتا تھا۔

۴۷۳۔اور ہم سے امام فاضل فخر الدین ھبۃ اللہ بن محمد بن محمود الادیب الجندیؒ جو اخلاق وشمائل میں خوبصورت ہیں مشہد مقدس رضوی میں سلام کے شرف سے مشرف ہوئے اور یہ ہماری پہلی زیارت تھی اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور صحائف اعمال میں مسطور و مقبول فرمائے بیان فرمایا

ایا من مناہ رضی ربّہ — تھیا وان منکر الحسن لام

فذر مشھداً للامام الرضا — علی بن موسی علیہ السلام

اے وہ ذات جس نے امتحان دے کر اپنے ربّ کو راضی کیا پس تم اس بات پر راضی ہو جاؤ کہ منکرِ حسن ملامت والا ہے پس تم مشھد امام رضا علی بن موسیٰ علیہ السلام کی زیارت کرو۔

مشائخ کی ایک جماعت کا قبرِ رضا علیہ السلام کی زیارت کیلئے نکلنا

۴۷۴۔ حاکم نے اپنی سند کے ساتھ کہا میں نے ابوبکر محمد بن المومّل بن حسین بن عیسیٰ کو کہتے سُنا کہ ہم امام اہل حدیث ابوبکر محمد بن اسحاق بن خذیمہ کے ساتھ جبکہ اُن کے ساتھ ابوعلی السقفی اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت تھے مشھد میں امام علی بن موسیٰ الرضا کی قبر کی زیارت کیلئے نکلے تو میں اُن کی تعظیم وتواضع اور اُن کا تضرع دیکھ کر بڑا حیران ہوا اُس وقت آل سُلطان، آلِ شاذان اور آلِ شنقشین وابن نعیم سب عاجزی سے مشھد کے سامنے حاضر تھے اور نیشاپور وہرات، طوس وسرخس سے ایک علوِیہ جماعت بھی وہاں حاضر تھی زیارت کے وقت سب نے ابی بکر محمد بن اسحاق کے زیارت کے وقت شمائل بیان کئے اور اس بات کے شکرانے کیلئے کہ انھوں نے صدقہ کیا اور خوش ہوئے کہ امام العلماء نے مشھد میں یہ تعظیم بجالائی اور سب مل کر یہ کہنے لگے کہ اگر یہ امام اس عمل کو سنت وفضیلت نہ سمجھتا تو یہ کبھی نہ کرتا راوی کہتا ہے کہ ہم زیارت کر کے واپس لوٹے یہ واقعہ تین سونو ہجری کا ہے جبکہ ربیع الثانی کا مہینہ تھا۔

تاریخ شہادت

۴۷۵۔ ابوالقاسم زاھر بن طاہر شحامی سے روایت ہے کہ ہمیں چار مشائخ نے خبر دی اور وہ ابوبکر احمد بن حسین بن محمد بیھقی اور ابوبکر محمد بن عبدالعزیز الحیری اور ابوعثمان سعید بن احمد بن محمد البحیری اور اسماعیل بن عبدالرحمٰن الصابونی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ البیع الحاکم نے اپنی تاریخ میں کہا حضرت امام علی رضا دوسو ہجری میں نیشاپور وارد ہوئے اور اُن کے والد سے اسماعیل وعبداللہ واسحاق وعلی بنی جعفر بن محمد وعبد الرحمان بن موالی القرشی نے سماعت کی آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں فتویٰ دیا اُس وقت آپ کی عمر بیس سال سے کم تھی اور آپ سے جن آئمہ حدیث نے روایت کی اُن میں المعلی بن منصور الرازی وآدم بن ابی ایاس العسقلانی ومحمد بن ابی راقع القصری القشیری ونصر بن علی الجھضمی وغیرہ شامل ہیں آپ نے سناباد طوس میں دوسو تین ہجری ماہ رمضان میں شہادت پائی آپ کی عمر انچاس سال چھ ماہ تھی۔

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کا فرمان

۴۷۶۔ ابو الصلت عبدالسلام بن صالح نے کہا مجھ سے حضرت علی بن موسیٰ الرضا نے فرمایا مَنْ قَالَ الْقُرْآنَ مَخْلُوقٌ فَهُوَ كَافِرٌ. کہ جس نے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

ابونواس کا امام رضا علیہ السلام کی مدحت کرنا

۴۷۷۔ محمد بن یحییٰ الفارسی کہتے ہیں ایک دن ابونواس نے امام علی رضا کو دیکھا کہ آپ ایک خوبصورت خچر پر سوار ہو کر مامون سے ملاقات کر کے باہر تشریف لا رہے تھے ابو نواس آپ کے قریب آئے اور سلام عرض کیا اور کہا اے فرزندِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے آپ کی مدحت میں اشعار لکھے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے سماعت فرمائیں امام علی رضا نے فرمایا بولو ابونواس نے عرض کیا۔

مطھرون نقیات ثیابھم	تجری الصلوۃ علیھم اینما زکروا
من لم یکن علویا حین تنسبہ	فمالہ فی قدیم الدھر مفتخر
واللہ لما بدا خلقا فاتقنہ	صفاکم و اصطفاکم ایھا البشر
وانتم الملاء الاعلی و عند کم	علم الکتاب و ماجاء ت بہ السور

یہ خود پاکیزہ ہیں اوران کے لباس پاکیزہ ہیں جب ان کا ذکر ہوتا ہے تو ان پر درود جاری ہوتا ہے جب نسب بیان کرتے وقت کوئی شخص حضرت علی کی اولاد سے نہ نکلے تو اس کیلئے ابتداء زمان سے کوئی فخر کی بات نہیں ہے اے انسان اور اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کی ابتداء کی تو اُسکو حُسن اسلوب سے پیدا کیا تو تمہیں صفا اور منتخب کیا پس آپ حضرات ہی اعلیٰ گروہ ہیں اور آپ کے پاس ہی قرآن اور اُس میں آنے والی سورتوں کا علم ہے۔

یہ اشعار سننے کے بعد امام رضا نے فرمایا جو اشعار تم نے کہے ہیں یہ تم سے پہلے کسی نے نہیں کہے اس کے بعد آپ نے فرمایا اے غلام کیا تمہارے پاس کچھ بچا ہے غلام نے عرض کیا تین سو دینار آپ نے فرمایا یہ ابونواس کو دے دو اس کے بعد فرمایا شاید ابونواس اس رقم کو قلیل سمجھ رہا ہے آپ نے فرمایا اے غلام یہ خوبصورت خچر بھی ابونواس کو دے آؤ۔

حجاج اور یحییٰ بن یعمر کا مکالمہ

۴۷۸۔ محمد بن سفیان الغسانی نے کہا ہم سے ابوبکر محمد بن یحییٰ الصولی نے بیان کیا کہ میں نے ابوالعباس محمد بن یزید المبرد کو کہتے سنا کہ ایک دن ابونواس اپنے گھر سے نکلا تو

اُس نے ایک سوار کو دیکھا اُن کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا پس کسی نے کہا یہ علی بن موسی الرضا ہیں ابونواس نے آپکی مدحت میں یہ شعر کہے۔

اذا ابصر تک العین من بعد غایة و عارضَ فیک الشک اثبتک القلب

ولوان قوما اموک لقا دھم نسیمک حتی یستدل به الرکب

جب تجھے ایک مدت کے بعد آنکھ دیکھے اور تیرے بارے میں شک گزرے تو دل پھر بھی تمہاری تصدیق کرے گا اور اگر قوم تمہیں امام بنالے تو تمہاری روح ان کی رہنمائی کرے گی وہ سوار کا نام بتا دے گی۔

امام حاکم فرماتے ہیں حضرت علی بن موسیٰ الرضا کی نسبی فضیلت یہ ہے کہ آپ خیر البشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذرّیت سے ہیں اور یہی مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے اور اسی پر فقہاء حجاز کا اجماع ہے اور جو اس بات کے مخالف ہو وہ کتاب و سنت کے مخالف اور حق کا دشمن ہے اور وہ سرداران جنت اور قیامت تک اُن کی ذرّیت سے تعصب کرتا ہے۔

۴۷۹۔صالح بن موسیٰ الطلحی سے روایت ہے کہ ہم سے عاصم بن بہدلة نے کہا کہ ہم ایک دن حجاج کے پاس جمع تھے حجاج نے حسین بن علی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ذرّیت نبی سے نہیں ہیں اس وقت اس کے پاس یحییٰ بن یعمر موجود تھا اُس نے کہا اے امیر تم جھوٹ بولتے ہو حجاج نے کہا اگر ان کے ذرّیت مصطفیٰ ہونے پر قرآن سے دلیل نہ لایا تو میں تمہیں قتل کردوں گا یحییٰ نے کہا اللہ تعالیٰ سوۃ انعام آیت ۸۴،۸۵ میں فرماتا ہے وَ تِلۡكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيۡنٰهَآ اِبۡرٰهِيۡمَ عَلٰى قَوۡمِهٖ‌ نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ‌ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ‌ كُلًّا هَدَيۡنَا‌ وَنُوۡحًا هَدَيۡنَا مِنۡ قَبۡلُ‌ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡسُفَ وَمُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ‌ وَكَذٰلِكَ

نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ وَ زَکَرِیَّا وَ یَحۡیٰی وَ عِیۡسٰی وَ اِلۡیَاسَ. اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے دی تھی ابراھیم کو اسکی قوم کے مقابلہ میں ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں تیرا ربّ حکمت والا جاننے والا ہے اور دیا ہم نے ابراھیم کو اسحاق اور یعقوب سب کو ہم نے ہدایت دی اور نوح کو ہم نے ہدایت کی ہم نے ان سب سے پہلے اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو اور ایوب اور یوسف کو اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم اسی طرح نیک کام والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں اور ذکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو۔

پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذرّیت سے ہیں اور حضرت عیسیٰ کی والدہ اور حضرت ابراھیم کے درمیان ایک طویل فاصلہ کے باوجود حضرت عیسیٰ کو ذرّیت ابراھیم میں شمار کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام بدرجہ اولیٰ حق رکھتے ہیں کہ اُن کو انکی والدہ کے طرف سے ذرّیت رسول میں شمار کیا جائے کیونکہ اُن کی والدہ بغیر فصل کے بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حضرت عیسیٰ کی والدہ اور حضرت ابراھیم کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے حجاج نے کہا تم نے سچ کہا مگر تم کو میری مجلس میں میری تکذیب پر کس نے اُبھارا تو یحییٰ بن یعمر نے کہا اُس نے جو اللہ نے انبیاء علیہم السلام کی امانتوں کو اٹھانے والوں سے وعدہ لیا کہ وہ لوگوں سے ضرور بیان کریں گے اور اُس کو چھپائیں گے نہیں اور جو اللہ نے اسکے ترک پر مذمت کی ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکۡتُمُوۡنَہٗ فَنَبَذُوۡہُ وَرَآءَ ظُہُوۡرِہِمۡ وَ اشۡتَرَوۡا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا یَشۡتَرُوۡنَ (آل عمران ۱۸۷). اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا ان کا یہ بیوپار بہت بُرا ہے۔ حجاج نے یہ سُن کر یحییٰ بن یعمر کو خراسان کی طرف جلاوطن کر دیا۔

۴۸۰۔امام حاکم نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یعمر العامری کی روایت بیان فرمائی کہ انہوں نے کہا کہ حجاج نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں حاضر ہوا حجاج نے مجھ سے کہا تم وہی ہو جس کا دعویٰ ہے کہ علی کی اولاد جو فاطمہ سے ہے وہ اولادرسول ہے میں نے کہا اگر امان پاؤں تو بات کرتا ہوں حجاج نے کہا تجھے امان ہے بات کرو میں نے کہا میں اس دعویٰ پر تجھ پر اللہ کی کتاب پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَ نُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ أَيُّوبَ وَ يُوسُفَ وَ مُوسَىٰ وَ هَارُونَ وَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيَىٰ وَ عِيسَىٰ وَ إِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ (الانعام)۔ اور دیا ہم نے ابراھیم کو اسحاق اور یعقوب اور سب کو ہم نے ہدایت دی اور نوح کو ہم نے ہدایت کی ہم نے ان سب سے پہلے اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو اور ایوب اور یوسف کو اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم اسی طرح نیک کام والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو سب نیک بختوں میں ہیں۔

آیتِ مباہلہ

۴۸۱۔امام حاکم نے کہا اور دوسری دلیل کہ امام حسن و امام حسین دونوں ذرّیتِ مصطفےٰ ہیں کتاب میں اخبار کثیرہ ہیں اُن میں ایک یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق روایت ہے تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (آل عمران)

آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان پھر مباہلہ کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی اُن پر جو جھوٹے ہیں

۔اس آیت میں اَبْنَاءَ نَا میں حسن اور حسین ہیں اور نِسَاءَ نَا میں حضرت فاطمہ ہیں اور اَنْفُسَنَا میں رسول اللہ اور علی ہیں اور جھوٹوں سے مراد عاقب، السید، عبدالمسیح اور اُن کے ساتھی ہیں۔

عیسائیوں سے مباہلہ

۴۸۲۔امام حاکم نے ابن جریج کی روایت بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَاللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ (آل عمران) بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی طرح ہے۔ کہ نجران کے نصاری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے ان میں السید و عاقب شامل تھے اور ان دونوں کے ساتھ عبدالمسیح بھی تھا وہ دونوں اہل نجران کے سردار تھے انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہمارے صاحب پر شتم کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے صاحب کون ہیں وہ بولے عیسیٰ بن مریم آپ کا گمان ہے کہ وہ عبد ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ کے بندے اور اُس کا کلمہ ہیں اُن کو مریم کی طرف القا کیا اور وہ روح اللہ ہیں یہ سن کر وہ غضبناک ہو گئے اور کہا اگر آپ سچے ہیں تو اللہ کے علاوہ ایسا بندہ دکھائیں جو مردوں کو زندہ کرتا ہو اور شفا دیتا ہو اور اندھوں اور کوڑ زدہ کو ٹھیک کرتا ہو اور مٹی سے پرندہ تخلیق کرتا ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ (المائدہ) بے شک کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تو وہی مریم کا بیٹا مسیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہوں نے مجھ سے مثل عیسیٰ کا پوچھا ہے جبرئیل نے عرض کیا اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ بے شک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال ایسے ہے جیسے آدم بنایا اسکو مٹی سے۔اس کے بعد اُن کو فرمایا كُنْ فَيَكُوْنَ

کہ ہو جا پس وہ ہو گئے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِکَ فَلَا تَکُنْ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ حق وہ ہے جو تیرا رب کہے پھر تو مت رہ شک لانے والوں سے فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَکَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَ اَبْنَاءَ کُمْ وَ نِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ کُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (آل عمران) پھر جو جھگڑا کرے تجھ سے اس قصہ میں بعد اس کے کہ آ چکی تیرے پاس خبر سچی تو آپ کہہ دیں آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان پھر مباہلہ کریں (التجا کریں) ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی اُن پر جو جھوٹے ہیں۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، حسن، حسین کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ کو ان کے پیچھے کیا اس کے بعد فرمایا یہ میرے بیٹے ہیں میرا انفس اور میری بیٹی ہے تم اپنے انفس اور اپنے بیٹے اور اپنی عورتیں لے آؤ اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ السید پادری نے مباہلہ سے انکار کر دیا اور کہا ہم آپ سے صلح کرنا چاہتے ہیں پس انہوں نے ہر سال ایک ہزار حلہ پر صلح کر لی ہر سال ماہ رجب میں ایک ہزار حلہ دیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ہم لعنت کی بدعا کرتے تو ان میں سے ایک بھی نہ بچتا اور اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو ہلاک کر دیتا۔

اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں

۴۸۳۔ عامر بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا وَ اَبْنَاءَ کُمْ وَ نِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ کُمْ (آل عمران)

تو رسول اللہ نے علی فاطمہ، حسن اور حسین کے لئے دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ اے اللہ یہی میرے اہل بیت ہیں۔

اکتالیسواں باب:

ایک کذابہ کا جھوٹا دعویٰ

۴۸۴۔امام حاکمؒ فرماتے ہیں سب سے پہلے ہم حضرت علی بن موسیٰ الرضا کا ذکر اس کے بعد جو کرامات اُن سے ظاہر ہوئیں اُن کا ذکر کریں گے اس کے بعد امام حاکم فرماتے ہیں مجھ سے علی بن محمد بن یحییٰ الواعظ نے انہوں نے کہا مجھ سے ابوالفضل ابن ابی نصر الحافظ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ بن مریم عمانی کی کتاب میں پڑھا کہ موسیٰ بن جعفر نے اپنے بیٹے علی بن موسیٰ سے وصیت فرمائی اُن کی کنیت ابوالحسن ہے اور لقب رضا ہے اور اُنکی والدہ کا نام نوبیہ ہے آپ کی امامت کے عرصہ میں ہارون الرشید اس کے بعد محمد بن زبیدہ یعنی امین اور اُس کے بعد مامون حکمران رہے مامون نے حضرت امام علی رضا کو اُن کی رضا کے بعد اپنا ولی عہد مقرر کیا آپ سے کہا گیا کہ آپ اس ولی عہدی کے متعلق کیا کہتے ہیں۔آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ قائم نہیں رہے گی اور اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی ملا کر فرمایا میں اور ہارون الرشید اس طرح ہونگے اور آپ کا یہ قول اسطرح پورا ہوا کہ آپ کو ہارون کے پہلو کے ساتھ دفن کیا گیا حتیٰ کہ یہ دونوں قبریں ایک ہوگئیں۔

ایک دن حضرت امام علی رضا علیہ السلام مامون کے پاس آئے اُس وقت اُس کے پاس زینب کذّابہ جس کا گمان تھا کہ وہ بنتِ علی ہے اور حضرت علی نے اُس کیلئے قیامت تک زندہ رہنے کی دعا کی تھی موجود تھی مامون نے حضرت امام علی رضا سے کہا اپنی بہن کو سلام کیجیے امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم نہ میری یہ بہن ہے اور نہ ہی علی بن ابیطالب کی اولاد ہے زینب نے کہا خدا کی قسم یہ میرا بھائی نہیں ہے اور نہ ہی یہ علی بن ابیطالب کی اولاد ہے۔مامون نے امام سے کہا آپ کے پاس اس بات کے سچ ہونے کی دلیل کیا ہے امام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت کا گوشت درندوں پر حرام کر دیا ہے اس عورت کو درندوں کے سامنے پھینکوا گر یہ سچی ثابت ہوئی تو درندے اس کے گوشت سے

نفرت کریں گے تو زینب بولی تو پھر اس شیخ سے ابتدا کرلو تو مامون نے کہا یقیناً تو نے انصاف کیا امام الرضا نے فرمایا ٹھیک ہے پس درندوں کی کچھار کھول دی گئی اور انہیں باہر نکالا گیا امام رضا اسکی طرف اُتر گئے جب درندوں نے انہیں دیکھا تو دُم ہلانے لگے اور سجدے میں گر گئے پس امام نے دو رکعت نماز ادا کی اور وہاں سے باہر نکل آئے مامون نے زینب کو اُترنے کا حکم دیا اُس نے انکار کیا تو اسے درندوں کے سامنے پھینک دیا گیا تو وہ اُسے کھا گئے پس مامون کو اس پر امام علی رضا سے حسد ہو گیا کچھ مدت بعد حضرت امام رضا مامون کے پاس آئے تو اسے مغموم پایا آپ نے فرمایا تجھ کو مغموم دیکھ رہا ہوں مامون نے کہا ہاں دروازے پر ایک بدوی آیا اُس نے مجھے سات بال دیے اُس کا گمان ہے وہ بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کے ہیں اور اس نے انعام مانگا ہے اگر وہ سچا ہے اور میں اُسے انعام نہیں دیتا تو میرا اشرف خسارے میں رہا اور اگر وہ جھوٹا ہے اور میں اسے انعام دے دیتا ہوں تو بھی اُس نے میرے ساتھ مذاق کیا مجھے معلوم نہیں میں کیا کروں امام رضا نے فرمایا وہ بال مجھے دو پس آپ نے اُن بالوں کو سونگھا اس کے بعد فرمایا یہ چار بال رسول اللہ کی داڑھی مبارک کے ہیں اور باقی تین بال رسول اللہ کی ریش کے نہیں ہیں مامون نے کہا پھر یہ تین کہاں سے آئے ہیں امام نے فرمایا بالوں کو آگ میں رکھو پس جب بالوں کو آگ میں رکھا گیا تو وہ تین بال جل گئے اور چار کو آگ نے کوئی اثر نہ کیا امام نے وہ چار بال نکال لئے مامون نے کہا بدوی کو میرے پاس بلاؤ جب وہ سامنے آیا تو مامون نے اُس کی گردن اڑانے کا حکم دیا بدوی نے کہا یہ کیا مامون نے کہا بالوں کے متعلق سچ بتاؤ بدوی نے کہا چار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کے ہیں اور تین میری داڑھی کے ہیں مامون کے دل میں امام رضا علیہ السلام کا بُغض پیدا ہو گیا اُس نے آپ کو طوس بھیج دیا اُس کے بعد آپ کو زہر دلوایا امام علی رضا زہر سے شہید ہو گئے آپ نے اڑتالیس سال عمر گزاری اور ہارون الرشید کی قبر کے آگے دفن ہوئے آپ کا قول پورا ہوا

جب آپ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر فرمایا تھا میں اور رشید دونون اسطرح ہیں آپ کے بعد آپ کے بیٹے حضرت محمد تقی اپنے والد کی وصیت کے مطابق زمین پر اللہ کے ولی بنے آپ کا لقب صاحب الذوابہ اور التقی ہے آپ کی والدہ کا نام ام الحسین ریحانہ ہے آپ مدینہ میں ایک سو ستر ھجری میں پیدا ہوئے۔

اگر رسول اللہ ﷺ زیادہ دیتے تو ہم بھی زیادہ کر دیتے

۴۸۵۔ حاکم نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو حبیب البناجی سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں جہاں ہر سال ہمارے شہر کے حاجی آتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا میں نے آپ کے سامنے ایک طشتری یعنی تھال دیکھا جس میں مدینہ کے باغ کی صیحانی کھجوریں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے مجھے مٹھی بھر کھجوریں عطا فرمائیں میں نے وہ کھجوریں گنی تو وہ اٹھارہ تھیں میں نے اسکی تعبیر یہ کی کہ ہر کھجور کے بدلہ ایک سال زندہ رہوں گا جب بیس دن گزرے تو میں اپنی زمین میں تھا جو کاشت کیلئے تیار کی جا رہی تھی ایک شخص نے مجھے آ کر خبر دی کہ ابو الحسن علی رضا مدینہ سے تشریف لائے ہیں اور اُس کی مسجد میں نزول اجلال فرمایا ہے اور لوگ ان کی طرف دوڑتے جا رہے ہیں میں بھی اُدھر روانہ ہو گیا تو آپ اُسی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے جہاں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اور آپ کے نیچے اسی قسم کی چٹائی تھی جو رسول اللہ کے نیچے بچھی ہوئی تھی اور اُن کے آگے ایک طشتری پڑی ہوئی تھی اور اس میں صیحانی کھجوریں تھیں میں نے سلام عرض کیا آپ نے سلام کا جوب دیا اور مجھے قریب بلا کر اُن کھجوروں سے مٹھی بھر کھجوریں مجھے عنایت فرمائیں میں نے انہیں شمار کیا تو اتنی ہی تعداد میں کھجوریں تھیں جتنی مجھے رسول اللہ نے عطا فرمائیں

تھیں میں نے اُن کی بارگاہ میں عرض کیا زِدْنِی مِنْهُ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے ابن رسول اللہ مجھے زیادہ عنایت فرمایئے تو آپ نے فرمایا لَوْ زَادَکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم لَزِدْنَاکَ۔ اگر رسول اللہ زیادہ دیتے تو ہم بھی زیادہ کر دیتے۔

امام رضا علیہ السلام کے فرمان کے بعد ایک شخص تیسرے دن مرگیا

۴۸۶۔ سعد بن سعید نے حضرت ابوالحسن علی رضا سے روایت کی کہ امام علی رضا نے ایک شخص کی طرف دیکھا اور اُس کو فرمایا اے اللہ کے بندے تم جو وصیت کرنا چاہتے ہو کرلو اور امر یقینی کیلئے تیار ہو جاؤ سعد ابن سعید کہتے ہیں فَمَاتَ بَعْدَ ذٰلِکَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ کہ آپ کے فرمانے کے بعد وہ شخص تیسرے دن مرگیا۔

امام رضا علیہ السلام کی دعا سے بارش کا آنا

۴۸۷۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے کُتبِ اہل بیت میں دیکھا جب مامون الرشید نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا کو ولی عہد مقرر کیا تو بارش رُک گئی مامون کے پاس بیٹھنے والے بعض لوگوں نے اور امام علی رضا علیہ السلام سے تعصب کرنے والے کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو علی بن موسیٰ الاضا ہمارے پاس کیا لائے ہیں ہمارے ولی عہد نے ہم سے بارش ہی روک دی یہ بات مامون تک پہنچی تو اسے ناگوار گزری تو اس نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ بارش ہم سے روک لی گئی ہے اگر آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بارش برسا دے تو امام رضا نے فرمایا ہاں تو مامون نے پوچھا آپ یہ کب کریں گے اس دن جمعہ کا دن تھا تو آپ نے فرمایا پیر والے دن اس کیلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزشتہ رات میرے خواب میں آئے تھے اور اُن کے ساتھ امیر المومنین علی بن ابی طالب بھی تھے انہوں نے مجھے فرمایا کہ اے میرے بیٹے پیر کے دن کا

انتظار کرو اسی دن تم صحرا میں جانا اور استسقاء پڑھنا اللہ تعالیٰ انہیں بارش عطا فرمادے گا مامون نے کہا میں انہیں اس کی خبر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھایا ہے جو وہ نہیں جانتے تا کہ تمہاری فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے مقام کے بارے میں ان کی معلومات زیادہ ہو جائیں تو جس دن پیر تھا علی بن موسیٰ صبح ہی صحرا کی طرف چلے گئے اور مخلوق بھی دیکھنے نکلی پس آپ منبر پر چڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور یوں دعا کی اے اللہ اے میرے ربّ تو نے ہم اہل بیت کا حق عظیم فرمایا پس جیسا کہ تو نے حکم فرمایا ہے لوگ ہمارا وسیلہ پیش کرتے ہیں اور تیرے فضل و برکت و رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے احسان اور نعمت کی توقع رکھتے ہیں پس انہیں نفع والی عام بے ضرر بارش عطا فرما اور یہ بارش لوگوں کے اس جگہ سے اپنے گھروں اور ٹھکانوں کو چلے جانے کے بعد ہونی چاہیے۔

راوی کہتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا ہوائیں بادلوں کو کھینچ لائیں اور بادل گرجنے چمکنے لگے اور لوگوں نے حرکت کی اور بارش سے بچنے کا ارادہ کیا تو امام نے فرمایا اے لوگو ٹھہرو، یہ بادل تمہارے لئے نہیں یہ تو صرف فلاں شہر والوں کیلئے ہے پس بادل آگے نکل گئے پھر دوسری دفعہ بادل آگئے جن میں گرج اور چمک تھی لوگ پھر حرکت کرنے لگے تو امام رضا نے فرمایا ٹھہر جاؤ یہ فلاں شہر والوں کیلئے ہے اس طرح بادل آتے رہے یہاں تک کہ دس مرتبہ بادل آئے اور آگے چلے گئے اور امام علی بن موسیٰ الرضا یہی فرماتے رہے ٹھہر جاؤ یہ تمہارے لئے نہیں فلاں شہر کیلئے ہے اس کے بعد گیارہویں دفعہ بادل آئے تب آپ نے فرمایا اے لوگو! اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھیجا ہے پس اُس کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم پر فضل کیا فرمایا اور اپنے گھروں اور ٹھکانوں کو جانے کیلئے کھڑے ہو جاؤ یہ تمہارے سروں پر سایہ ہے اور تمہارے گھروں میں داخل ہونے تک یہ رُکا ہوا ہے پھر تمہارے پاس خیر سے وہ آئے گا جو لائق کرم ہی ہے امام رضا

منبر سے نیچے اُترے اور لوگ واپس چلے گئے بادل لوگوں کے گھروں میں داخل ہونے تک رُکے رہے پھر موسلا دھار بارش برسی وادیاں، حوض، نہریں، تالاب پانی سے بھر گئے لوگوں نے کہنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو مبارک ہو کہ وہ اللہ کی کرامات ہیں۔ پھر آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے لوگوں کی کثیر جماعت وہاں حاضر تھی تو آپ نے فرمایا اے لوگو ان نعمتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تم پر کی گئی ہیں تم انہیں اپنے گناہوں سے دُور نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ نعمتوں اور احسانات کا شکریہ ادا کر کے اور اس کی اطاعت کر کے انہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد اور آلِ محمد کے اولیاء کے حقوق کا اعتراف کرنے کے بعد تم اپنے مومن بھائیوں کی دنیا میں مدد کرنے سے زیادہ پسندیدہ شکر نہیں ادا کر سکتے یہ دنیا ان کیلئے عبرت ہے اور انہیں اپنے ربّ کی جنت کی طرف لے جائے گی پس جس نے یہ مدد والا کام کیا وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عقل مند کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس کی امید کر کے اور اس پر عمل کر کے زیادہ کرے عرض کی گئی یا رسول اللہ فلاں شخص ہلاک ہو گیا کہ وہ اتنے اتنے گناہ کرتا رہا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا نہیں وہ نجات پا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسکا خاتمہ اچھائی پر فرمایا ہے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں مٹا دے گا اور انہیں اس کے لئے نیکیوں میں تبدیل فرما دے گا اس لئے کہ وہ ایک مرتبہ راستے سے گزر رہا تھا کہ اس کے سامنے ایک مومن آیا جس کی شرمگاہ کھلی تھی اور اُسے معلوم نہ تھا تو اس نے اس پر پردہ کیا اور اس خوف سے اُسے نہ بتایا کہ وہ شرمندہ ہوگا پھر اُس مومن نے اس آدمی کو ایک وادی سے گزرتے ہوئے پہچان لیا اور دعا دی اللہ تعالیٰ تیرے لئے ثواب کو لمبا کر دے اور تیرے لئے ٹھکانے کو عزت والا بنائے اور تجھ سے حساب نہ لے پس یہ بندہ بھلائی پر ہی فوت ہوا اُسے اس مومن کی دعا سے پس رسول اللہ کا فرمان اُس بندے کو ملا پس اُس نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا اور

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے لگا ابھی سات دن ہی گزرے تھے کہ مدینہ کے درختوں پر حملہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک جماعت کو بھیجا وہ آدمی اُن میں آخری تھا اور وہاں شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ نے امام کی دعا سے شہروں میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائی۔

مامون کے پاس ایسے لوگ بھی موجود تھے جو یہ چاہتے تھے کہ ان کا ولی عہد امام رضا علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور ہو اور امام رضا سے حسد کرنے والے کچھ لوگ مامون کی کچہری میں بھی تھے ان میں سے ایک نے مامون سے کہا اے امیر المومنین آپ کیلئے میں اللہ تعالیٰ کی اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ خلفاء کی تاریخ میں ایسا ہو کہ یہ عمومی شرف اور فخر عظیم حضرت عباس کی اولاد کے گھرانے سے نکل کر علی کی اولاد کے گھرانے کو چلا جائے اور آپ کو اور اہل خانہ کو یہ بات ناگوار گزرے آپ اس جادوگر (نعوذ باللہ) کو جادوگروں کی اولاد سے اٹھا لائے ہیں حالانکہ یہ گم نام تھا آپ نے اسے مشہور کیا یہ خستہ حال تھا آپ نے اسے رفعت دی بھلا دیا گیا تھا آپ نے اسے یاد کروایا اسے ہلکا سمجھا جاتا تھا آپ نے اسے بلند کر دیا دنیا اسکی خرق عادت اور اس کی دعا سے ہونے والی بارش کے شرف کے تذکرے سے دنیا بھری پڑی ہے مجھے یہ خوف تو نہیں ہے کہ یہ خلافت عباس کی اولاد سے نکل کر علی کی اولاد میں چلی جائے گی مجھے تو یہ خوف ہے اس کے جادو سے بات آپکی نعمت کے زائل کرنے اور آپ کی مملکت پر حملہ کرنے تک پہنچ جائے گی کیا کوئی اپنی ذات کو اپنی مملکت کو آپ جیسے سزا دے سکتا ہے مامون نے کہا یہ راز ہم سے چُھپا رہتا تھا اور اپنی طرف دعوت دیتا تھا ہم نے چاہا کہ اس کو ولی عہد بنا دیں تا کہ اُس کی بلندی ہماری طرف ہو جائے اور ہم یہ جان لیں کہ یہ جس کا دعویٰ کرتا ہے نہ قلیل ہے نہ کثیر ہے خلافت ہماری ہے نہ کہ اُس کی لیکن اب ہمیں خدشہ ہے کہ اگر ہم اسے ایسے ہی چھوڑ دیں کہ یہ ہم پر فوقیت حاصل کرتا رہے جسے ہم بعد میں روک نہ سکیں اور ہم پر وہ لاتا رہے جس کی ہم طاقت ہی نہیں رکھتے

ہوں اور اب یہ ہے کہ جو ہم اس کے ساتھ کر چکے وہ کر چکے اور اس کے معاملہ میں جو ہم سے غلطی ہوئی پس وہی غلطی ہوئی اس کی شان بلند کر کے جو نقصان اٹھانا تھا بس اٹھا لیا لیکن اس کے معاملے میں توہین کرنا تو جائز نہیں ہے لیکن ہمیں تھوڑی سے توہین تو کرنا پڑے گی یہاں تک کہ ہم رعایا کے نزدیک اس کی ایسی تصویر پیش کریں گے کہ یہ خلافت کا حق دار نہیں ہے پھر ہم سوچیں گے کہ کس طرح اس کی بلا کا بوجھ ہم سے ہلکا ہوگا اس آدمی نے کہا اے امیر المومنین اس کا معاملہ میرے سپرد کیجیے میں اسے اور اس کے اصحاب کو دلیل سے خاموش کراؤں گا اور اسکی عزت میں کمی کروں گا پس اگر آپ کی ہیبت میرے دل میں نہ ہو تو میں ضرور اسے اس کے درجے سے نیچے لے آؤں گا اور لوگوں کو یہ بات واضح کر دوں گا کہ جو مقام آپ نے اسے دیا ہے وہ اس سے کہیں کم ہے تو مامون کہنے لگا اس سے زیادہ پسندیدہ چیز میرے لئے اور کوئی نہیں ہے پس آپ اپنی مملکت سے کچھ قائدین، کچھ قاضی اور بہترین فقہاء اکٹھے کر دو تا کہ میں ان کی موجودگی میں اس کا نقص بیان کروں تا کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ آپ کا اسے اسکے مقام پر قائم رکھنا کہ جس پر آپ نے اسے علم کی وجہ سے رکھا ہے یہ صرف آپ کی صوابدید ہے (اس میں کوئی کمال نہیں) پس مامون نے اپنی رعایا میں سے فاضل افراد کی ایک مخلوق کو وسیع مجلس میں جمع کیا اور خود اس مجلس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور امام رضا علیہ السلام کو اپنے سامنے اسی مرتبے میں بٹھایا جو ان کے لئے اس نے بنا دیا تھا پس حاجب جو امام رضا کی قدر و منزلت کم کرنے کا دعویدار تھا اس نے ابتداء کی اور انہیں کہنے لگا بے شک لوگوں نے تیری شکایات کثرت سے بیان کی ہیں اور تیری تعریف میں مبالغہ کیا ہے میرا خیال نہیں کہ اگر تو اس تعریف پر پورا اُترے تو نہیں اُتر سکتا لوگوں نے تجھے دیکھا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے طویل بارش کے آنے کی دعا کی پس انہوں نے تیری اس نشانی کو معجزہ سمجھ لیا اور تیرے لئے یہ بات واجب کر دی کہ دنیا میں تیری کوئی مثل نہیں حالانکہ یہ امیر المومنین ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہی ہمیشہ رکھے یہ کسی

کے برابر بھی کھڑے ہوں تو یہ ہی ترجیح پا جاتے ہیں اور تجھے انہوں نے ایسا مقام دیا ہے جسے تم جانتے ہو اس بات کا تمہیں حق حاصل نہیں ہے کہ تم کذابوں کے لئے اپنی تعریف کروانا جائز قرار دے دو کہ وہ جو چاہیں جھوٹ بولیں۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں مجھ پر ہیں انہیں بیان کرنے میں لوگوں کو روک نہیں سکتا اگر چہ میں نہ تو شرارت کا متلاشی ہوں نہ تکبر کا رہی بات تمہارے صاحب کے مجھے مقام دینے کی تو اس نے مجھے صرف وہی مقام دیا ہے جو عزیز مصر نے یوسف صدیق علیہ السلام کو دیا ہے اور ان دونوں کا حال تم جانتے ہو اس جواب سے حاجب غصے میں آ گیا اور کہنے لگا اے ابن موسیٰ تم نے حد پار کر دی ہے اور تم اپنی قدر سے زیادہ تجاوز کر گے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تو مقررہ بارش اپنے وقت میں عطا کی نہ مقدم ہوتی ہے نہ متاخر اور تو نے ایسی نشانی بنالی ہے جو طویل ہوگئی ہے اور زبردستی کرامت بنالی ہے کہ جس سے تم لوگوں کو مغلوب کر رہے ہو گویا کہ تم حضرت ابراھیم خلیل اللہ جیسی کوئی نشانی لائے ہو کہ جب انہوں نے پرندوں کے سروں کو پکڑا ہوا تھا اور ان کے اعضاء کو بلایا جنہیں وہ الگ الگ کر کے پہاڑوں پر چھوڑ آئے تھے تو وہ اپنے سروں کے پاس بھاگے چلے آئے تھے اور اللہ کے حکم سے اڑ کر آئے اور جمع ہو گئے اگر تم اپنے وہم وگمان میں سچے ہو تو ان دو تصویروں کو زندہ کر کے دکھاؤ اور ان دونوں کو مجھ پر مسلط کر و یہ عمل تب علامت معجزہ ہوگی رہی بات بارش کی تو تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ تمہارے علاوہ بھی کوئی دعا کرے جس طرح تم نے کی تو ایسی بارش آسکتی ہے جیسی تمہاری دعا سے آئی یہ کہتے ہوئے حاجب نے مامون کی مسند میں موجود شیر کی دو تصویروں کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا اور تصویریں اس کے منہ کے آمنے سامنے بنی ہوئیں تھیں علی بن موسی غضبناک ہو گئے اور ان دو تصویروں پر چیخے کہ اس فاجر کو پکڑ لو پس تم دونوں اسے پھاڑ دو تم دونوں اس کی نہ کوئی علامت چھوڑ نا نہ کوئی نشان پس ان دونوں تصویروں نے اُس پر حملہ کر دیا اور دونوں شیر بن گئے دونوں شیروں نے حاجب کو پکڑ لیا دونوں نے اِسے رگڑا

اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس کا خون تک چاٹ گئے اور قوم دیکھ رہی تھی اور حیران ہو رہے تھے جو وہ دیکھ رہے تھے جب وہ دونوں شیر اس کام سے فارغ ہوئے تو وہ امام رضا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی اے اللہ کی زمین پر اس کے ولی مامون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس کے ساتھ کیا کرنے کا حکم ہے ان دونوں کی بات سُن کر مامون پر بے ہوشی طاری ہوگئی امام رضا نے فرمایا رک جاؤ وہ دونوں رُک گئے پھر امام نے فرمایا اس پر عرق گلاب پھینکو اور اسے خوشبو لگاؤ اس کیساتھ ایسا ہی کیا گیا دونوں شیر دوبارہ کہنے لگے کیا آپ ہمیں اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم اسے بھی اس کے دوست کے ساتھ ملا دیں جسے ہم نے ختم کر دیا ہے آپ نے فرمایا نہیں بے شک اللہ تعالیٰ کی تدبیریں ہیں وہی انہیں پورا کرنے والا ہے ان دونوں شیروں نے کہا اب ہمیں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا تم دونوں اپنی جگہ پر واپس چلے جاؤ جیسا کہ تم تھے تو مسند کی طرف لوٹ گئے اور پہلے کی طرح تصویریں بن گئے مامون کہنے لگا تمام تعریفیں اُس ذات کیلئے ہیں جس نے مجھے حمید بن مہران کے شر سے بچایا یعنی وہ چیرا ہوا آدمی پھر اُس نے امام رضا سے کہا یہ خلافت تمہارے نانا کی ہے پھر تمہاری اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اُتر جاتا ہوں۔

بیالیسواں باب:

زیارت قبر امام رضا کے بعد زبان کی گرہ کھل گئی

۴۸۸۔ ابونصر موذّن نیشاپوری فرماتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوگیا جس سے میری زبان میں ثقل واقع ہوگیا اور میں بولنے پر قادر نہ رہا میرے دل میں امام رضا علیہ السلام کی قبر کی زیارت کرنے ان کے پاس دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرنے کی خواہش پیدا ہوئی تا کہ مجھے عافیت ملے پس میں نکلا میں نے قبر رضا کی زیارت کی اور ان کے سر کی جانب کھڑے ہو کر دو رکعت نمازِ نفل ادا کی میں دعا کرنے اور عاجزی

اور صاحبِ قبر کی بارگاہ الٰہی میں شفاعت عرض کرنے میں مصروف تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیماری سے عافیت دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ اچانک مسجد میں مجھ پر نیند طاری ہوگئی میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا چاند دونیم ہوگیا ہے اور اس سے ایک طویل قامت بزرگ آدمی شدید گندمی رنگت والا باہر آیا پس وہ میرے قریب آیا اور کہا اے ابونصر کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ابونصر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں اشارہ کیا کہ میں کیسے بولوں میری زبان تو بند ہے پس وہ مجھ پر چیخے اور کہا کیا تم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتے ہو کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ابونصر کہتے ہیں میری زبان چل پڑی پس میں نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں پیدل اپنے گھر واپس آیا اور یوں کہتا آیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کے بعد میری زبان کبھی بند نہیں ہوئی۔

دعا قبول ہوتی ہے اور گناہ بخش دیے جاتے ہیں

۴۸۹۔ یاسر الخادم سے روایت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری قبروں کے علاوہ کسی کی قبر کی طرف رختِ سفر نہ باندھا جائے خبردار میں ظلماً زہر سے قتل کیا جاؤں گا اور ایک اجنبی جگہ پر دفن کیا جاؤں گا پس جو شخص اپنا کجاوہ میری قبر کی زیارت کے لئے باندھے گا اُس کی دعا قبول ہوگی اور اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

میں نے زیارت کیلئے قرآن سے فال نکالی

۴۹۰۔ محمد بن ابی علی الصائغ فرماتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کی قبر کے قریب ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سُنا مجھے اس کا نام یاد نہیں ہے کہ میں اس قبر کے شرف کے بارے میں جو اس کے اندر چھپا ہے سوچا کرتا تھا اور یہاں کے بعض فضائل کا میرا دل انکار کی طرف سوچتا تھا تو میں نے قرآن پاک سے فال نکالنے کیلئے اپنا ہاتھ پھیرا تو فال میں یہ آیت نکلی وَ یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ (یونس ۵۳، ۱۰) آپ

سے سوال کرتے ہیں کیا وہ حق ہے فرمادو اے محبوب وہ میرا ربّ ہے اور وہ حق ہے۔ میں نے تین مرتبہ فال نکالی ہر دفعہ یہی آیت نکلی۔

نقرس کا درد جاتا رہا

۴۹۱۔ زید الفارسی کہتے ہیں کہ میں عرصہ دو سال سے نقرس کے درد میں مبتلا تھا نہ تو میں کھڑا ہو سکتا تھا اور نہ ہی کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا تھا پس ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کیا تو قبرِ امام رضا علیہ السلام پاس سے گزرا ہے اور اپنا پاؤں مس کیا ہے اور قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تیری تکلیف دور ہو گئی ہو زید الفارسی کہتا ہے کہ میں اس کے بعد سواری پر بیٹھ کر طوس آیا اور اپنی ٹانگ کو قبر کے ساتھ مس کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو نقرس کا درد جاتا رہا پس اب مجھے دو سال کا عرصہ گزر گیا مجھے نقرس نہیں ہے۔

آج اللہ نے میری اور تیری مراد پوری کر دی

۴۹۲۔ ابو نصر نے کہا میں نے حاجب حمویہ بن علی کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ایک دن میں بلخ میں حمویہ کے ساتھ تھا وہ سواری پر سوار تھا جب ہم بلخ کے بازار میں پہنچے تو حمویہ نے ایک شخص کو دیکھا تو لوگوں کو حکم دیا کہ اس شخص کو دروازے تک لے آؤ پھر واپسی پر حمویہ نے حکم دیا کہ ایک تیز تر گدھے اور دستر خوان جس میں پنیر ہو اور دو سو درہم حاضر کیے جائیں جب چیزیں حاضر ہو گئیں تو حمویہ نے کہا اُس شخص کو لے آؤ پس وہ حاضر ہوا اور حمویہ کے سامنے کھڑا ہو گیا حمویہ نے کہا تو نے مجھے ایک تھپڑ مارا تھا اور آج میں تم سے اُس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے وہ دن جب ہم دونوں نے اکھٹے قبر امام رضا علیہ السلام کی زیارت کی تھی تو نے دعا کی تھی اے اللہ مجھے ایک تیز تر دراز گوش اور دو سو درہم اور ایک دستر خوان جس میں پنیر اور روٹی ہو عطا کر اور میں نے دعا کی تھی اے اللہ مجھے خراسان کی قیادت

عطا فرما پس تو نے مجھے تھپڑ مارا اور کہا اس چیز کا سوال نہ کر جو پورا ہونے والا نہیں اور آج اللہ نے میری مراد پوری کر دی اور تیری مراد بھی پوری کر دی اور آج میرا تھپڑ تجھ پر بنتا ہے۔

میں ہر مہم کیلئے قبرِ امام رضا علیہ السلام کا قصد کرتا ہوں

۴۹۳۔ حاکم نے کہا کہ میں نے ابوالحسین محمد بن علی سھل الفقیہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جب بھی مجھے دین و دنیا کی کوئی مہم پیش آتی ہے تو میں اس حاجت کیلئے قبر امام رضا علیہ السلام کا قصد کرتا ہوں اور قبر کے قریب دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے وہ مشکل دُور کر دیتا ہے۔

میں صحیح اور سالم نیشاپور پہنچ گیا

۴۹۴۔ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امام رضا علیہ السلام کی قبر کی مٹی کی کرامات سے ایک بہترین کرامت سے متعارف کروایا میرے اعضاء سُن ہو چکے تھے بڑی کوشش کے بعد تھوڑی بہت حرکت ہوتی تھی پس میں زیارتِ قبرِ امام رضا علیہ السلام کے لئے نکلا میں نے زیارت کی اور میں نوقان کی طرف واپس لوٹا میں نے موٹے کھدر کے کپڑے پہنے ہوئے تھے میں اگلی صبح نوقان پہنچا چنانچہ درد بھی چلا گیا اور میں صحیح سالم نیشاپور پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا

۴۹۵۔ حاکم نے کہا میں نے ابوالحسن بن ابی بکر الفقیہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا مشہد رضا کے پاس اللہ تعالیٰ میری ہر دعا قبول فرماتا ہے حتیٰ کہ اولاد سے ناامید ہو چکا تھا میں

نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ وہ مجھے بیٹا عطا کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا۔

تینتالیسواں باب:

مومن کی تین خصلتیں

۴۹۶۔ امام علی رضا کے غلام زیاد بن حارث نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ مومن مومن نہیں ہے جب تک اُس میں تین خصلتیں نہ پائی جاتی ہوں (۱) سُنَّةُ مِنْ رَّبِّهٖ (۲) سُنَّةُ مِنْ نَبِيِّهٖ (۳) سُنَّةُ مِنْ وَلِيِّهٖ اپنے رب کی سُنت، اپنے نبی کی سُنت، اپنے ولی کی سُنت پس اُس کے رب کی سُنت اُس سے پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن ۲۶، ۲۷، ۲۷) جاننے والا غیب سو نہیں دیتا اپنے غیب کی خبر کسی کو مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ (اعراف ۱۹۹) عادت کر درگزر کی اور حکم کر نیک کام کرنے کا اور کنارہ کر جاہلوں سے۔ اور اُس کے ولی کی سُنت یہ ہے کہ وہ سختی اور تکلیف میں صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ (البقرہ) اور صبر کرنے والے سختی اور تکلیف میں۔

اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا

۴۹۷۔ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے تین چیزوں کا حکم دیا اور اُن تین کے ساتھ دوسری تین چیزیں ملی ہوئی ہیں (۱) اَمَرَ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ. اُس نے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا فَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَلَاتُهٗ جس

نے نماز پڑھی اور زکوۃ نہ دی اُس کی نماز قبول نہیں ہے۔ (۲) وَاَمَرَ بِالشُّکْرِ لَہٗ وَلِلْوَالِدَیْنِ. اُس نے اپنا اور والدین کا شکرادا کرنے کا حکم دیا فَمَنْ لَمْ یَشْکُرْ وَالِدَیْہِ لَمْ یَشْکُرْ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ. جس نے اپنے والدین کا شکر نہ ادا کیا اُس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔(۳) وَاَمَرَ بِاتِّقَاءِ اللّٰہِ وَصِلَۃِ الرَّحِمِ. اُس نے حکم دیا کہ اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو۔فَمَنْ لَمْ یَصِلُ رَحِمَہٗ لَمْ یَتَّقِ اللّٰہ تَعَالٰی. جو صلہ رحمی نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

اقوال حکیمانہ (امام رضا علیہ السلام)

۴۹۸۔حمدان دیرانی سے روایت ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہر انسان کا دوست اُس کی عقل ہے اور اُس کا دشمن اُس کی جہالت ہے۔

۴۹۹۔یاسر الخادم نے روایت کی کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا سخی لوگوں کے کھانے سے کھاتا ہے تا کہ وہ سخی کے کھانے سے کھائیں۔

۵۰۰۔محمد بن ابی الفضل سے روایت ہے کہ حضرت ابو الحسن الرضا نے فرمایا الصلوۃ قربان کل تقی . ہر صاحبِ تقویٰ کیلئے نماز قربتِ الٰہی کا سبب ہے۔

۵۰۱۔حاکم نے اپنی اسناد کے ساتھ حسن بن علی وشاء سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جو بندہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہے وہ سجدہ کرنے والا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا قول ہے ۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (العلق) اور سجدہ کر اور نزدیک ہو۔وشاء نے کہا میں نے امام رضا علیہ

السلام سے سُنا جب بندہ سجدے کی حالت میں سوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو میں نے اس کی روح بھی قبض کر لی ہے وہ پھر بھی میری اطاعت میں ہے۔

۵۰۲۔ ابراھیم بن عباس نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام اکثر یہ شعر پڑھتے

اذا کنت فی خیر فلا تغتر بہ ولکن قل اللھم سلم و تمم

جب تم خوشحالی میں ہو تو اس پر فخر نہ کرو بلکہ تم دعا کرو اے اللہ اس خیر کو سلامت رکھ اور اسے درجہ کمال تک پہنچا۔

۵۰۳۔ ابراھیم بن محمد الحسینی نے بیان کیا کہ مامون الرشید نے ابوالحسن امام رضا علیہ السلام کے پاس ایک لونڈی بھیجی جب وہ داخل ہوئی تو اس نے امام میں بڑھاپے کی علامت دیکھی تو اس بڑھاپے سے نفرت کا اظہار کیا تو جب آپ نے اس کی ناپسندیدگی دیکھی تو اُسے مامون کے پاس واپس بھیج دیا اور یہ اشعار لکھ بھیجے۔

نعا نفسی الی نفسی المشیب و عند الشیب یتعظ اللبیب
فقد ولی الشباب الی مداہ فلست اری مواضعہ یؤب
سابکیہ واند بہ طویلاً وادعوہ الی عسی یجیب
وھیھات الذی قد فات منہ تمنینی بہ النفس الکزوب
وراع الغانیات بیاض شیبی ومن مد البقاء لہ یشیب
اری الیض الحسان یعدن عنی و فی ھجرا نھن لنا نصیب
وان یکن الشباب مضی حبیبا فان الشیب ایضا لی حبیب
سا صحبہ بتقوی اللہ حتی یفرق بیننا الاجل القریب

میرے ضمیر نے میرے بوڑھے نفس کو موت کی خبر دی اور بڑھاپے کے وقت عقل

کامل ہو جاتی ہے اور جوانی یقیناً اپنی انتہا کو پہنچتی ہے اور میں نے اس کی واپسی کی کوئی جگہ نہیں دیکھی عنقریب میں اس جوانی کیلئے روؤں گا اور طویل عرصہ تک اس پر افسوس کروں گا اور اسے بلاؤں گا شاید کہ جواب دے دے جو اس جوانی میں فوت ہوا وہ دور ہوا جس کی تمنا جھوٹے نفس نے مجھے دلائی تھی (کہ وقتِ جوانی ہمیشہ رہے گا) میرے بڑھاپے کی سفیدی نے حسین و جمیل عورتوں کو واپس لوٹا دیا حالانکہ جو طویل زندگی چاہتا ہے وہ بوڑھا تو ہو گا میں نے سفید رنگ کی خوبصورت عورتوں کا دیکھا ہے کہ وہ مجھ سے دور بھاگتی ہیں ہمارے نصیب میں ان کی جدائی ہے اگر جوانی میرے لئے محبوب گزری ہے تو بڑھاپا بھی میرے لئے پسندیدہ ہے عنقریب اس بڑھاپے کو میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے مِلا دوں گا اور قریبی موت ہمارے درمیان جدائی ڈال دے گی۔

امام رضا علیہ السلام کے القابات

۵۰۴۔ حاکم نے کہا کہ مجھ سے علی بن محمد بن یحییٰ صیدلانی نے بیان کیا کہ میں نے کُتبِ اہل بیت پڑھا کہ حضرت علی بن موسیٰ کے القاب یہ تھے

(۱) الرضا (۲) الصابر (۳) الوفی۔

اپنے مسلمان بھائی کے گناہوں پر پردہ ڈالو

۵۰۵۔ فضل بن شاذان نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا کو یہ کہتے ہوئے سُنا

اعذرا خاک علی ذنوبہ — واستر و غضّ علی عیوبہ
واصبر علی ثلب السفیہ — وللزمان علی خطوبہ
ودع الجواب تفضلا — وکل الظلوم الی حبیبہ

اپنے مسلمان بھائی کے گناہوں کی معافی طلب کرو پردہ ڈالو اور اس کے عیبوں

سے آنکھ بند کرلو بے وقوف کی ملامت پر صبر کرو زمانے کے بدلتے ہوئے حالات پر بھی صبر کرو مہربانی کرتے ہوئے جواب دینا چھوڑ دو اور ہر ظلم کرنے والے کو اپنے حبیب کی طرف چھوڑ آؤ۔

جواد کسے کہتے ہیں

۵۰۶۔ احمد بن سلیمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام علی رضا علیہ السلام سے طواف کی حالت میں سوال کیا کہ جواد کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا تیری بات کے دو پہلو ہیں اگر تیرا سوال مخلوق کے حوالہ سے ہے تو جواد وہ ہے جس نے وہ ادا کیا جو اللہ کی طرف سے اُس پر فرض ہے اور بخیل وہ ہے جس نے اُس میں بخل کیا جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر فرض کیا ہے اگر تمہاری مراد خالق ہے تو اگر عطا کردے تو بھی جواد ہے اگر روک لے تب بھی جواد ہے اس لئے اگر وہ بندے کو عطا کرے تو اس نے وہ عطا کیا جو بندے کا نہیں تھا اگر روک لے تو اس نے وہ روکا جو اسکا نہیں ہے۔

موقف میں امام رضا علیہ السلام کی دعا

۵۰۷۔ گزشتہ سند سے امام حاکمؒ نے کہا کہ بعض نے کہا ہے کہ ایک سال علی بن موسیٰ الرضا کیساتھ حج کیا تو موقف میں انہیں یہ دعا کرتے ہوئے سُنا اے اللہ جس طرح تو نے ان گُناہوں پر پردہ ڈالا جنہیں میں جانتا ہوں پس اِسی طرح میرے وہ گناہ بھی بخش سے جنہیں تو جانتا ہے اور جس طرح تو نے میرے لئے اپنا حلم وسیع کیا ایسے ہی میرے لئے اپنی معافی کو وسیع فرما اور جیسے تو نے مجھ پر احسان سے ابتدا کی ایسے ہی اپنی نعمت کو بخشش کے ساتھ مکمل فرما جیسا کہ تو نے مجھے اپنی معرفت کے سبب عزت دی ایسے ہی اپنی مغفرت سے میری معرفت کی شفارش قبول فرما جس طرح تو نے اپنی واحدنیت کا مجھے تعارف کروایا ایسے ہی مجھ پر اپنی اطاعت لازم فرما جس طرح تو نے ان چیزوں میں میری

حفاظت فرمائی جس میں صرف تیری حفاظت سے ہی بچنا ممکن تھا ایسے ہی میری بخشش فرما کہ اگر تو چاہے تو مجھے بچا سکتا ہے یَا جَوَّادُ، یَا کَرِیْمُ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام.

چوالیسواں باب:

ایک اُموی اور ایک ہاشمی کا مکالمہ

۵۰۸۔ ابونعمان غلام فضل السدوسی نے بیان کیا ایک ہاشمی اور اموی ملے تو اُموی نے کہا میری قوم سب سے زیادہ سخی ہے ہاشمی نے کہا میری قوم سب سے زیادہ سخی ہے اُن دونوں نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی قوم کے دس آدمیوں سے سوال کرے گا پس اموی چلا اور اپنی قوم کے دس آدمیوں سے سوال کیا تو اس کو ہر آدمی نے دس ہزار دیئے اُس کے بعد ہاشمی چلا اُس نے عبید اللہ بن عباس سے سوال کیا انہوں نے اُس ہاشمی کو ایک لاکھ دیا اُس کے بعد وہ حضرت امام حسن کی بارگاہ میں آیا اور سوال کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھ سے قبل کسی سے سوال کیا ہے اُس نے کہا میں نے عبید اللہ بن عباس سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے ایک لاکھ عطا کیا امام حسن نے فرمایا اگر تو مجھ سے ابتداء کرتا تو میں تجھے اتنا عطا کرتا کہ میرے بعد تجھے کسی سے سوال کرنے کی حاجت نہ رہتی اور اُسے ایک لاکھ تیس ہزار دیے اُس کے بعد وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھ سے قبل کسی سے سوال کیا تو اس نے پہلی ساری بات سُنائی تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اپنے سردار سے زیادہ نہیں دوں گا پس آپ نے اُسے ایک لاکھ دیا جب اموی آیا تو اُس نے اپنی قوم کے دس آدمیوں سے سوال کیا تو اُس کو ایک لاکھ عطا ہوئے اور ہاشمی آیا تو اُس کو اپنی قوم کے تین آدمیوں نے تین لاکھ تیس ہزار عطا کئے تو اموی غصے کی حالت میں واپس لوٹا اور اپنی قوم کے لوگوں سے جو لیا وہ واپس کر دیا انہوں نے واپس لے لیے اور جب ھاشمی نے واپس لوٹانا چاہے تو ھاشمیوں نے اس بات کو قبول نہ کیا اور کہا ہمیں پرواہ

نہیں ہے اگر تو چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو راستہ میں پھینک دے لیکن ہم کو اس کی واپسی قبول نہیں۔

پینتالیسواں باب:

امام زین العابدین علیہ السلام کی فقاہت

۵۰۹۔سفیان بن عینیہؒ نے زہریؒ سے روایت کی انہوں نے کہا میں علی بن الحسین کے پاس گیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے زُھری کہاں سے آرہے ہو میں نے عرض کیا مسجد سے فرمایا کیا کر رہے تھے میں نے عرض کی ہم روزہ کے متعلق باہم مذاکرہ کر رہے تھے آخر میں میرے اصحاب اس بات پر متفق ہوئے کہ صرف ماہ رمضان کے روزے واجب ہیں امام زین العابدین نے یہ سُن کر فرمایا زُھری بات اس طرح نہیں ہے جیسے کے تم کہہ رہے ہو روزہ کی چونتیس قسمیں ہیں اُن میں سے دس واجب ہیں جیسے ماہ رمضان میں واجب ہیں اور دس حرام ہیں اور چودہ روزوں میں رکھنے والوں کو اختیار ہے چاہے تو رکھے اور چاہے تو ترک کردے جو دس واجب ہیں وہ ماہ رمضان کے روزے اور دو ماہ کے روزے مسلسل جو مجامعت یا جان بوجھ کر روزہ کو توڑنے سے واجب ہوتے ہیں اگر وہ غلام آزاد نہ کرے اور ظہار کے کفارہ میں دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہیں اگر وہ غلام کو آزاد نہ کرے اور قتل خطا کے دو ماہ کے مسلسل روزے اگر وہ غلام آزاد نہ کرے اور قسم کے کفارہ میں تین دن کے مسلسل روزے واجب ہیں اگر وہ غلام آزاد کرنے پر قادر نہ ہو اور نہ کھانا دینے پر قادر ہو اور احرام کی حالت میں سر منڈانے کے روزے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً اَوْ بِهِ اَذًى مِّنْ رَّاسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ پھر تم سے جو بیمار ہو یا اس کو سر کی تکلیف ہو تو اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے۔

اس میں اُس کو اختیار ہے چاہے صدقہ دے یا تین دن روزہ رکھے اور تمتع کے دم کے بدلے میں روزے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. تو جو کوئی فائدہ اٹھائے عمرہ کو ملا کر حج کے ساتھ تو اس پر ہے جو کچھ قربانی سے میسر ہو پھر جس کو قربانی نہ ملے تو تین روزے رکھے حج کے دنوں میں اور سات روزے جب تم واپس لوٹو یہ دس روزے پورے ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں۔ اور حرم میں شکار کرنے کے بدلے میں روزے واجب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا (المائدہ ۹۵) اے ایمان والو جب تم احرام میں ہو تو شکار نہ مارو اور جو تم میں سے اسکو جان کر مارے تو اس پر بدلہ ہے اس مارے ہوئے کے برابر مویشی میں سے جو تجویز کریں دو آدمی معتبر تم میں سے اسطرح سے کہ وہ جانور بدلے کا بطور نیاز پہنچایا جائے کعبہ تک یا اس پر کنارہ ہے چند محتاجوں کو کھلانا یا اس کے برابر روزے۔ اس کے بعد فرمایا اے زُہری کیا تم جانتے ہو کہ وہ شکار روزوں کے برابر کیسے ہوگا انہوں نے عرض کیا نہیں امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا شکار کی قیمت لگائی جائی گی پھر اُس کی قیمت کو صاع میں کے مطابق کیا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ اُس کے کتنے صاع بنتے ہیں پھر ہر صاع کے نصف کے بدلہ میں ایک دن کا روزہ رکھا جائے گا اور نذر کے روزے واجب ہیں اور اعتکاف کے روزے واجب ہیں اور حرام روزے یہ ہیں عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا، عید الفطر کے دن روزہ رکھنا اور ایام تشریق کے تین دن روزہ رکھا اور شک کے دن روزہ رکھنا ہمیں یہ روزے رکھنے سے منع کا

حکم ہے یوم وصال کا روزہ، خاموشی کا روزہ، تمام زمانے کا روزہ رکھنا گناہ کیلئے نذر ماننے کا روزہ رکھنا حرام ہے اور وہ روزے جن میں روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے کہ چاہے رکھے یا چھوڑ دے وہ یہ ہیں جمعہ کے دن کا روزہ، جمعرات کا روزہ، سوموار کا روزہ، عرفات کے دن کا روزہ، یوم عشور کا روزہ اور ہر ماہ کے تین روزے ماہ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے فهذه جماع الصوم يا زهري۔

چھیالیسواں باب:

میں تم کو اپنی اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں

۵۱۰۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی اس کے بعد فرمایا اے لوگو میں بھی ایک طرح کا انسان ہوں عنقریب میری طرف ربّ کا پیغام پہنچنے والا ہے۔ اِنّی تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَاسْتَمْسِكُوْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَخُذُوْابِهٖ. میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسک کرو اور اس سے ہدایت پکڑو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب اللہ کی طرف لوگوں کو اُکسایا اور اس کی طرف ترغیب دلائی اس کے بعد ارشاد فرمایا وَاَهْلُ بَيْتِىْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِىْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اور دوسری چیز میری اہل بیت ہے میں تم کو اپنی اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ دہرایا حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے زید اہل بیت کون ہیں کیا بیویاں اہل بیت سے نہیں ہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک بیویاں اہل بیت میں شامل ہیں مگر اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام

ہے حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کون لوگ ہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا وہ آل علی، آل جعفر، آل عباس اور آل عقیل ہیں حضرت حصین نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے حضرت زید نے کہا ہاں۔

شیخ احمد بیھقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اہل بیت میں شامل ہیں اور اہل بیت کا اسم نساء کیلئے ثابت ہے اور اس لفظ میں آل بھی شامل ہے آل کا اسم اُن سب پر ہے جن پر اولادِ مطلب و اولادِ ھاشم میں سے صدقہ حرام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق کہ **ان الصدقة لا تحل لمحمد و لا لآل محمد** بے شک صدقہ محمد و آل محمد کیلئے حلال نہیں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کو صدقہ کے بدلہ میں خمس عطا کرنا بھی ثابت ہے کہ یہ آل میں شامل ہیں اور کبھی کبھی ازواج کو بھی آل کا نام دیا جاتا ہے نسب میں تشبیہ کے معنی کی وجہ سے پس حضرت زید نے ارادہ کیا کہ ذکر کے حوالہ سے آل کی تخصیص ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصیت میں لفظ آل کا استعمال کرنا عام ہے یہ ازواج کو بھی شامل ہے اور نماز میں ہمیں ان سب پر صلاۃ کا حکم دیا گیا ہے جو آگے آنے والی حدیث میں ہے اس کو میں نے ذکر کر دیا۔

از مترجم:

لفظ آل و اہل بیت کی بحث و اطلاق

اہل لغت کا کہنا ہے کہ لفظِ آل ''اہل'' سے نکلا ہے اہل کا ھا ہمزہ سے بدل گیا اور پھر دو ہمزوں کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا اسی لئے اس کی تصغیر ''اہیل'' مستعمل ہے۔ امام نحو کسائی کا کا کہنا ہے کہ اس کی تصغیر ''اویل'' بھی آئی ہے اہل کا اطلاق بہ نسبت

آل کے عام ہے کیونکہ محاورہ عرب میں ''اہل البصرۃ'' بولا جاتا ہے نہ کہ آل البصرۃ۔

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں لفظ آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسماء نکرہ، زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہیں ہوتا کلام عرب میں آل زید یا آل عمر مستعمل ہے مگر آل موضع، آل قریہ یا آل زمان کے مستعمل نہیں مگر اہل رجل، اہل موضع، اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ عرب میں مستعمل ہے۔

ابن عرفہ کہتے ہیں کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہیں جو کسی کی طرف قرابت میں رجوع کریں اور یہ لفظ اول سے ماخوذ ہے اس کے معنی رجوع کے ہیں ''اہل الرجل'' وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب میں شریک ہوں اور ان دونوں کے قائم مقام اس کے دین اور صنعت اور شہر کے لوگ اس کے اہل کہلاتے ہیں اہل بیتِ نبوی کون ہیں اس کے تعین میں متقدِمین علماء نے اختلاف کیا ہے امام مالکؒ کے نزدیک بنی ہاشم ہیں بعض نے قصیٰ اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد اہل بیت ہیں زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبدالمطلب اہل بیت ہیں ابو سعید خدری، مقاتل انس بن مالک اور حضرت عائشہؓ و حضرت ام سلمہؓ کے نزدیک اہل بیت صرف اہل عبا ہیں اور آیت تطہیر انہی کی شان میں نازل ہوئی۔ متاخرین علماء نے متقدمین کے مختلف اقوال کو دیکھ کر ان میں یوں تطبیق کی ہے کہ بیت دراصل تین ہیں (۱) بیت نسب (۲) بیت سکنیٰ (۳) بیت ولادت۔ بیت نسب سے مراد بنی ہاشم اور اولاد عبدالمطلب ہے اور یہ اہل بیتِ نسب ہیں اہل بیت سکنیٰ سے مراد ازواج مطہرات ہیں اور اہل بیت ولادت سے مراد اولاد ہے۔

اس اختلاف کی سمجھ نہیں آتی کہ آخر اس کے اسباب کیا ہیں اختلاف کی گنجائش تو تب ہوتی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آل و اہل بیت کا تعین نہ ہوتا جبکہ حضرت زید بن ارقمؓ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت میں داخل نہیں کیا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ زید بن حیان کہتے ہیں کہ میں اور حصین نے کہا اے زید آپ

نے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سُنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوات کیے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے جو کچھ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہم سے بھی بیان کریں زید کہنے لگے اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہو گئی ہے اور میرا زمانہ پرانا ہو گیا ہے بعض باتیں میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی تھیں اور مجھے یاد تھیں میں ان کو بھول گیا ہوں پس جو کچھ میں تمہیں بتاؤں اسے قبول کرو اور جو کچھ میں نہ کہوں اس میں مت کلام کرو پھر کہنے لگے کہ ہم میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسے خُم بولتے ہیں مکہ اور مدینہ کے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور وعظ ونصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد اے لوگو میں بھی ایک بشر ہوں اب میرے پاس اللہ کا قاصد آئے گا پس میں اسے مان لوں گا اور میں تم لوگوں میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس تم اللہ کی کتاب کو لے لو اور اس کے ساتھ متمسک ہو جاؤ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اکسایا اور اسکی رغبت دلائی پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے میں تم کو اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں پس حصین نے کہا اے زید کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اہل بیت سے نہیں زید نے کہا نہیں **ایم اللہ ان المرأة تکون مع الرجل العصر من الدھر ثم یطلقھا فترجع الی ابیھا و قومھا اھل بیتہ اصلہ و عصبتہ الذین حرموا الصدقۃ بعدہ** ۔ اللہ کی قسم عورت مرد کے ساتھ بہت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پھر اس کو وہ طلاق دے دیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم کی طرف رجوع کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت آپ کی اصل اور خویش ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے اس حدیث کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں کہ زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ "نہیں" یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کیلئے کہ جو شخص کہتا ہے کہ تمام قریش آپ کے اہل بیت ہیں کیونکہ آپ کی بیبیوں

میں قریش عورتیں بھی تھیں اور وہ ام المومنین عائشہ وحفصہ، ام سلمہ، سودہ اور ام حبیبہؓ ہیں اور ام المومنین ام سلمہؓ کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

امام بغوی نے شرح السنۃ میں لکھا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجزہ ملے اور کہنے لگے کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں جو میں نے سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے میں کہا بیان فرمائیے کعب کہنے لگے ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم کیف الصلوۃ علیکم اهل البیت قال قولوا اللّٰهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم و آل ابراهیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید. کہ آپ اہل بیت پر کس طرح درود بھیجنا چاہیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح سے پڑھو کہ اے پروردگار درود بھیج محمد اور آل محمد پر جس طرح سے تو نے درود بھیجا حضرت ابراھیم اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد و آل محمد پر جس طرح تو نے برکت دی ابراھیم اور آل ابراھیم کو بے شک تو ہی تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

علامہ کمال الدین بن طلحہ شافعی قرشی المتوفی ۶۵۲ھ اپنی کتاب مطالب السئول میں اس حدیث کو درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں فا النبی صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم فسّر احد هما بالآخر و المفسّر و المفسّر به سواء فی المعنی فیکون آله اهل بیته و اهل بیته آله فیتحدان فی المعنی و یکشف حقیقته ذلک ان اصل آل اهل. یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کی دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمادی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنی میں برابر ہیں پس نبی کی آل آپکے اہل بیت ہیں اور اہل بیت آل ہیں یہ دونوں معنی میں متحد ہیں اور اس کی حقیت کا انکشاف اس لیئے ہوتا ہے کہ آل اصل میں اہل ہے۔ اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہوگیا کہ آل سے مراد اہل بیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہل بیت سے کون کون مراد ہے پس

مندرجہ ذیل حدیث اس کی تعیین کیلئے کافی ثبوت ہے کہ شہر بن حوشب ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں کو ہمارے پاس لاؤ جب وہ اپنے ہمراہ لائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر اپنی چادر ڈال دی اور فرمایا **اللّھم ھولاء آل محمد فاجعل صلواتک و برکاتک علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید** . (بیھقی) اے اللہ یہ آل محمد ہیں تو اپنی رحمت اور برکت ان پر نازل فرما جیسے تو نے ابراھیم اور آل ابراھیم پر نازل کی ہے بے شک تو حمد کیا گیا بزرگی والا ہے۔

ھولاء اسم اشارہ ہے اور اشارہ کا فائدہ مشارٌ الیہ کا تعین ہوتا ہے احادیث مقدسہ میں **اللھم ھولاء اھلی اور اللھم ھولاء آلی** کا مشارٌ الیہ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا اور حضرت امام حسن وحضرت امام حسین علیھم السلام ہیں اور پھر بعض اوقات مشارٌ الیہ سامنے نہیں ہوتا اور سننے والا شبہ میں پڑ جاتا ہے کہ اشارہ کس کی طرف ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی، سیّدہ فاطمہ، امام حسن، امام حسین علیھم السلام کو سامنے بٹھا کر اشارہ سے تعین فرما دیا کہ یہ میری آل ہے اور یہ میرے اہل بیت ہیں اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیت تطہیر کے نزول کے بعد چھ ماہ تک یہ معمول رہا کہ آپ نماز فجر کیلئے نکلتے تو سیّد فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازے پر فرماتے ''الصلوۃ یا اہل البیت'' اے اہل بیت کا لفظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے سیّدہ پاک کے کسی کے دروازے پر نہیں بولا۔

قرآن مجید میں جہاں ازواج رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے وہاں ان کیلئے لفظ اہل بیت استعمال نہیں ہوا بلکہ **یا نساءَ النبی** کے الفاظ استعمال ہوئے یہی وجہ ہے کہ محدثین نے فضائل ومناقب میں اہل بیت کے مناقب کا باب الگ ذکر کیا ہے اور ازواج رسول کے مناقب الگ باب میں ذکر کئے ہیں اگر یہ سارے اہل بیت ہیں تو صرف باب مناقب اہل بیت کافی تھا جس میں ازواج مطہرات کے فضائل بھی بیان کر دیئے

جاتے لہذا یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کیلئے احادیثِ مقدسہ میں کبھی لفظ اہل بیت کبھی عترت وذرّیت کبھی آل اور کبھی ذوالقربی کے الفاظ استعمال کیے گئے۔

درود شریف

۵۱۱۔حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ جب وہ ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو وہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی اُمی ہیں اور اُن کی ازواج پر جو مومنین کی مائیں ہیں اور اُن کی ذریت اور ان کی اہل بیت پر جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراھیم پر بے شک تو حمد کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔

سینتالیسواں باب:

میری اہل بیت میری اُمت کیلئے امان ہے

۵۱۲۔ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلنَّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَھْلِ السَّمَاءِ وَ اَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِاُمَّتِیْ کہ ستارے آسمان والوں کیلئے امان ہیں اور میری اہل بیت میری اُمت کیلئے امان ہیں۔

اہل بیت کی مثال

۵۱۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا میری اہل بیت کی مثال تم میں اسطرح ہے جیسے نوح کی کشتی جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ غرق ہو گیا وَاِنَّمَا مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِیْ فِيْكُمْ كَمَثَلِ بَابِ حِطَّةٍ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ مَنْ دَخَلَهٗ غُفِرَلَهٗ. کہ میری اہل بیت کی مثال تم میں اسطرح ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب خطہ کی تھی جو اس میں سے داخل ہو گیا اُس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

آئمہ اہل بیت کی مثال

۵۱۴۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی میں حکمت کا شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے اور ہر گز شہر میں کوئی نہیں آسکتا مگر دروازہ کی طرف سے اور وہ شخص جھوٹا ہے جو مجھ سے محبت کا دعویٰ کرے اور تجھ سے بُغض رکھے اس لئے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے تیری روح میری روح ہے تیری خوشی میری خوشی ہے اور تیرا اعلان میرا اعلان ہے اور تو میری امت کا امام ہے اور میرے بعد اُن پر میرا خلیفہ ہے جس نے تیری اطاعت کی وہ سعادت مند ہے اور جس نے تیری نافرمانی کی وہ بد بخت ہے اور جس نے تجھ سے محبت کی وہ نفع مند رہا اور جس نے تجھ سے دشمنی کی وہ خسارے میں رہا اور جس نے تجھ کو پکڑ لیا وہ کامیاب ہوا اور جو تجھ سے الگ ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا میرے بعد تیری اور تیری اولاد سے آئمہ کی مثال ایسے ہے جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا اور تمہاری مثال ستاروں کی طرح ہے جب ایک ستارہ غائب ہو گا تو دوسرا ستارہ طلوع ہو گا روز قیامت تک۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے اشعار

۵۱۵۔ حضرت سفیان ثوریؒ نے کہا امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام نے یہ اشعار ہمیں روایت کیے

لا الیسر یبطرنا یوماً فیطربنا — والا نری لا عتسار تطہر الجزعا
ان سترنا الدھر لم بنھج ببھجة — او ساء نا الدھر لم تطہرله الھلعا
مثل النجوم علی آثار اوّلنا — ان غاب ھذا فھذا بعد قد طلعا

نہ تو خوشحالی نے ہمیں کبھی ایک دن کیلئے ناشکرا بنایا کہ ہم خوشی سے جھوم جاتے اور نہ ہی تنگدستی کو ہم نے دیکھا کہ ہمیں گھبراہٹ میں مبتلا کرے اگر زمانے نے کبھی خوش کیا تو ہم نے تھوڑی سے خوشی کا اظہار نہیں کیا اور زمانہ ہمیں تکلیف دے تو ہم نے غم کا اظہار نہیں کیا ہمارے ہاں پہلوؤں کے نقش قدم پر چلنا ہوتا ہے کہ اگر ایک غائب ہو جائے تو دوسرا اس کے بعد طلوع ہو جاتا ہے۔

اڑتالیسواں باب:

حضرت ابوذرؓ کی تبلیغ

۵۱۶۔ حنش بن معتمر کنانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کعبہ کے دروازہ کو پکڑ کر فرمارہے تھے اے لوگو جو مجھے جانتا ہے پس وہ جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا وہ جان لے میں ابوذر ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ تم میں میری اہل بیت کی مثال اسطرح ہے جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی جو اس میں داخل ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ ہلاک ہو گیا۔

واحدی نے کہا حاکم نے اس کو اپنی صحیح میں احمد بن جعفر بن حمدان سے روایت کیا اس کے بعد امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دیکھو کیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مخلوق کو ان آئمہ کی ولایت سے چمٹے رہنے اور ان کے جھنڈے کے نیچے آنے کی مثال دے کر دعوت دی کہ ان کی مثال کشتی کی طرح ہے آخرت میں پیش آنے والے خطرات اور دوزخ کی ہولناکیوں کو ایسے سمندر سے تشبیہ دی جو اپنے مسافر کو گہرے پانی میں لے جاتا ہے اور اسے موت کے راستوں پر وارد کرتا ہے اور اس پر آزمائشوں کے ڈول بھر کر ڈال دیتا ہے اور اپنی اہل بیت کو اس کے خوف سے نجات اور اسکی ہولناکیوں سے خلاصی کا سبب بنایا جیسا کہ کوئی مضطرب سمندر کی موجوں کے تلاطم کے وقت کشتی کے علاوہ عبور نہیں کر سکتا ایسے ہی وہ جہنم کے جھلساؤ سے امن اور دارِ نعیم میں کامیابی صرف اہل بیت کی ولایت کی صورت میں ہی حاصل کر سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسے اپنی محبت کو اور اپنی نصیحتوں کو ان کے ساتھ خاص فرمایا اور اپنی عقیدت کو ان کی دوستی میں مؤکد فرمایا بے شک وہ لوگ جو اس کشتی سے پیچھے رہ جائیں گے تو ان کا لوٹنا بُری جگہ ہوگا اور دنیا سے بیڑیوں اور طوق والی جہنم کی طرف نکلیں گے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مثال کشتی نوح سے دی ایسے ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے مِلایا اور انہیں دوسری کتاب بنا دیا اور انہیں نزول قرآن کے ساتھ مِلا کر جوڑا بنا دیا۔

تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں

۵۱۷۔ یزید بن حیان نے کہا میں حضرت زید بن ارقم کے پاس حاضر ہوا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں اُن میں پہلی اللہ کی کتاب ہے جو اُسکی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسکو چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا اس کے بعد دوسری چیز میری اہل بیت ہے میں اپنی اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کا خوف یاد دلاتا ہوں آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

پس میں نے کہا اے زید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اہل بیت ہیں حضرت زید نے کہا نہیں وہ اہل بیت نہیں آپ کے اہل بیت اور کنبہ والے وہ ہیں جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے وہ آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر اور آلِ عقیل ہیں اس کے بعد واحدی نے کہا اس کو مسلم نے ابی بکر بن ابی شیبہ نے محمد بن فضیل سے انہوں نے ابی حیان سے انہوں نے یزید بن حیان سے روایت کیا۔

اہل بیت اُمت کیلئے امان ہیں

۵۱۸۔ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے اہل آسمان کیلئے امان ہیں اور میری اہل بیت میری اُمت کیلئے امان ہیں۔

اہل زمین کی بقا اہل بیت سے ہے

۵۱۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلنُّجُومُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ ذَهَبَ السَّمَاءِ وَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِيْ ذَهَبَ اَهْلَ الْاَرْضِ. ستارے آسمان کیلئے امان ہیں جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے بھی نہیں رہیں گے اور میری اہل بیت زمین والوں کیلئے امان ہے جب میری اہل بیت زمین پر نہ رہے گی تو اہل زمین بھی زمین پر نہیں رہیں گے۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا

۵۲۰۔ خیثم الجعفی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہم جنب اللہ اُس کی صفوت ہیں ہم اس کے انتخاب کردہ ہیں انبیاء کے

متروکات ہمیں ودیعت کیے گئے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے امین ہیں ہم اللہ کی حجت ہیں ہم ایمان کے ارکان اور ہم اسلام کے ستون ہیں ہم اللہ کی مخلوق پر اُس کی رحمت ہیں ہماری وجہ سے اللہ کھولتا اور ہماری وجہ سے ختم کرتا ہے ہم ہدایت کے امام ہیں ہم تاریکی کا چراغ ہیں ہم ہدایت کا منار ہیں ہم سابقون ہیں اور ہم ہی آخرون ہیں ہم حق کا بلند علم ہیں جس نے ہم کو پکڑا مل گیا جو ہم سے پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا اور ہم ہی سفید پیشانیوں والوں کے قائد ہیں ہم اللہ کی بہترین مخلوق ہیں ہم واضح رستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف صراط مستقیم ہیں ہم اللہ کی مخلوق پر نعمت ہیں ہم منہاج ہیں ہم کان نبوت ہیں ہم رسالت کی جگہ ہیں ہم ہی ملائکہ کے اُترنے کی جگہ ہیں اور ہم وہ چراغ ہیں جس نے ہم سے روشنی لی جس نے ہماری اقتدا کی ہم اُسکے لئے راستہ ہیں اور ہم جنت کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں ہم اسلام کی متانت ہیں ہم پل اور بڑے پُل ہیں جو اس پر چلا وہ مل گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا مٹ گیا ہم بڑی کوہان ہیں ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت نازل کرتا ہے اور ہماری وجہ سے لوگ بارش سے سیراب ہوتے ہیں اور ہماری وجہ سے تم پر عذاب دور ہو گا جس نے ہم کو جانا ہماری مدد کی ہمارے حق کو پہچانا ہمارے امر کے ساتھ چلا وہ ہم میں سے ہے اور ہمارے پاس آئے گا۔

انچاسنواں باب:

آل محمد کی محبت اور بُغض

۵۲۱۔ جریر بن عبداللہ البجلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلاَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا

جان لو جو شخص آل محمد کی محبت میں فوت ہوا وہ شہید مرا

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ

خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا وہ بخشا ہوا مرا

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا

خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا وہ توبہ کر کے مرا

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤمِنًا مُسْتَکْمِلُ الْاِیْمَانِ

خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا وہ ایمان مکمل کر کے مومن مرا

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهٗ مَلَکُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْکِرٍ وَنَکِیْرٍ

خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا اُس کو ملک الموت جنت کی بشارت دیتا ہے اُس کے بعد منکر نکیر آتے ہیں

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰهُ زَوَّارَ قَبْرَهٗ مَلَائِکَةِ الرَّحْمَانِ

خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں فوت ہوا اللہ اسکی قبر کو ملائکہ کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَةِ وَالْجَمَاعَتِ

خبردار جو آلِ محمد کی محبت میں مرا وہ سنت اور جماعت پر مرا

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ آلِیَسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

خبردار جو شخص بغضِ آلِ محمد پر فوت ہوا وہ قیامت کے دن اسطرح آئے گا کہ اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِرًا

خبردار جو شخص آلِ محمد کی بغض میں مرا وہ کافر مرا۔

اَلاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشَمُّ رَائِعَةَ الْجَنَّةِ

خبر دار جو شخص آل محمد کی بغض میں مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا۔

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت

۵۲۲۔ حضرت مقداد بن اسود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَحُبّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ، وَالْوِلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ. کہ آلِ محمد کی معرفت جہنم سے چھٹکارا ہے اور آلِ محمد کی محبت پل صراط کا ٹکٹ ہے اور آلِ محمد کی ولایت عذاب سے امان ہے۔

پچاسواں باب:

محبت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے محبت کی تو اللہ اسکی وجہ سے اُسکی نماز، روزے، قیام اور اُس کی دعا قبول فرمائے گا۔

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيّاً اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِيْ بَدَنِهٖ مَدِيْنَةً فِي الْجَنَّةِ

آگاہ ہو جاؤ اور جس نے علی کو دوست رکھا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے بدن کی ہر رگ کے عوض جنت میں ایک شہر عطا فرمائے گا۔

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَالصِّرَاطِ

خبر دار جس نے آلِ محمد سے محبت کی وہ حساب، میزان اور صراط کی ہولنا کی سے امن میں ہوگا۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَاَنَا كَفِيْلُهٗ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ

خبر دار جو شخص آلِ محمد کی محبت پر فوت ہوا تو میں خود جنت میں انبیاء کے ساتھ اُس کا کفیل ہوں گا

اَلاوَمَنْ اَبْغَضَ آلِ مُحَمَّدٍ جاءَ یَوْمَ الْقِیامَةِ مَکْتُوباً بَیْنَ عَیْنَیهِ آلِیَسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۔

خبردار جو آلِ محمد کی بُغض میں مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین کی طرف اشارہ کیا

۵۲۴۔ حضرت امام ابی جعفر یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی جو میں لکھواؤں وہ لکھ حضرت علی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی مجھے نسیان کا ڈر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نسیان سے خوف نہ کھا میں نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی ہے کہ وہ نسیان سے تیری حفاظت کرے اور اپنے شرکاء تحریر کر حضرت علی نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے شرکاء کون ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری اولاد سے ہونے والے امام ہیں اُن کی وجہ سے اللہ میری اُمت کو بارش سے سیراب کرے گا اُن کی وجہ سے میری اُمت کی دعائیں قبول ہونگی اُن کی وجہ سے اللہ اُن سے مصیبتوں کو دور کرے گا اور اُن کی وجہ سے آسمان سے رحمت نازل ہوگی اور یہ اُن میں سے پہلا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے امام حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا پھر اپنے ہاتھ سے امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اُس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْاَئِمَةُ مِنْ وَلَدِهٖ کہ باقی حسین کی اولاد سے ہونگے۔

حضرت یحییٰؑ اور امام حسینؑ کی مماثلت

۵۲۵۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے یحییٰ بن ذکریا کو قتل کرنے والے اور اُن کی اتباع کرنے والوں کو جن کی تعداد ستر ہزار ہے کو قتل کیا اور تیرے بیٹے کے قاتل اور اُس کی اتباع کرنے والے ستر ہزار افراد کو قتل کروں گا۔

امام حسین علیہ السلام کے بچپن کا واقعہ

۵۲۶۔ محمد بن اسماعیل بن عمر نے اپنے جد سے روایت کی انہوں نے کہا حسین بن علی ایک تختی جس پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی لے کر ہمارے پاس سے گزرا کرتے تھے تو ہم وہ تختی ان سے لے لیتے اور ہم کہتے یہ ہماری ہے تو وہ فرماتے نہیں میری ہے تو ہم کہتے قسم اٹھایئے تو وہ اسے ہمارے پاس چھوڑ کر چلے جاتے یہانتک کہ ہم انہیں آواز دیتے اور وہ تختی انہیں دے دیتے۔ (یہ واقعہ بچپن کا ہے کہ بچوں سے کھیلنے کی غرض سے ان سے چیز لے کر انہیں واپس کردی جاتی ہے)

امام حسینؑ کی بارگاہ احدیت میں عجز وانکساری

۵۲۷۔ شریح فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا کہ وہاں امام حسین مسجد میں موجود تھے اور اپنے رخسار مٹی میں لتھیڑ رہے تھے اور فرمار ہے تھے میرے سردار اور میرے مالک کیا تو نے میرے اعضاء کو لوہے کے اوزاروں کیلئے پیدا کیا ہے یا میری آنتوں کو کھولتا پانی پینے کیلئے پیدا کیا ہے اے میرے معبود اگر تو میرے گناہ تلاش کرے گا تو میں ضرور تیرا کرم تلاش کروں گا اگر تو مجھے گناہ گاروں کے ساتھ قید کردے گا تو میں انہیں تمہارے ساتھ اپنی محبت کے بارے میں بتاؤں گا اے میرے سردار بے شک میری اطاعت تجھے کوئی نفع نہیں دیتی اور میری نافرمانی تجھے کوئی نقصان نہیں دیتی پس مجھے وہ عطا فرما جو تجھے نفع نہیں دیتا اور میرے لئے وہ بخش دے جو تجھے نقصان نہیں دیتا بے شک تو ارحم الراحمین ہے۔

اکیاونواں باب:

قاتلین حسین سے میں خود انتقام لوں گا

۵۲۸۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ بن عمران نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ اے ربّ میرا بھائی ہارون فوت ہو گیا تو اُس کی بخشش فرما پس اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی اے موسیٰ اگر تو اولین و آخرین کی بخشش کی دعا کرے تو میں قبول کروں گا سوائے قاتل حسین کے اس لئے کہ میں خود اُن سے انتقام لوں گا۔

قاتل حسین علیہ السلام آگ کے تابوت میں

۵۲۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسین کا قاتل آگ کے تابوت میں ہوگا اُس پر نصف عذاب دنیا میں ہوگا اور اس کے ہاتھ اور پاؤں آگ کی زنجیروں سے باندھ دیے جائیں گے اور اوندے لٹکا دیا جائے گا یہانتک کہ وہ جہنم کے گڑھے میں گر جائے گا اس کی بدبو ایسی ہوگی کہ اہل دوزخ اس بدبو کی شدت سے پناہ مانگیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ دردناک عذاب کو چکھنے والا ہوگا جب اُن کی جلدیں پک جائیں گی تو اللہ تعالیٰ انہیں نئی جلدیں عطا کرے گا تا کہ وہ درد ناک عذاب کو چکھیں ان سے یہ عذاب ایک گھڑی بھی کم نہ ہوگا اور انہیں جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

باوانواں باب:

روزِ محشر بی بی خون آلود کپڑا لے کر عدل کا مطالبہ کریں گے

۵۳۰۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا روزِ قیامت محشر میں میری بیٹی فاطمہ کے پاس ایک خون آلود کپڑا ہوگا اور وہ عرش کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ معلق کریں گی اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گی اے عدل کرنے والے میری اور میرے بیٹے کے قاتل کے درمیان فیصلہ فرما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس ربّ کعبہ کی قسم اللہ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ دے گا۔

امام شافعی کا شعر

۵۳۱۔ میرے بعض مطالعہ میں گزرا ہے جو امام شافعی مطلبی کو تعزیت کیلئے یہ دو شعر بھیجے گئے

ویل لمن شفعاؤہ خصماؤہ والصور فی حشر القیامۃ ینفخ

لابدان ترد القیامۃ فاطم وقمیصھا بدم الحسین مضمخ

تباہی ہو اس کے شفارشیوں اور مد مقابل کیلئے حالانکہ قیامت میں صور پھونکا جائے گا ضروری ہے کہ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا قیامت میں تشریف لائیں تو اُن کے پاس حسین کی قمیض خون سے رنگی ہوئی ہو۔

ترپنواں باب:

قرآن اور اہل بیت ہرگز جدا نہ ہونگے

۵۳۲۔ یزید بن حیان نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے سُنا انہوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا اے لوگو میں ایک انسان ہوں میرے پاس اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ آیا پس میں نے اُس کو جواب دیا اور میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور

نور ہے پس اللہ کی کتاب کے ساتھ متمسک ہو جاؤ اور اسے پکڑ لو پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب اللہ کی طرف رغبت دلائی پھر فرمایا اور دوسری میری اہل بیت ہے میں تمہیں اپنی اہل بیت کے متعلق خدا کی یاد دلاتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

چوونواں باب:

دیکھو تم میرے بعد ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو

۵۳۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ رسول اللہ نے فرمایا، عنقریب مجھے بلاوا آنے والا ہے **وَ اِنِّی تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَ عِتْرَتِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَاِنَّ اللَّطِیْفَ الْخَبِیْرَ اَخْبَرَنِیْ اِنَّهُمَا لَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَی الْحَوْضِ فَانْظُرُوْا مَا تُخْلِفُوْنِیْ فِیْهِمَا۔** میں تم میں دو وزنی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب وہ ایک ایسی رسی ہے جو آسمان سے لیکر زمین تک کھنچی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت وہ میری اہل بیت ہے مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی کہ یہ دونوں ہرگز آپس میں جُدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ یہ دونوں مجھ سے حوضِ کوثر پر ملیں گی دیکھو تم میرے بعد ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔

پچپنواں باب:

۵۳۴۔ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ حجۃ الوداع سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو بے شک مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ اس نے کسی نبی کو اتنی ہی زندگی دی ہے جتنی اس

سے پہلے نبی کو دی ہو اس کا نصف عطا کرتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ عنقریب بلا وا آجائے اور میں قبول کرلوں میں تمہارے لئے حوض کوثر پر پہلے پہنچ جاؤں گا جب تم میرے سامنے آؤ گے تو میں تم سے ثقلین کے متعلق سوال کروں گا پس دیکھو تم میرے بعد ان سے کیسا سلوک کرتے ہو ثقل اکبر کتاب اللہ ہے جس کا ایک سرا اللہ کی طرف اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے اس کو پکڑلو نہ گمراہ ہونا نہ اسے تبدیل کرنا اور میری عترت اہل بیت مجھے لطیف خبیر نے خبر دی ہے یہ ہرگز باہم جدا نہیں ہونگی حتیٰ کے یہ دونوں مجھے حوض کوثر پر ملیں گی۔

چھپنواں باب:

میں قیامت کے دن چار اشخاص کا شفیع ہونگا

۵۳۵۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں چار اشخاص کا خود شفیع ہوں گا چاہے وہ اہل زمین سے سب سے زیادہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہوں (۱) میری ذرّیت کیلئے تلوار مارنے والا (۲) میری اولاد کی حاجات کو پورا کرنے والا (۳) اُن کے امور میں سعی کرے والا جب وہ مضطرب ہوں (۴) ایسا محبّ جو زبان اور دل سے اُن کے ساتھ محبت کرنے والا ہے۔

۵۳۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزِ قیامت چار قسم کے لوگوں کی میں شفاعت کروں گا (۱) اَلْمُكْرِمُ لِذُرِّيَتِي میری ذرّیت کی عزت کرنے والا (۲) وَالْقَاضِيُ لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ اُن کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا (۳) اَلسَّاعِيُ لَهُمْ فِيُ اُمُوْرِهِمْ عِنْدَمَا اضْطَرُّوْ اِلَيْه پریشانی کے وقت اُن کے امور میں کوشش کرنے والا (۴) وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهٖ وَ لِسَانِهٖ اور ایسا محبّ جو زبان اور دل سے ان سے محبت کرنے والا ہو۔

جس نے عترت کو اذیّت دی اُس پر جنت حرام ہے

۵۳۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اہل بیت پر ظلم کیا اور میری عترت کے متعلق مجھے اذیت دی اُس پر جنت حرام ہے اور جس شخص نے عبد المطلب کی اولاد میں سے کسی ایک پر کوئی احسان کیا اُسے دنیا میں جزا نہیں دی جائے گی بلکہ میں اُسے جزا دوں گا جب وہ قیامت والے دن مجھے ملے گا۔

جس نے میری اہل بیت کو گالی دی اُس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

۵۳۸۔ حضرت علی کرام اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِيْ وَ قَاتِلَهُمْ وَالْمُعِيْنَ عَلَيْهِمْ وَ مَنْ سَبَّهُمْ اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.
جس نے میری اہلبیت پر ظلم کیا اور اُن کو قتل کیا اور قاتلوں کی مدد کی اور اُن کو گالی دی اُس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں نہ اللہ اُن سے بات کرے گا اور نہ اُن کو پاک کرے گا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہے۔

تمام نسب وسبب کا ختم ہو جانا سوائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب وسبب کے

۵۳۹۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَبَبِيْ وَ نَسَبِيْ قیامت کے دن تمام نسب اور سبب ختم ہو جائیں گے سوائے میرے نسب اور سبب کے۔

نکاحِ اُمِ کلثوم علیہا السلام

۵۴۰۔عطا خراسانی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم جو کہ فاطمہ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھیں کا رشتہ طلب کیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا وہ عمر میں بہت چھوٹی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر نسب اور صھر قیامت کے دن ختم ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور صھر کے اس لئے میں نے اس بات میں رغبت کی حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں اُسے تیری طرف بھیجتا ہوں تم اُس کی صغر سنی خود دیکھ لینا پس حضرت علی نے ام کلثوم کو حضرت عمرؓ کی طرف بھیجا حضرت ام کلثوم نے کہا میرے والد نے کہا ہے کیا آپ راضی ہیں حضرت عمرؓ نے کہا میں راضی ہوں پس حضرت علی نے ایک ہزار درہم پر نکاح کر دیا جو حضرت عمرؓ نے ادا کیا۔

ازمترجم:

مندرجہ بالا روایت حقیت کے خلاف ہے جس کو کوئی بھی عقل سلیم رکھنے والا قبول نہیں کر سکتا اس میں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی غیرت پر دھبہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر بہتان کی سازش کی گئی ہے جس کو کوئی بھی صاحبِ ایمان قبول کرنے پر تیار نہیں فنِ حدیث کے اعتبار سے یہ روایت درایتاً موضوع ہے اس لئے کہ نکاح ام کلثوم پر اگر شیعہ وسُنی کُتب سے روایات کو جمع کیا جائے تو ایک حیا سوز اور اعتقاد شکن صورتحال سامنے آتی ہے ان روایات کے مضامین میں یکسانیت نہیں ہے جو کہ ایک صحیح حدیث کیلئے لازمی شرط ہے ہمارے کچھ سادہ لوح لوگ کہتے ہیں اصل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صھر کا رشتہ حاصل کرنا تھا تو عرض یہ ہے رشتے دو قسم کے ہیں ایک نسب اُس میں تو ایسا ہو نہیں سکتا اور دوسرا ہے صھر جو بیٹی کی

طرف سے ہوتا ہے چاہے دی جائے یا لی جائے تو یہ صھر والا رشتہ حضرت عمر کو پہلے ہی حاصل ہے اُن کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نکاح میں تھیں ہمارے کچھ اہل علم صحیح بخاری سے نکاح ام کلثوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ صحیح بخاری کی روایت کا نکاح ام کلثوم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں اس لئے ایک تو امام بخاری نے اس روایت کو کتاب النکاح میں نقل نہیں کیا کتاب الجہاد میں نقل کیا ہے روایت اس طرح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مال غنیمت کی چادریں تقسیم کرنے لگے تو ایک چادر بچ گئی اس کی نسبت تردد تھا کہ کس کو دی جائے تو ایک شخص نے ان سے مخاطب ہو کر عرض کیا **یا امیر المومنین اعط هذا بنت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم التی عندک یریدون ام کلثوم بنت علی** اے امیر المومنین یہ بچ جانے والی چادر ام کلثوم بنت رسول یعنی بنتِ علی کو دے دیں جو آپ کے ہاں ہے ''عندک'' کا لفظ نکاح پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ حضرت ام کلثوم بچپن میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہتی تھیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنی بیٹی کے گھر آنا جانا تھا اس لئے راوی نے ''عندک'' کا لفظ استعمال کیا۔

علامہ شبلی اپنی کتاب الفاروق جو کہ حضرت عمر فاروق ؓ پر لکھی گئی میں لکھتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم کا جب نکاح حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ ہوا تھا تو حضرت عمر فاروق بوڑھے تھے اور ام کلثوم صغیرہ تھیں اور یہ نکاح ۱۷ھجری میں ہوا اس وقت حضرت ام کلثوم کی عمر پانچ سال تھی۔

قارئین کرام! غور فرمائیں بقول علامہ شبلی یہ نکاح ۱۷ ھجری کو ہوا تھا اور حضرت ام کلثوم اس وقت پانچ سال کی تھیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت ام کلثوم کی پیدائش ۱۲ ھجری کو ہونی چاہیے جو کہ کھلم کھلی کذب بیانی ہے کیونکہ حضرت ام کلثوم کی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا کی وفات گیارہ ہجری میں ہو چکی تھی یہ کیسے ممکن ہے کہ والدہ کی وفات

کے بعد بیٹی پیدا ہوا اگر حضرت ام کلثوم کی پیدائش ۷ ھجری ہو اور نکاح سترہ ہجری میں ہو تو پھر پانچ برس والی روایت سے تعارض ہو گیا۔

اس کے بعد علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم بعد از نکاح حضرت عمر کے گھر دس سال رہیں ان کے ہاں حضرت زید اور حضرت رقیہ پیدا ہوئے پھر حضرت عمر کی وفات ہو گئی اس کے بعد ام کلثوم نے عون بن جعفر کے ساتھ نکاح کیا عون بن جعفر کی وفات کے بعد عبدالرحمٰن بن جعفر کے ساتھ نکاح کیا ان کے ہاں ام کلثوم کی وفات ہو گئی اگر حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروق ؓ کے ساتھ ۱۷ھ ھجری میں ہوا اور حضرت ام کلثوم حضرت عمر فاروق کے گھر دس سال رہیں اور پھر حضرت عمر فوت ہوئے تو اس حساب سے حضرت عمر کی وفات ۲۷ ھجری میں ہونی چاہیے جبکہ حضرت عمرؓ کی وفات ۲۳ ھجری ہے یعنی ایک جھوٹ کو چھپانے کیلئے کئی جھوٹ بولنے پڑے اور شبلی کی یہ روایت کہ حضرت ام کلثوم حضرت عمرؓ کے گھر دس سال رہیں ان کے ہاں حضرت زید اور حضرت رقیہ پیدا ہوئے اس کے برخلاف علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں کہ ام کلثوم زوج عمر بن خطاب **و مات عمر قبل بلوغها** کہ ام کلثوم جو کہ حضرت عمر کی زوجہ تھیں ابھی بلوغت کو نہ پہنچی تھیں کہ حضرت عمر فوت ہو گئے یعنی ام کلثوم حضرت عمر کی وفات تک جب بالغ ہی نہ ہوئی تھیں تو حضرت زید اور حضرت رقیہ کیسے پیدا ہوئے اب یہ صریح تضاد اس بات پر دلیل ہے کہ یہ روایات درایت کے اعتبار سے موضوع ہیں اور یہ بھی سچ ہے "**دروغ گو را عقل نه باشد**" کہ جھوٹے کے پاس عقل نہیں ہوتا۔

میرے تک پہنچنے والا کوئی ایسا نہ ہو جو میرے ساتھ جنت میں نہ ہو

۵۴۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے ربّ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ میری اُمت سے کوئی بھی میری طرف لایا جائے اور میری امت سے کوئی بھی میرے تک پہنچ جائے وہ ایسا نہ ہو کہ میرے ساتھ جنت میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے میرے سوال کو پورا فرمایا۔

میرے اصہار و اصحاب کی حفاظت کرو

۵۴۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ربّ نے عہدوں میں سے ایک عہد مجھ سے یہ کیا کہ میرے اصہار میں ہر ایک اور جس نے مجھ سے مصاہرت کی وہ دونوں جنت میں میرے رفیق ہوں پس تم میرے اصہار اور میرے صحابہ کی حفاظت کرو جس نے اُن کی حفاظت کی تو اس کا اللہ حافظ ہے اور جس نے اس معاملہ میں میری حفاظت نہ کی تو اللہ اُس سے الگ ہو جائے گا اور جس کو اللہ نے تنہا چھوڑ دیا وہ ہلاک ہوا۔

از مترجم: حضورؐ کے اصہار میں سے ہر ایک فرد کا صاحب ایمان ہونا ثابت نہیں ہے اسلئے روایت میں ہر ایک کا جملہ محلِ نظر ہے اور درایت کے خلاف ہے۔

ساٹھواں باب:

میری قرابت داری نفع دے گی

۵۴۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی رشتہ داری قیامت کے دن نفع نہیں پہنچائے گی اللہ کی قسم میری قرابت دنیا اور آخرت میں ملی ہوئی ہے۔

میں کون ہوں

۵۴۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے بیان کیا کہ آل رسول کی ایک خادمہ تھی جوان کی خدمت کرتی تھی اس کا نام بریرہ تھا اس سے ایک آدمی ملا اُس نے کہا اے بریرہ اپنی دیوانگی وفریفتگی ذرا کم کرو کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں اللہ تعالیٰ سے ہرگز بے پرواہ کرنے والے نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا دیا پس آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اپنے رخسار سُرخ کیے ہوئے باہر نکلے جابر فرماتے ہیں کہ ہم گروہ انصار آپکی چادر گھسیٹنے اور رخساروں کی سُرخی سے اُن کی ناراضگی کو بھانپ لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اُٹھایا اوران کے پاس آگئے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں ہمارے والدین اور اولادوں کو لانے کا حکم بھی دیں گے تو ہم کرگزریں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا میں کون ہوں ہم نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں مگر میں کون ہوں ہم نے عرض کیا آپ محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں مجھے اس پر فخر نہیں اور میں پہلا ہوں جس کے لئے زمین شق ہوگی مگر مجھے فخر نہیں اور میں وہ پہلا ہوں جس کے سر سے مٹی ہٹائی جائے گی مگر مجھے اس پر فخر نہیں میں وہ پہلا ہوں جو جنت میں داخل ہوں گا مگر مجھے فخر نہیں میں صاحبِ لواء الحمد ہوں مگر مجھے فخر نہیں جس دن اُسکے سایہ کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا مگر میں رحمان کے سایہ میں ہوں گا مگر مجھے فخر نہیں لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہیں دے گی بلکہ نفع دے گی یہانتک کہ یہ رشتہ داری جاء وحکم تک پہنچے گی یہ دونوں یمن سے میرے قبیلے کے آخری ہوں گے میں ضرور شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی یہاں تک کے جس کی میں

شفاعت کروں گا وہ آگے شفاعت کرے گا حتیٰ کہ ابلیس بھی شفاعت کی امید رکھے گا۔

اکسٹھواں باب:

میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو

۵۴۵۔ محمد بن علی ابن عبداللہ ابن عباسؓ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے جدّ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں خوراک وغذا کی نعمت مہیا کرتا ہے وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے وَاَحِبُّوا اَھْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ اور میری اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔

محبتِ اہل بیت کا فائدہ

۵۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اللہ پر توکل کرے اُسے چاہیے کہ وہ میری اہل بیت سے محبت کرے اور جو چاہتا ہے کہ اُسے عذابِ قبر سے نجات ملے اُسے چاہیے کہ وہ میری اہل بیت سے محبت کرے اور جو دانائی چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میری اہل بیت سے محبت کرے اور جو چاہتا ہے کہ وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو اُسے چاہیے کہ وہ میری اہل بیت سے محبت کرے خدا کی قسم ان کی محبت دنیا وآخرت میں فائدہ مند ہے۔

محبتِ اہلِ بیت کے بغیر محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں

۵۴۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہا یا رسول اللہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صرف مجھ اکیلے سے اُس نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَاحُبَبْتَنِیْ حَتّٰی تُحِبُّنِیْ فِیْ آلِیْ تم مجھ سے محبت نہیں کرتے جب تک میری آل سے محبت نہ کرو۔

ولسوف یعطیک ربّک فترضیٰ کی تفسیر

۵۴۸۔ حضرت زید بن علی سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (الضحیٰ) کے متعلق روایت ہے حضرت زید بن علی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر راضی ہوں گے کہ اَنْ یَدْخُلَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ ذُرِّیَتِهٖ فِی الْجَنَّةِ کہ اُن کی اہل بیت اور ذرّیت جنت میں داخل ہو جائیں۔

ایسی نیکی جس سے جنت اور ایسا گناہ جس سے دوزخ ملتی ہے

۵۴۹۔ حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت علی کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا اے ابا عبداللہ کیا میں تمہیں ایسی نیکی کی خبر نہ دوں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان کو جنت میں داخل کرے گا اور ایسے گناہ کی خبر نہ دوں کہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ الٹے بل دوزخ میں داخل کرے گا، میں نے عرض کیا کیوں نہیں حضرت علی نے فرمایا اَلْحَسَنَةُ حُبُّنَا وَالسَّیِّئَةُ بُغْضُنَا وہ نیکی ہماری محبت ہے اور وہ گناہ ہماری بغض ہے۔

۵۵۰۔ حضرت ابوعبداللہ جدلیؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے اباعبداللہ کیا میں تمہیں ایسی نیکی کی خبر نہ دوں کہ اس نیکی کو کرنے والا قیامت کے دن گھبراہٹ سے امن میں ہوگا اور ایسے گناہ کی خبر نہ دوں جس کے کرنے والے کو منہ کے بل جہنم میں پھینکا جائے گا اور اُس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ آمِنُوْنَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وَجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ (النمل ۸۹، ۹۰) اور جو کوئی لیکر آیا بھلائی تو اس کو ملے اُس سے بہتر اور اُن کو اُس دن کی گھبراہٹ سے امن ہے اور جو کوئی لے کر آیا برائی تو اُن کو اوندھے بل اُن کے منہ ڈالیں گے آگ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے اباعبد اللہ اَلْحَسَنَةُ حُبُّنَا وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا وہ نیکی ہماری محبت ہے اور وہ گناہ ہمارا بُغض ہے۔

اس سے مراد ہماری ولایت ہے

۵۵۱۔ اصبغ بن نباتہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق حضرت علی سے روایت کیا اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُوْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُوْنَ (المومنون ۷۴) جولوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ راہ سے ٹیڑھے ہو گئے عَنْ وِلَايَتِنَا اس سے مراد ہماری ولایت ہے۔

قیامت کے دن چار سوالات

۵۵۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن قدم نیچے رکھنے سے پہلے بندے سے چار چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا (۱) کہ اُس نے اپنی عمر کو کس چیز میں فنا کیا (۲) اُس کی جوانی

کے متعلق کہ وہ کن کاموں میں گزاردی (۳) اس کے پاس جو مال ہے وہ کہاں سے اور کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا (۴) ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق۔

محبت کرنے والوں سے محبت کرچاہے وہ گناہگار ہی کیوں نہ ہوں

۵۵۳۔ عطیہ بن عوفی سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے مجھ سے فرمایا اے عطیہ میری وصیت محفوظ کرو جو تو نے اس سفر کے علاوہ میری صحبت میں دیکھی آلِ محمد سے محبت کر اور آل محمد سے محبت کرنے والوں سے محبت کرچاہے وہ گناہ گار اور خطا کار ہی کیوں نہ ہوں اور آل محمد سے بُغض کرنے والوں سے بُغض رکھ چاہے وہ روزے دار ہی کیوں نہ ہوں اور کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو صلاۃ اللیل پڑھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ ابراھیم علیہ السلام کو خلیل نہیں بناتا مگر کھانا کھلانے اور سلام کو عام کرنے اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں صلاۃ اللیل ادا کرنے کی وجہ سے۔

اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ

۵۵۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ (۱) اپنے نبی کی محبت (۲) اور اُنکے اہل بیت کی محبت (۳) اور قرآن کی قرأت۔ حامل قرآن اللہ کے سایہ میں ہوگا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا مگر اُس کے سایہ کے ساتھ انبیاء اور اصفیاء ہونگے۔

انسان اُسی کے ساتھ ہے جس سے محبت کرتا ہے

۵۵۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے اہل بیت کے ساتھ محبت کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اسی کے ساتھ ہے جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

قال المولّف:

مولّف کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اہل بیت معرفت الٰہی اور معرفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ہزار شہر کے مالک ہیں اور ہر شہر میں پچاس شہر ہیں یا اس سے بھی زیادہ اور وہ شہر دُگنے علم سے بھرپور ہیں پس اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو ان شہروں کی طرف بھیجا اور وہ ہر شہر میں ایک سال تک رہے اور وہاں کے رہنے والوں کو منور کیا اور وہاں کے پردوں کو کھولا اور ان کے ساتھ موسیٰ وعیسیٰ اور خاتم اولیاء بھی تھے ان کا علم علم الاسرار تھا اور وہ بنیادی علم اور علمِ اجداء ہے اور وہ علم القوائم اور علم الاعتداء اور علم ذات ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (اسراء ۱۷، ۱) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاعْتَدُوْ عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَاعْتَدٰی عَلَیْکُمْ (البقرہ ۱۹۴، ۲) اور طوفان کا پکڑنا اور شیطان کی پلیدی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَ هُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ (عنکبوت ۱۴، ۲۹) پس نوح علیہ السلام نے شیطانوں کے ظاہری اثرات کو زائل کیا اور ان کے گھروں اور قلعوں کو گرایا اور یہ رجز کا معنی ہے اور شیطان کا رجس باقی بچ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اہل بیت سے رجس کو دور کرنے کا ارادہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ

اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (احزاب ۳۳،۳) اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ رجس کی صورت جمود اور جمود میں ہوتی ہے اور یہ خلود کی صورت پر پردہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو رجس سے اتنا پاک کر دیا کہ دل سے ناپاک خیال بھی نکال دیا اور اسراء اور معراج کا منصب عطا کر دیا۔

یاد رکھو بے شک اہل بیت ایک ہزار ایسے شہر کے مالک ہیں جو توحید کی بنیادوں اور عقل کے نور اور تسخیر و تملیک کے راز کی صورت جاگتی آنکھوں والی زندگی سے بنے ہوئے ہیں اور گھر جو نو ہستیوں پر مشتمل ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کی ہستیاں ہیں اور اہل حرف اہل بیت وانبیاء واولیاء سے ہیں ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے دو گھر ہیں ایک گھر میں چار ہستیاں ہیں اور ایک گھر میں نو افراد ہیں پس وہ گھر جس میں چار ہستیاں ہیں وہ ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کا گھر ہے اور وہ مسجد اقصیٰ ہے اسی مفہوم کو واضح کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ھود ۷۳،۱۱) اور وہ گھر جس میں نو ہستیاں وہ انبیاء اور خاص اولیا اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس مفہوم کو یوں بیان فرمایا (**یطھر کم تطھیرا**) مذکر لفظ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل بیت** میں بھی مذکر کا صیغہ ہے تو اس پہلے بیت کی طہارت ہوئی پھر اہل بیت کی۔

اور ہم نے ذکر کیا ہے بے شک اہل بیت ہزار شہر کے مالک ہیں اور ہر شہر اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اسکی صفات کے اسماء سے شروع ہوتا ہے اور وہ ہزار نام ہر شہر کا نام ہے اور وہ شہر جو بیت کا عکس و مفہوم ہے وہ اسمِ اعظم کا عکس ہے اور اس میں تین وجود ہیں وجود الروح وجود العقل، وجود السیّد اس شہر کے رہائشی حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور خاتم الاولیاء علیہم السلام ہیں اس کے اندر پاکیزہ لوگ ہیں اور اس کا دروازہ علی ہیں اور اس کے ارکان عشرہ مبشرہ ہیں اور امام حسن و امام حسین دروازے پر مثل خلیفہ ہیں اہل بیت النبی ایسے لوگ ہیں

جو پاک کیے گئے خوش ہیں اور ربّ تعالیٰ کے گھر میں وہ لوگ ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ ہم پاک ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے پاکیزہ حبیب پاکیزہ گھر میں ہے اور حبیب کا عکس مجاہدات ومخالفات کے واسطہ سے پاک گھر میں ہی اُترتا ہے بیت الاقصیٰ پاکیزہ گھر ہے اور اس کا دروازہ مسجد حرام ہے، جس کو دو قفل لگے ہوئے ہیں بیتِ باطن وہ بیتِ حرام ہے اس کا دروازہ بند ہے اور اسے ایک ہی آدمی کھولے گا معلوم ہوا کہ جو شخص اس میں داخل ہو گیا وہ اللہ تعالیٰ کے حسب میں آگیا اور اس کا حساب وہی ہے جو ہم نے صفات ذکر کیں کہ ان میں اسماء حسنیٰ ہیں جیسے علم الغیب والشہادہ اور اس کی تین قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم یہ ہے کہ زندگی کا مزہ کڑواہٹ کے ساتھ چکھنا جیسے امیر حمزہ بن عبد المطلب دوسری قسم حقیقتِ حیات ہے جو ذات الوہیت کے ساتھ ہے اور ان کی صورت بڑی ہے جیسے امام حسن وامام حسین اور علی بن ابیطالب علیہم السلام اور خاتم اولیاء اور تیسری قسم صورت ربّ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نور ہے جیسے سارے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان میں سے شہداء اُحد ہیں اور حقیقت میں وہ ہمارے نبی کی حقیقت کی وجہ سے اسماء حسنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (حشر ۲۴،۵۹) پس کچھ اسماء صفاتی ہیں اور کچھ اسماء خلقی ہیں اور اَحد صورت اَحدیّہ کا عکس ہے اور اسماء حسنیٰ اس عکس کی حقیقت کا عکس ہیں پس اس نے اپنی صورت کو اٹھایا اپنے نسخہ کو اور سنت وحالت کو ترک کیا پس وہ صورت احدیہ بن گئی حضرت آدم وحضرت نوح اور حضرت ابراھیم علیہم السلام اسی مفہوم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا احد جبل یحبنی و احبہ کہ احد پہاڑ مجھ سے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور جن لوگوں کو زخم لگے ہیں وہ اصحاب ارادہ وعشق وآتش ہیں اور ان کے تین اقسام ہیں (۱) مقرب (۲) سابق (۳) اصحاب الیمین ان کے پاس ذات صورت کمال کا مشاہدہ اور کمال صورت کا مشاہدہ اور کمال اخلاق کا مشاہدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ (آل عمران ۳) ان میں سے جنہوں نے نیکی کی ان کیلئے بہت زیادہ اجر ہے۔

محمد بن المويد الحموینی قدس اللہ روحہ والی من عالم الغیب فتوحہ نے اپنی کتاب جس کا نام "مشاهدة الآيات في اشراط الساعة و ظهور العلامات" ہے میں فرمایا ہے یادرکھو کہ اللہ تعالیٰ کی جنت کو ندادی کہ حسن کو پیدا کرو تو وہ پیدا ہوئے اس لئے وہ روحِ اصلی کی صورت میں زندگی کی روشنی ظاہر ہوئی اور اسی حساب سے زندگی کی شان کم ہوئی اور اسی روشنی سے دلوں میں روح ظاہر ہوئی پھر وہ روح اصلی روح کی طرف لوٹ گئی اور وہ اس کے دل پر زندہ روح بن گئی پس اللہ تعالیٰ نے اس روح سے سابقین مقربین کو زندہ فرمایا اس معنیٰ کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ (رعد) اُن کے لئے خوشحالی اور بہترین ٹھکانہ ہے۔ پس سابق و مقرب امام حسن علیہ السلام کی اولاد ہے اور خیر البریہ کی وہ ندا جو انہوں نے اصحاب اعراف کو دی اس سے امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اس لئے کہ وہ عقل اصلی میں ظاہر ہوئے اور روح بن گئے اور ان کا عکس نفوس میں ظاہر ہے اور نفوس ان کے مشاہدے سے دلوں میں راحت ولذت محسوس کرتے ہیں اور یہی حسنیٰ میں زیادتی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس روح سے اصحاب یمین کو زندہ فرمایا اور وہ امیر المومنین کی اولاد ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ (یونس ۱۰، ۲۶) جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی زیادۃ بالحسنیٰ امیر المومنین ہیں پھر روح اصلی میں زبان حق کے درمیان اولاد پیدا ہوئی اور عقل اصلی میں اس سے اولاد پیدا ہوئی اور وہ روح اصلی اور عقل اصلی کی ذات میں روح فہم ہے اور اس نسل سے دلوں میں ترجمان ظاہر ہوا جو حق کی زبان کا ترجمہ کرتا ہے اور روح اصلی کی معرفت رکھتا ہے سابق ومقرب کی اصحاب یمین

کیلئے اس زبان کے سبب اور وہ صورت زلفیٰ ہے اور حقیقت امیر المومنین علی بن ابی طالب ہے اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ (ص ۲۵،۳۸) اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبے والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے ہیں صورت زلفیٰ حجابوں کا ہٹ جانا ہے اسی لئے امیر المومنین نے فرمایا اگر پردہ نہ ہٹتا تو میں یقین میں اضافہ حاصل نہ کرتا پس ہماری طریقت اہل بیت نبی ورسول کے سبب ہے اے اللہ جیسا کہ تو نے مجھے اپنے فضل ورحم اور سبقت علم کے سبب ان اشیاء کا علم دیا ایسے ہی مجھے اس کا مشاہدہ اور اس پر اس قدر عمل کی توفیق بھی دے جو اعمال میں احسن زیادہ آسان اور زیادہ برکتوں والا تصور کیا جاتا ہے اور اس کمزور بندے کا مددگار و معین و ناصر وحافظ ووکیل ہو جا ان چیزوں میں سے جو تیری نیکی ولطف وکرم وفضل اس بندے میں ہے تیرے لئے ہی حمد وشکر ہے میں تیری اتنی حمد نہیں کر سکتا جتنی تو نے خود اپنی حمد کی ہے تیری رضا تک تیری تعریف ہے اے اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مبارک ،میمون ،مقدس ،مطہر ہیں پر درود بھیج جس کی برکتیں ان کی اُمت کی طرف لوٹ آئیں اور ان کی اُمت علیین کی طرف اٹھالی جائے اور اس گھڑی اپنے بندے محمد اور تیرے بندے کے بندے عبد الرحمٰن کا نام دیوان حکمت میں لکھ دے اور مجھے اپنے نبی ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت کے سبب حکیم بنادے اور مجھے حکمت کا تمام وکمال اور صفا وضیاء اور نور و شعاع عطا فرما اور مجھے عرس حکمت پر سبوق بنا اور مجھے احسان عطا فرما مجھے دنیا سے صرف اسی حال میں نکال کہ تو مجھ سے ایسا راضی ہو کہ تیری رضا بڑھتی رہے کم نہ ہو اور مجھے اپنے نبی ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں وسیلہ عظمیٰ عطا کر اور مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور مغفرت کی حلاوت اپنی مغفرت کے لباس میں عطا کر اے ربّ العالمین تجھے جبرئیل کا واسطہ آمین ربّ العالمین۔

میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں

۵۵۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جب لوگوں میں اختلاف بڑھ جائے گا تو وہ میری اُمت میں مبعوث ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی آسمان کے رہنے والے اُس سے خوش ہونگے اور زمین کے رہنے والوں میں مال صحاحا تقسیم کرے گا ایک شخص نے پوچھا صحاحا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں برابر تقسیم کرنا۔

حجتیں بارہ ہیں

۵۵۷۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ خُلَفَائِی وَ اَوْصِیَائِی وَ حُجَجَ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ بَعْدِی لَاثْنَا عَشَرَ میرے بعد میرے خلفاء اور اوصیاء اور مخلوق پر حجتیں بارہ ہیں اَوَّلُھُمْ اَخِیْ وَ آخِرُھُمْ وَ لَدِیْ ان میں سے پہلا میرا بھائی ہے اور ان کا آخری میرا بیٹا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول وَمَنْ اَخُوْکَ آپ کا بھائی کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی بن ابیطالب عرض کیا گیا فَمَنْ وَلَدُکَ آپ کا بیٹا کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْمَھْدِیُ الَّذِیْ یَمْلُؤُھَا قِسْطًا وَ عَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا وہ مہدی ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اور مجھے اُس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا مبعوث فرمایا اگر دنیا میں ایک دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اُس دن کو اتنا لمبا کر دے گا حتیٰ کہ میرے بیٹے مہدی کا خروج ہو جائے گا پھر عیسیٰ بن مریم روح اللہ کا نزول ہو گا اور وہ مہدی کے پیچھے نماز ادا کریں گے زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی مہدی مشرق ومغرب کے سلطان ہونگے۔

مطہرون و معصومون

۵۵۸۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا اَنَا وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ تِسْعَةٌ مِنْ وَلَدِالْحُسَيْنِ مُطَهَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ کہ میں علی، حسن، حسین اور نو افراد جو اولادِ حسین سے ہونگے سب پاکیزہ اور بے گناہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء بارہ ہیں

۵۵۹۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِنَّ اَوْصِيَائِي بَعْدِيْ اثْنَا عَشَرَ اَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ کہ میں رسولوں کا سردار ہوں اور علی وصیین کا سردار ہے اور بے شک میرے بعد میرے اوصیاء بارہ ہیں ان میں پہلے علی بن ابیطالب ہیں اور ان کا آخری قائم ہے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کی نشانیاں

۵۶۰۔ سلیمان بن حبیب نے کہا میں نے ابوامامہ باہلی کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور روم کے درمیان سات سال ہونگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا جو بنی عبدالقیس میں سے تھا جس کو مستور کہا جاتا تھا یا رسول اللہ ان دنوں میں لوگوں کا امام کون ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی ہوں گے جو میرے فرزند کی اولاد سے ہوں گے جن کی عمر چالیس

سال ہوگی جن کا چہرہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح ہوگا آپ کے داہنے رخسار پر سیاہ تل ہو گا آپ دو قطوانی عبائیں پہنے ہوں گے ایسا معلوم ہوگا کہ آپ بنی اسرائیل کے مردوں میں سے ہیں وہ کانوں کو نکالیں گے اور شرک کے شہروں کو فتح کریں گے۔

امام مہدی علیہ السلام کی عمر

۵۶۱۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میری امت میں ہونگے اگر اُن کی عمر چھوٹی ہوئی تو سات سال ہو گی ورنہ آٹھ سال یا نو سال ہوگی آپ کے زمانہ میں میری اُمت ایسی نعمتوں سے لطف اندوز ہوگی کہ ایسی کسی شخص کے زمانے میں نہ دیکھی ہوگی نیک اور فاجر نعمت کے سلسلے میں آپ کے نزدیک برابر ہوگا آسمان سے جل تھل بارش ہوگی زمین اپنی نباتات میں سے کسی چیز کو پوشیدہ نہیں رکھے گی۔

۵۶۲۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اُمت سے نکلے گا اللہ تعالیٰ اُس کو معبوث فرمائے گا اس وقت کو انہی کے ذریعے نعمات دی جائیں گی اور چلنے والی عورت زندگی گزارنے کے قابل ہوگی اور زمین اپنے نباتات نکالے گی اور مال صحیح صحیح یعنی عدل وانصاف سے تقسیم عطا کیا جائے گا۔

منادی آواز دے گا

۵۶۳۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَعَلَى رَاسِهِ غَمَامَةٌ فِيهَا مُنَادٍ يُنَادِيْ

هٰذَا الْمَهْدِیُّ فَاتَّبِعُوْهُ. مہدی جب ظہور فرمائیں گے تو اُس کے سر پر بادل ہوگا جس سے منادی آواز دے گا یہ مہدی ہیں ان کی اتباع کرو۔

۵۶۴۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ وَ عَلٰی رَاسِهٖ مَلَكٌ یُنَادِیْ اِنَّ هٰذَا الْمَهْدِیُّ فَاتَّبِعُوْهُ. جب مہدی ظہور فرمائیں گے تو ان کے سر کے اوپر ایک فرشتہ ندا دے گا بے شک یہ مہدی ہیں پس ان کی اتباع کرو۔

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اہل بیت سے ایک مرد بادشاہ نہ بن جائے

۵۶۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اہل بیت سے ایک مرد بادشاہ نہ بن جائے اور قسطنطنیہ اور جبل دیلم کو فتح نہ کرلے چاہے ایک دن باقی رہ جائے اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کردے گا حتیٰ کہ وہ مرد اسے فتح کرے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج کی رات عرش کے دائیں جانب آئمہ کو دیکھنا

۵۶۶۔ ابی اسلمی راعی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو فرماتے سُنا جس رات مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا تو ربِّ جلیل نے مجھ سے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ (البقرہ) میں نے عرض کیا وَالْمُؤْمِنُوْنَ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ اے محمد تو نے سچ کہا تو نے اپنی اُمت میں کس کو خلیفہ بنایا میں نے عرض کیا جو امت میں سب سے بہتر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا علی بن ابیطالب کو میں نے عرض کیا جی ہاں اے ربّ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زمین پر نگاہ دوڑائی تو تجھے چُن لیا پس میں نے اپنے نام سے تیرا نام مشتق کیا جس جگہ میرا ذکر ہوتا ہے اس کے ساتھ تیرا بھی ذکر ہوتا ہے میں محمود ہوں اور تم محمد ہو اس کے بعد میں نے دوسری نگاہ دوڑائی تو اہل زمین سے علی کو چُنا اور میں نے اپنے اسم سے اُس کا اسم مشتق کیا میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے تجھے اور علی و فاطمہ و حسن و حسین اور حسین کی اولاد سے اماموں کو اپنے نور سے خلق کیا اور میں نے اہل آسمان اور اہل زمین پر تمہاری ولایت کو پیش کیا جس نے اسے قبول کرلیا وہ میرے نزدیک مومنین ہیں اور جنہوں نے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندوں میں سے اگر کوئی بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ وہ مرجائے یا کانٹے کی طرح ہوجائے اس کے بعد وہ تمہاری ولایت کے انکار کے ساتھ میرے پاس آئے تو میں اُس کو نہیں بخشوں گا حتیٰ کہ وہ تمہاری ولایت کا اقرار کرے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تو ان کو دیکھنا چاہتا ہے میں نے عرض کی ہاں میرے ربّ پس اُس نے مجھ سے فرمایا آپ عرش کے دائیں جانب توجہ فرمائیں پس میں نے علی، فاطمہ، حسن، حسین، علی بن الحسین، محمد بن علی، جعفر بن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی، علی بن محمد، حسن بن علی، اور مہدی کو نور کی حالت میں نماز کی حالت میں قیام میں دیکھا اور مہدی کو ان کے درمیان میں دیکھا اور وہ ایسے تھے جیسے چمکتا ستارہ ہوتا ہے اللہ نے فرمایا اے محمد یہ میری مخلوق پر حجت ہیں اور وہ تیری عترت کے قاتلوں سے خون کا بدلہ لے گا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم وہ میرے اولیاء کیلئے حجت واجبہ ہے وہ ضرور میرے دشمنوں سے بدلہ لے گا۔

روزِ قیامت شان آئمہ علیہم السلام

۵۶۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں حوض کوثر پر وارد کرنے والا ہوں اے علی تم ساقی یعنی پلانے والے ہو گے اور حسن رائد یعنی امت کی تلاش میں گھومنے والے ہوں گے اور حسین انتظام کرنے والے ہوں گے محمد بن علی بکھیرنے والے ہونگے جعفر بن محمد اُمت کو چلانے والے ہونگے موسیٰ بن جعفر محبین اور منافقین کو شمار کرنے والے ہونگے اور منافقین کو بھگانے والے ہونگے اور علی بن موسیٰ مومنین کی مدد کرنے والے ہوں گے اور محمد بن علی اہل جنت کو ان کے درجات میں اُتارنے والے ہوں گے علی بن محمد اپنے شیعہ کے خطیب ہونگے اور حورعین سے ان کا نکاح کرنے والے ہوں گے اور حسن بن علی اہل جنت کے چراغ ہونگے جس سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور مہدی اُمتؐ کے قیامت والے دن شفیع ہونگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن صرف اُسے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی حکومت سات یا نو سال رہے گی

۵۶۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی تو میری عترت سے ایک مرد ظہور فرمائے گا وہ سات یا نو سال حکومت کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

۵۶۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اہل بیت سے ایک مرد

زمین پر بادشاہ نہ بن جائے وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جسطرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی اُس کی سلطنت سات سال رہے گی۔

امام مہدی علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں

۵۷۰۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس کا ذکر کیا اس کے بعد فرمایا اگر دنیا ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُس دن کو اتنا لمبا کردے گا یہاں تک کہ میری اولاد سے ایک مرد مبعوث فرمائے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ اُٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ مِنْ اَیِّ وَلَدِکَ ھُوَ وہ مرد آپ کے کس بیٹے سے ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مِنْ وَلَدِیْ ھٰذَا میرے اس بیٹے کی اولاد سے ہوگا فَضَرَبَ بِیَدِہٖ ظَھْرِ الْحُسَیْنِ پس آپ نے اپنا ہاتھ حسین کی کمر پر رکھا۔

اُس کا نام میرے نام پر ہوگا

۵۷۱۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میری اہل بیت سے ایک مرد آجائے جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۵۷۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک میری اہل بیت سے ایک مرد عرب کا بادشاہ نہ بن جائے اُس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۵۷۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک میری اہل بیت سے ایک مرد میری اُمت میں نہیں آئے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ایک رات میں ان کے اُمور کی اصلاح کرے گا

۵۷۴۔ سلیمان بن اسحاق نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ ایک دن میں ہارون الرشید کے پاس حاضر ہوا تو وہاں مہدی اور اُن کے عدل کا ذکر ہو رہا تھا جب ذکر میں مبالغہ آرائی ہوئی تو ہارون الرشید نے کہا کیا تمہارا خیال ہے کہ میں مہدی کا انکار کرتا ہوں مجھ سے میرے باپ نے اُن سے اُن کے والد نے اُن سے اُن کے جدّ نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنے والد عباس بن عبدالمطلب سے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے چچا میری اولاد سے بارہ خلیفہ ہوں گے پھر بہت سارے امور اور شدت وسختی ہوگی اس کے بعد میری اولاد سے مہدی خروج کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کے امور کی اصلاح ایک رات میں فرمادے گا وہ زمین عدل سے اس طرح بھر دے گا جسطرح وہ جور سے بھری ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ زمین میں رہے گا اس کے بعد دجال خروج کرے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کی جبین روشن اور ناک بلند ہوگی

۵۷۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہدی ہم اہل بیت سے ہے میری اُمت سے ایک مرد ہے جسکی ناک بلند ہوگی وہ زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ستم سے بھری ہو گی۔

۵۷۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا اَجْلَی الْجَبِیْنَ اَقْنَی الْاَنْفَ مہدی ہم سے ہے اُن کی جبین روشن ہوگی اور ناک کعب نما ہوگا۔

امام مہدی علیہ السلام کے اُوپر والے دانتوں میں فاصلہ ہوگا

۵۷۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میری عترت سے ایک مرد مبعوث فرمائے گا جس کے سامنے اوپر والے دو دانتوں کے درمیان فاصلہ ہوگا اور پیشانی چوڑی ہوگی وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔

مہدی ہم اہل بیت سے ہیں

۵۷۸۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا مہدی ہم اہلبیت سے ہے اللہ تعالیٰ ایک رات میں اُن کے امور کی اصلاح فرمادے گا۔

مشرق سے نکلنے والے امام مہدی کو اپنا سلطان بنائیں گے

۵۷۹۔ حضرت عبداللہ حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مشرق کی طرف سے لوگ نکلیں گے وہ مہدی کو پالیں گے اور اُن کو اپنا سلطان بنائیں گے۔

جس نے خروج مہدی کا انکار کیا اُس نے کفر کیا

۵۸۰۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مہدی کے خروج کا انکار کیا اُس نے کفر کیا اُس چیز کو جو محمد پر نازل ہوئی اور جس نے نزولِ عیسیٰ کا انکار کیا اُس نے کفر کیا اور جس نے دجال کے خروج کا انکار کیا اُس نے کفر کیا بے شک مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من لم یومن بالقدر خیرہ وشرہ فلیتخذ ربا غیری جو اُس کے خیر و شر پر ایمان نہ لایا اُس نے میرے علاوہ دوسرے ربّ کی عبادت کی۔

مہدی تمام لوگوں سے زیادہ میرے مشابہ ہوگا

۵۸۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہدی میری اولاد سے ہے اس کا نام میرے نام پر ہے اُس کی کنیت میری کنیت پر ہے وہ خَلق اور خُلق میں تمام لوگوں سے زیادہ میرے مشابہ ہوگا اُس کیلئے غَیبت اور حیرت ہوگی جس میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی وہ انبیاء علیہم السلام کے ذخیرہ کے ساتھ آئے گا پس وہ عدل وانصاف سے دنیا کو بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔

امام مہدی سے متعلق قومیں گمراہ ہو جائیں گی

۵۸۲۔ سیّد الاوصیاء امیر المومنین مولا علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہدی میری اولاد سے ہوگا اُس کیلئے غَیبت اور حیرت ہوگی قومیں اس کے متعلق گمراہ ہو جائیں گی وہ انبیاء کے ذخیرہ کے ساتھ آئے گا وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

سب سے افضل عبادت ظہورِ مہدی کا انتظار ہے

۵۸۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ سب سے افضل عبادت ظہورِ مہدی کا انتظار ہے۔

امام منتظر حضرت علی علیہ السلام کی اولاد سے ہیں

۵۸۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک علی بن ابیطالب میری اُمت کا امام اور میرے بعد اُس پر خلیفہ ہے اور اُس کی اولاد سے قائم ہیں جو منتظر ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ سے زمین کو عدل و انصاف سے اسطرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وہ جور سے بھری ہوگی اور اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشارت دینے والا معبوث فرمایا اُس کی غیبت کے زمانہ میں ان کی امامت کے قول پر ثابت قدم رہنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزت والے ہونگے آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر جابر بن عبد اللہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے فرزند قائم ایک عرصہ تک غائب رہیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ربّ کی قسم ایسا ہی ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعے ایمان والوں کو یکجا کرے گا اور کافروں کو مٹائے گا اے جابر یہ اللہ کے امر میں سے ایک امر، اللہ کے راز میں سے ایک راز جو اللہ کے بندوں سے لپٹا ہوا ہے۔ تجھے اس بارے میں شک سے بچنا چاہیے اللہ کے امر میں شک کرنا کفر ہے۔

وہ میری اولاد سے چوتھا ہوگا (فرمان امام رضا علیہ السلام)

۵۸۵۔ حسین بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا نے فرمایا اُس کا کوئی دین نہیں جس کے پاس ورع نہیں اور اسکا کوئی ایمان نہیں جس کے پاس خفیہ

تدبیر نہیں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے یعنی تمہارا عمل تقویٰ کے ساتھ ہو پوچھا گیا اے رسول اللہ کے فرزند کب تک امام نے فرمایا وقت معلوم تک اور ہمارے قائم کے خروج کا دن ہے جو ہمارے قائم کے خروج سے قبل خفیہ تدبیر ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں عرض کیا گیا اے رسول اللہ کے فرزند آپ اہل بیت سے قائم کون ہے امام نے فرمایا وہ میری اولاد سے چوتھا ہوگا وہ لونڈیوں کی سردار کا بیٹا ہوگا اُس کے ذریعہ اللہ زمین کو پاک کرے گا ہر جور اور ظلم سے۔

لوگ اُس کی ولادت میں شک کریں گے وہ خروج سے پہلے غیبت میں رہیں گے جب خروج کریں گے تو زمین اُن کے نور سے روشن ہو جائے گی لوگوں کے درمیان انصاف کی ترازو رکھ دی جائے گی کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا اُس کی خاطر زمین کو لپیٹ لیا جائے گا اُس کا سایہ نہیں ہوگا ایک منادی آسمان سے آواز دے گا۔ جسکو تمام ساکنان زمین سنیں گے کہ خبردار حجۃ اللہ اللہ کے گھر کے نزدیک ظاہر ہو گئے ہیں اُن کی پیروی کرو حق آپ میں موجود ہے اور آپ کے ساتھ رہے گا اللہ تعالیٰ کا قول ہے اِنْ نَشَا نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَضِعِيْنَ (الشعراء) اگر ہم چاہیں اُتاریں اُن پر آسمان سے ایک نشانی پھر اُس کے آگے اُن کی گردنیں نیچی رہ جائیں۔

ظہورِ مہدی سے متعلق امام رضا علیہ السلام کا فرمان

۵۸۶۔ عبدالسلام بن صالح الھروی کہتے ہیں کہ میں نے دعبل بن علی خزاعی کو یہ کہتے ہوئے سُنا انہوں نے کہا میں نے اس قصیدہ کو امام علی رضا کے سامنے پیش کیا جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے

مدارس آیات خلقت من تلاوته

آیات قرآنی کی مدد سے تلاوت کرنے سے خالی پڑے ہوئی ہیں

اور آخری شعر اس طرح ہے

خروج امام لا محالة خارج — یقوم علی اسم اللہ و البرکات

یمیز فینا کل حق و باطل — ویجزی علی النعماء و النقمات

امام کا خروج ضرور ہوگا جو اللہ کے نام اور برکات سے قیام فرمائیں گے جو ہم میں حق و باطل کو جدا کریں گے اور نعمتوں سے نوازیں گے اور دشمن کو سزا دیں گے۔

امام رضا علیہ السلام سخت روئے پھر فرمایا اے دعبل روح القدس تمہاری زبان کے ذریعہ بولتا ہے کیا تم جانتے ہو کہ یہ امام کون ہے میں نے عرض کیا اے آقا و مولا نہیں ہاں میں نے اتنا سُنا ہے کہ آپ حضرات سے ایک امام ظاہر ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا امام رضا نے فرمایا میرے بعد میرا بیٹا محمد امام ہوگا اور محمد کے بعد اُن کا بیٹا علی ہوگا اور علی کے بعد اُن کا بیٹا حسن ہوگا اور حسن کے بعد اُن کا بیٹا حجت قائم ہوگا اور ان کی غیبت کے زمانہ میں اُن کا انتظار کیا جائے گا اُن کے ظہور کے وقت اُن کی اطاعت کی جائے گی اور اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوا تو اللہ تعالیٰ اُس دن کو اتنا لمبا کر دے گا حتیٰ کہ وہ ظہور فرمائے گا وہ زمین کو عدل سے اسطرح بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھری ہوگی اور وہ کب آئیگا اُس کے قیام کی خبر کیا ہے امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے میرے والد اُن سے میرے جدّ اُن سے ان کے والد انہوں نے اپنے آباء اور وہ مولا علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کی ذرّیت سے قائم کب خروج کرے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کی مثال قیامت کی طرح ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (اعراف ۷، ۱۸۷) اس کے وقت کو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر اچانک آپڑے گی۔

یہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی

۵۸۷۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فِيْ آخِرِهَا وَالْمَهْدِيُّ فِيْ وَسَطِهَا یہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوگی میں اس کا پہلا ہوں اور عیسیٰ بن مریم اس کے آخر ہیں اور مہدی اسکا وسط ہے۔

۵۸۸۔حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اُمت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے میں انکا پہلا ہوں اور عیسیٰ اس کا آخر ہیں اور میری اہل بیت سے مہدی اسکا وسط ہیں۔

کلامِ مولائے کائنات

۵۸۹۔نبیط بن شریط سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا۔

اذا اشتملت علی الیاس القلوب ... وضاق بما بہ الصدر الرحیب
واوطنت المکـ رہ و اطمانست ... وارست فی اما کنہا الخطوب
ولم یر لا نکشاف الضروجہ ... ولا اغنی بحیلتہ الا ریب
اتاک علی قنوط منک غوث ... یجیی بہ القریب المستجیب
وکل الحادثات اذا تناہت ... فموصل بہ الفرج القریب

جب تمہارے دل نا امید ہو جائیں اور کشادہ دل تنگ ہو جائیں اور جب تم مجبوری پر آمادہ و مطمئن ہو جاؤ اور ان مجبوریوں میں بھی متکبرانہ چال چلنے لگو اور اس مصیبت سے خلاصی کی کوئی وجہ دکھائی نہ دے اور نہ ہی کوئی دانائی کام آئے تب اس مایوسی میں تمہارے پاس مدد آئے گی اور قریب کی قبول شدہ دعا آئے گی تمام حادثات جب انتہا کو پہنچ جاتے ہیں تو قریب ہی کوئی ان سے نجات کا راستہ بھی نکل آتا ہے۔

قال المولّف:

مولّف کہتا ہے بحمد اللہ الملک الوھاب اس کتاب کے تمام ابواب میں امام منتظر علیہ السلام کے ظہور کا ذکر کرنے کے بعد یہ کتاب ختم کی جو غموں کو دُور کرنے کیلئے ایک مدد گار امید ہیں اور دنیا و آخرت میں پیش آنے والی مشکلات کو دور کرنے والے ہیں اور مولّف اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور حُسنِ تیسیر کے سبب ان موتیوں کو انتخاب کی لڑی میں پرونے اور ان کی کتابت وتحریر سے اللہ تعالیٰ کے مہینے رجب میں ۷۰۱ھ میں فارغ ہوا اللہ کا بندہ جو کہ اُس کی رحمت کا فقیر ہے ابراھیم بن محمد المویدالحموئی عفی اللہ عنہ ورضی اللہ عن سلفہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے اور اس کے گزشتہ اعمال پر راضی ہو جائے عرض کرتا ہے اے اللہ میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اے تکلیفوں کو دُور کرنے والے اے دلوں کو خوش کرنے والے اے رازوں کو کھولنے والے اور ضمیروں کو روشنی دینے والے اور بڑی بڑی حیرت زدہ اشیاء کا راز کھولنے والے اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی ولایت کے سبب دنیا و آخرت میں گناہوں کی نجاست سے لتھڑے لوگوں کی بخشش فرمانے والے احادیث کے مجموعہ سے فضائل کے ان موتیوں کو نکالنے اور انہیں اشعار میں ترتیب دینے کے دوران اس کمزور بندے سے جو سرکشی کی موجوں میں غوطہ زن ہے اور جہالت کے سمندر میں مخبوط ہے اور خسارے کے کاموں میں مصروف ہے اور گمراھی کے جنگل میں گم ہے اس پر تیری عطا کردہ توفیق کے سبب کوئی چمکنے والی بجلی نہیں چمکی اور کوئی بادل نہیں برسا کسی قمری نے اور نہ کسی کبوتر نے نوحہ پڑھا (یعنی کوئی مشکل پیش نہیں آئی) اے اللہ تیری اس نعمت پر میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں جس کے ذریعے تو نے مجھے خاص فرمایا بے شک تیری ہی بارگاہ سے تمام نعمتیں وعطائیں ہیں اے اللہ تو نے جو ہمارے دلوں میں اپنے معصوم بندوں اور آئمہ طاہرین کی محبت کا جو درخت لگایا ہے اس کو مزید سیرابی عطا فرما اور لمبے پُل صراط پر ہمیں ان کی شفاعت نصیب فرما اور ان کی ولایت کے سبب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور اپنے

وعدے کے باعث یوم وعید کو ہم سے پھیر دے اور پیشی کے بڑے دن اُن کے لگائے ہوئے جھنڈے کے تلے سایہ نصیب فرما اور ان کی راہنمائی اور برکت سے ہمیں نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر وارد فرما جو مقام محمود اور کوثرِ مورود کے مالک ہیں اور ہمیں ان کی متابعت پر زندگی دے اور ان کی محبت میں موت دے اور قبر میں ان کی ولایت کے سبب اُنس دے اپنے فضل سے ان کے زمرے میں حشر فرما اور ہم پر قیامت میں ان کے علَم کا سایہ عطا فرما اور ہمیں انکی شفاعت کے سبب اچھا داخلہ دے بے شک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے اپنے کرم کے سبب ان کی ولایت کی عزت کیلئے ہمیں معاف فرما بے شک تو رحیم وودود ہے

یا ربّ سهل زیاراتی مشاهدهم　　　فان روحی تهوی ذلک الطینا
یا ربّ صیر حیاتی فی محبتهم　　　و محشری معهم آمین آمینا

اے میرے ربّ ان کی قبروں کی زیارت میرے لئے آسان فرما بے شک میری روح اس مٹی کی طرف کشش رکھتی ہے اے میرے ربّ میری زندگی ان سے محبت والی بنا اور میرا حشر ان کے ساتھ فرما۔

آمین والحمد للّٰہ ربّ العالمین
والصلوة والسلام علی خیر خلقه
محمد و آلہٖ و مظهر حقه محمد
و اهل بیته الطیبین الطاهرین اجمعین